نقل پروانہ عطیہ سرکار درباب ترجمہ گلستان موسوم بہ نگار راضی

بحکم صاحب ڈایرکٹر آف پبلک انسٹرکشن بہادر ممالک مغربی

نمبر ۱۶۶

رفعت و عوالیمرتبت دیوان جانی بہاری لال وکیل ریاست باہیرتہ مترجم ترجمہ اردوئے نظم گلستان موسوم بہ نگار راضی بعافیت باشند

حسب الحکم چٹھی گورنمنٹ ممالک مغربی نمبری ۱۶۰۴ — الف مورخہ ۱۲ ستمبر سنہ ۱۸۶۹ع لکھا جاتا ہے
کہ جس دماغ سوزی سے آپ نے گلستان کو اردو میں نظم کیا ہے قابل تحسین ہے اور
گورنمنٹ آپکی مشکور ہے — اور بنظر قدردانی سرکار سو جلدیں کتاب نگار راضی کی
انعام میں دینے کے لئے طلباء کے خرید فرمانا چاہتی ہے — اسلئے آپ سو جلدیں
اوسکی بذریعہ پارسل خدمت میں صاحب کیوریٹر بہادر ممالک مغربی کے بمقام الہ آباد
بھیجدیں — اور جو رسید سرشتہ صاحب ممدوح سے ملے اوسکو قیمت کتب کے بل کے
ساتھ اس سرشتہ میں روانہ کریں — اور جو خرچ روانگی پارسل میں پڑے اوسکا
بل علیحدہ بناکر آپ خدمت میں صاحب کیوریٹر بہادر کے بھیجدیں اوس کا روپیہ
معرفت صاحب ممدوح کے آپ کو ملے گا فقط

تحریر ۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۶۹ع کیمپ نینی تال

نذر کر ایسی آرسی اِس جا — کر نہ کچھہ شرم و عارسی اِس جا
یہہ پسندیٔ نظر ہوگی — زینت دست پری ہوگی
دختریں آپ چاہینگی دیکھا — کیونکہ ہے آرسی اُنہیں زیبا
مرد و زن اپنے بچونکے لایق — دیکھکر کیون نہووینگے شایق
اسلیے اب یہہ محنت یکسال — نذر کرتا ہون ای بلند اقبال
ہوئی منظور مہربانی سے — کچھہ نہیں دور قدردانی سے
ہے یقین گذریگی جو پیش نظر — کریگا مستفیض خویش اثر
فیض مع الون کی آگے جاتے ہین — نہیں محروم الٹے آتے ہین
ترجمہ بہیجا تہا گلستان کا — تحفہ مردم سخندان تہا
شکر ہے آپ نے پسند کیا — سر احقر کو ارجمند کیا
آفرین نامہ سے عنایت کی — قدردانی نے نہایت کی
پاکے ترغیب قدردانی سے — قدردانی جاودانی سے
اب لگایا ہے بوستان پند — قابل سیر دوستان پسند
آپ سے عرض دل مفصل کیا — بیش خورشید نور مشعل کیا
روز افزون ہو عمر و جاہ و جلال — فضل ایزد سے مثل ماہ ہلال

باہ مارچ ۱۸۷۱ع	تمام شد	دفعہ اول ۲۵ جلد

سیاست کرے تب جہاں بانی بیش — رکھے تحصیل علم کی خواہش
نہ سمجھے کہ ہے تب ادب اور خواری — جو ہیں تحصیل علم سے عاری
نہیں ہیں کیونکہ علم سے الفت — ہمسر ہیں اٹھائے ہیں ذلت
نقش ہے شوق علم خوانی کا — نقش ظاہر ہے قدردانی کا
پیدا ہے اس سے سر بخشایش — تا ہو علم و ہنر کی افزایش
روشنی طبیعت علما — کہ ہو گئے تاریکی دل جہلا
آفتاب چرخ گردون — ہو گئے پیدا ہر ملک قانون
دیکھیے کہ عالمان فن — رکھتے ہیں بنا سب صحیح دوران
ہنر اے ہیں جہد محنت سے — سخنہ کچھ تحفہ کاوش و فکرت سے
سر جودی حصول کرتے ہیں — اپنی محنت وصول کرتے ہیں
یادگار لیے ہیں سر اشعار — تا قرار لیے ہیں سر اشعار
شد و جرح کا ہو نام عیاں — حرف اول ملین کا ہو عیان

رجوع بمطلب

چشم انصاف سے اگر دیکھو — ذکر ہے مثنوی کی یہ مشہور
ہے ہر ایک شعر بے بہا لعل — چند صفحوں میں ہزاری لعل
جلوہ گر ساری فارسی ہے مگر — اب یہ اردو کی ہے میں

وقت کی بات تھی دلیر نہ تھی ایسے کچھ معرکے کے شیر نہ تھی
رکھ لیا مرگ نے کچھ انکا نام زندہ رہتی تو دیکھتے انجام
ناصیہ سائی کرتے پا پڑ کر جان نثاری دکھاتے بالڑ کر
روبرو خصم کو زبولی ہے سر اٹھاتے ہین سرنگونی ہے
بردباری سے ہین بزرگ جہان فضل باری سے ہین سترگ مان
ہین صغار و کبار فرمان بر ہی یہی کامدار فرمان پر
ایک عالم ہے مدح خوان انکا نیک کیا کم ہی مدح دان انکا
دیدۂ روزگار ہے نگران بار امیدوار ہے نہ گران
روز امیدوار آتے ہین نخل خدمت سے بار پاتے ہین
نامداری سے کام کرتے ہین کامداری سی نام کرتے ہین
اہل علم و ہنر ہین اب نازان نیکی بخت پر ہین سب نازان
روزگار اپنے ہی موافق یار کہ ہین یہہ قدردان بلند وقار
تیز فہمی سے کہتے ہین ایسی تیز فہمون کو چاہیے جیسی
ہوش افزا ہین ہوشیارونکے قدر افزا ہین علم دارونکے
وہ کتابین بنائی جاتی ہین جو دلونمین صفائی لاتی ہین
یہہ ترقی ہے علم کو حاصل عورتین بھی ہین پڑھنی پر مائل

وقت فرحت سدا رہی موجود — نظر آجائے صورت بہبود

رہے تشویش و فکر سے آزاد — خانۂ دل ہو خورمی آباد

صحبت نیک سے ہو خوشخاطر — صحبت بد سے ہو بدل نافر

اول و آخر اسکا ہووے نیک — باطن و ظاہر اسکا ہووے ایک

حرص دنیا سے ہووے آزاده — عیش دنیا ہو مثل افتاده

بہولے دل سے عداوت ماضی — ہووے راضی بحالت راضی

لیک چشم غضب سے دیکہین جہان — لگے تاریک آنکہون مین یہہ جہان

یار دشمن سے کم نہ آئے نظر — خانہ گلخن سے کم نہ آئے نظر

فوج غم ہر طرف سے لائے زور — نہین پائے مفر سوائے گور

ٹوٹے اکبار رشتۂ امید — لوٹے ادبار رشتۂ امید

یہہ شقاوت ہی قہر مین نازل — وه سعادت ہے مہر مین حاصل

ناز زیبا ہے زابلستان پر — ہند کو بلکہ سارے کیہان پر

یہہ شجاعت پناه زور آور — رستم وقت جنکے ہین چاکر

نامداری سے ہین جہان قایم — رہین خورسند شادمان دایم

پڑتے انکے حضور مین سیدے — خود ٹڑہاتی سی دور مین سیدے

گیو رستم گذر گئے آگے — اب نکرتے جو کر گئے آگے

انکی نصفت کی رعب کی مارے
ہین مخالف بہی صلح جو سارے

بادو گل آب و نار کی مانند
ناموافق ہین یار کی مانند

آئزبیل خطاب پایا ہے
نخل نصفت یہہ بار لایا ہے

نام نوشیروان ہوا معدوم
نام انکا جہان ہوا معلوم

رنگ زر زرد رہتا ہے ہردم
ہے جدائی کا اُسکے دل پر غم

یہہ محبت ہی اُسکو انکے ساتھہ
بے مروت مگر ہین انکی ہاتھہ

نے طلب دیتے ہین طلب جیسی
کب کوئی پاتی ہین طلب ایسی

لوگ کہتے ہین تہا سخی حاتم
تہا ولیکن حقیقۃً تہا کم

ساکن صحرا تہا نہ تہا ایسا
نام صحرا سے پا گیا ایسا

رہتا اب تک اگر نہین مرتا
خودکشی پر مگر یقین کرتا

وہ تہا چہوٹے سے ملک کا سرور
یہہ ہین ویسے ہزاروں کی افسر

لطف کی یہہ اگر نظر فرمائین
ابہی ادنے ہی جاگے برتر پائین

یاس ہرگز نہ آس پاس رہی
یاس ہو دور پاس آس رہی

مہر اقبال نور افشان ہو
ماہ آرام و عیش رخشان ہو

مٹے پیشانی سے خط ادبار
آسمان ہو موافق و غمخوار

یار خوشحال خصم ہو پامال
خصم پامال یار ہو خوشحال

خاتمہ از طرف مترجم

جب بلطف عمیم رب انام ۔ ہوا اُردو مین ترجمہ یہہ تمام

غیب سے آئی یک بیک یہہ صدا ۔ تیری محنت پر آفرین ہی سدا

خوب محنت کی خوب کار کیا ۔ تا قیام اپنا یادگار کیا

ہوا سرسبز بوستان پند ۔ بہر تفریح دوستان ہند

سنہ ۱۲۸۷ ہجری

دلکو اس فکر سے ملا آرام ۔ رکہہ دلارام راحتی اسکا نام

سال ہجری ہی اس سے ہے ظاہر ۔ شیشۂ مے سے جیسے مے ظاہر

فارسی مین تہی یہہ نصیحت و پند ۔ فارسی دانونکو ہے فائدہ مند

اب یہہ اُردو مین ہوگئی ہین رقم ۔ فائدہ مند ہوگئی ہین نہ کم

کیونکہ اُردو ہی ہند مین وہ زبان ۔ جو سمجہتے ہین سارے خورد و کلان

لیک تا حاکم عظیم الشان ۔ نائب حکمران ہندستان

قصیدہ در مدح جناب آنریبل سر ولیم مور صاحب لفٹننٹ گورنر بہادر نارتہہ ویسٹرن پراونسیز

جود سے جو ہین نامی عالم ۔ عدل سے جو ہین حامی عالم

نور افزا ہے مہر بخشایش ۔ دافع نقص ماہ آسایش

غصہ ہووے اگر بقدر گناہ | بھیج دوزخ مین مت ترازو جاہ
پہنچون جا سر جو بر الطف ہو ساتہ | تو گرائے نہ کوئی پکڑے ہاتہہ
تو معاون ہو کون نہ ورد کہاے | کرے ما خود کون تو جو بچاے
روز محشر کو ہوونگے دو فریق | کیا خبر کونسا ملیگا طریق
ہے عجب دست راست پرواہ | جز کثری کچہہ نہین کیا دلخواہ
دل کو ہر وقت رہتی ہی یہ امید | کہ خدا کو ہی شرم موی سپید
ہی عجب جو وہ مجہسے شرمائے | جب ہنین مجکو اس سے شرم آئے
کیا نہ یوسف نے جب بلا دیکہی | اور سب سے بلند جا دیکہی
آل یعقوب کو معاف کیا | انکی جانب سے دلکو صاف کیا
ہنین بے معنی صاف صورت سے | کیا صفائی ہی جب کدورت سے
بخش دی انکی ساری تقصیرات | ہنین دی کی بضاعت مزجات
معتقد ہین تری عنایت پر | عفو کر ہمسے لے بضاعت پر
بے بضاعت امیدوار آیا | عفو کر مین گناہ گار آیا

تمت

کاتب الحروف احقر العباد مہابیر پرشا

اک موذن نے اُٹھ تین آکر / پکڑی کا کی عقل و دین سی باہر

سگ و مسجد مین ہی پایا سب کیا / جا یہان سے نہین یہہ تیری جا

کیا کیا ہی جو چاہتا ہی بہشت / ناز زیبا نہین جو چہرہ ہی زشت

سنکے یہہ بات اُسکی وہ پاست / بولا ہون مست چہوڑ میرا دست

کیا عجب پیش لطف یار آئے / کہ گنہگار امیدوار آئے

نہین کہتا کہ سن تو عذر مرا / حق معاون ہے باب توبہ کہلا

مجکو شرم آئے پیش لطف کریم / جو کہون عفو سے گنہ کو عظیم

ضعف پیری گرائی جب پا ہے / اُٹہے بے دستگیری کب جا ہے

ضعف سے مین ہون پیر افتادہ / ای خدا لطف سے کر استادہ

نہین کہتا کہ دی بزرگی و جاہ / دی مجہے عاجزی و بخش گناہ

دیکھتا ہی جو یار تہوڑا زلل / کرتا ہی جا بجا جہا نہین شلل

تو ہی بینا ہے ظاہر و پنہان / رہتے ہین یکدگر سے ہم ترسان

پردہ پوشی تری عنایت ہے / ہم مین پردہ دری نہایت ہے

حال ظاہر سے ہم ہین چلائے / کیا ہی باطن مین کچہہ نہین پائے

کیا ہی باطن مین تو ہی صاحب ہوش / تو ہی ہتا ہی سبکا پردہ پوش

جرم بخشے اگر موافق جود / کوئی مجرم نہو بقید وجود

ہوا آشفتہ کا ہی اسیر ضلال ۔ مین نے پوچھا تجہی عبث کئی سال
یا تو جو کام میرا ہے سو بنا ۔ ورنہ کرتا ہون مین خدا سے دعا
یون وہ کرتا تہا بیش بزاری ۔ کام برلایا ناگہان باری
اک حقایق شناس خبیر ہوا ۔ وقت صاف اسکا سنکے تیرہ ہوا
کہ یہہ برگشتہ بخت سنگ پرست ۔ بادۂ بتکدہ سے ہی ابہی مست
دست کا تنگ کفر پر مایل ۔ پایا ایزد سے کام دل حاصل
جب ہوا اسکو فکر سے سرسام ۔ غیب سے آیا ایک پیغام
بت کی آگے یہہ بیخبط عقول ۔ رویا از بس ہوئی دعا نہ قبول
اپنی درگاہ سے بہی ہووے رد ۔ فرق کیا رکہتا ہی صنم سے صمد
چاہیے اپنا دل صمد سی لگا ۔ ہیچ ہے وہ جو ہے صمد کی سوا
نہین ہمکو یہان جو عجز کی ساتہہ ۔ سر کہے آکے جائے خالی ہاتہہ
ای خدا بن نہ کوئی کار آیا ۔ ہون گنہگار امیدوار آیا

حکایت ۶

کہتے مین ایک بادہ سی سرشار ۔ ایک مسجد مین آگیا یکبار
آستان کرم پہ روکے کہا ۔ ای خدا دی بہشت مین مجہی جا

حکایت ۴

شب کو تائب تہا صبح توبہ شکن
کہا اس ناتوان نے خوب سخن

توبہ وہ بخشے تب رہے قایم
ورنہ ہم سست عہد ہین دایم

تو ہی برحق نہ جہوٹی راہ چلا
تو ہی پر نور نار سے نہ جلا

منہہ نخریی سے ہے زمین مین گڑا
ہے غبار گنہ فلک پہ چڑہا

برس اک بار ای سحاب کرم
پیش باران غبار اڑتا ہی کم

جرم سے اس دیار مین نہین جا
پر نہین دوسری دیار مین راہ

نلے زبانونکا تو ہے واقف راز
دلفگارونکا تو ہے مرہم ساز

حکایت ۵

ایک مغ تہا جہان سے دلبستہ
بت کی خدمتمین تہا کمربستہ

اسطرح پر جو گذری تہوڑے سال
گذری اسپر عجب سختی حال

بت کی آگے امید نیکی سے
رویا بیچارہ بہوت گرجی سے

کہ نظر میری بیکسی پر کر
رحم اس میری بیکسی پر کر

رو دیا خدمتمین اسکے وہ کتی بار
لیک پورا نہین ہوا کوئی کار

کس طرح بت کسیکا کام چلائے
جب بدن سے مگس اڑائی نہ جائے

عذر تر دامنی نہین ہے ذرا — ہے سر عجز تیرے آگے جھکا
مین گدا ہون شہی سزائے گدا — کر ترحم گدا پہ کہتے ہین شاہ
ناتوانی سے کیا کرون آہ — ناتوان ہون مگر قوی ہے پناہ
توڑا عصمت مین ہمنے آگے عہد — ہے قضا پر نہ زور دست جہد
اپنی تدبیر سے ہے کیا حاصل — عذر تقصیر ہے یہی کامل
جو کیا کردیا تہ و بالا — بے خودی کو خدائی مین کیا جا
حکم سے تیرے ہم نہین باہر — حکم تیرا ہی ایسا ہی صادر

حکایت ۳

اک سیہ چردہ کو جو زشت کہا — دیا پاسخ کہ پھر نہ بول سکا
مین نے خود کو نہ خود بنایا ہے — تو نے کیون مجکو بد بتایا ہے
زشت ولی سے سیر کیا تجھی کار — کہ نہین ہین مین زشت و نیک نگار
کیا سر پر ہے پہلے سے جو رقم — اس سے ہو سکتا ہے نہ بیش نہ کم
تو ہی دانا کہ ہین نہین قادر — کیا ہوئین تو ہی ہر کہین قادر
رہنمائی سے تیرے خیر کرون — تو اگر کم کرے نہ سیر کرون
جب خداوند یار ہوتا ہے — بندہ پرہیزگار ہوتا ہے

کہ نہین نزع کی جو حالت وہی — تنگ ہو گوئی سی سلامت وہی

اہل طاعت سے دلکو ہی یہہ جا — کہ شفاعت کرینگی روز جزا

انکی خاطر جو ہے عبادت ہین — سیری مانند بے لیاقت ہین

پاس پاکان سے رکہہ گناہ سی دور — عفو کر جو ہوا ہے مجہسے قصور

انکی خاطر جو رہتی ہین شب بہر — ساجد و شکر کہتے ہین لب پر

تو ہی ہی شرم سی نظر نیچی — یعنی ہی تجکو سب خبر جی کی

چشم کو نور دی سعادت کا — دل کو مقدور دی شہادت کا

رکہہ چراغ اعتقاد کا سر راہ — بدی کرنے سی ہاتہہ کر کوتاہ

دیدہ نادیدلی سی رکہہ مری دور — ناپسندیدہ پرندے سے مجہے زور

ذرہ ہون تیری راہ مین پنہان — ہے وجود و عدم مجہے یکسان

کافی ہی اک شعاع مہر کرم — کہ ہی بے اسکے یہہ وجود عدم

بد ہی ہو تیک دیکہہ نیک نظر — بس ہی شہ سی گدا کو ایک نظر

رکہیو انصاف پر نہ سر امدار — کہ نہین تیرے عفو سی یہہ قرار

کر نہ خواری کی ساتہہ مجکو بدر — کہ نظر آتا ہی نہ دوسرا در

جہل سے کچہہ دنون رہا نہ خیال — آگے حاضر ہون اب مجہے نہ نکال

حکایت ۲

یاد ہی مجکو یہہ جرم کی بات — ایک نے رو کی مانگی حق سی نجات

کہ نہین تجہہ سوا قدیر نہین — مت گرا کوئی دستگیر نہین

مہر سے خواہ مجکو پاس بلا — قہر سے خواہ مجکو دور ہٹا

میرا سر تیری آستان پر ہے — تیرا احسان جسم و جان پر ہے

مین ہون عاجز غریب بیچارہ — سخت مغلوب نفس امارہ

نہین یہہ نفس سرکش ایسا دوتن — کہ خرد میری ہاہیرے اُسکی عنان

ایسے شیطان کو کون مار سکے — موسے کب پلنگ ہار سکے

اپنے مردان راہ کی خاطر — راہ کر میری واسطے ظاہر

مجکو ان دشمنون سے بخش پناہ — ہونے دے انکے ظلم سے نہ تباہ

ایجدا باعث خداوندی — بے شریکی و غیر مانندی

فیض اقرار سے جو کرتی ہین — اُنسے جو مکہ مین گذرتی ہین

پاس سے انکے جو مدینہ مین — سوئے جا کر زمین کے سینہ مین

یمن مردان تیغ زن سی جو — زن سمجھتے ہین مرد جنگی کو

پیرون کی طاعت موافق سے — نوجوانون کی صدق صادق سے

کون ایسا ہی جو سدا ہی بہلا — پہر اسی وہم اٹھاکے دست دعا
اور طاعت غریب لائق نیاز — آ بدروازۂ غریب نواز
مثل شاخ برہنہ ہاتہہ اٹھائین — رنج بے برگی پاتے ہین سو بتائین
ای خدا ہم پہ کر کرم کی نگاہ — کہ ہین مجبور زیر بار گناہ
کرتا ہی بندۂ غریب گناہ — تیری بخشش پر ای غریب پناہ
رزق سے تیرے ہم ہین پرورده — تیری انعام کے ہین خو کرده
پاتا ہی جس کسی مین جود و سخا — چھوڑتا ہی نہ اسکا ساتھہ گدا
تو نے ہمکو کیا عزیز یہان — تو ہی کہہ سکتا ہی عزیز وہان
ہے عزیزی و خواری تجہسی سدا — خواری دیکھیگا کب عزیز ترا
لطف سے اپنے مجھکو خوار نکر — ذل عصیان سے شرمسار نکر
کر مسلط نہ مجھسے کو تجہہ پر — رنج بہی تیری ہاتہہ سے بہتر
نہین دنیا مین کوئی اُس سے برا — مثل خود سے اٹھاتا ہی جو جفا
تیرے آگے ہے شرمساری نکو — غیر کے آگے شرمساری نہو
پڑی سر پر اگر ترا سایہ — آسمان بہی ہی کمترین پایہ
تاج بخشے تو سرفرازی آئے — تو اٹھائے تو پہر کوئی نہ گرائے

خود سے مین نے کہا کہ اے بے شرم — تو بہی مر اور طفل سے لے شرم
پاک آیا تہا جیسا پاک گیا — گیا ناپاک تو تو خاک گیا
تہا جو آشفتہ اُسکے قامت کا — کہینچا اِک سنگ اُسکی تربت کا
دیکہکر وہ مکان تیرہ و تنگ — اُڑ گیا ایک ساتہہ چہرہ کا رنگ
جب تغیر سے ہوش مین آیا — طفل سے ایسا گوش مین آیا
جو ڈرا دیکہہ کر اندہیری جا — ہوش رکہہ ساتہہ روشنائی لا
چاہی جو گور کا مکان روشن — کر چراغ عمل یہان روشن
رہتی ہی باغبان کو لرزہ سی تب — کہ مبادا نہ لائے نخل رطب
ہی فراوان طمع کو ایسا اُن — کہ ملے بیج بوئی جن جن سن
پیڑ بونے سے لوگ پاتی ہین بار — دانہ بونے سے پاتے ہین انبار

دسوان باب مناجات مین

حکایت ۱

اگر کچہہ مانگئے دعا دل سے — پہر نہین مانگ سکنے کے گل سے
کیسے سب بے برگ ہین خزان مین درخت — سہتے ہین تن پر اپنے سردی سخت
جب تہہ دست اُٹہائی دست نیاز — خالی ہرگز نہ پائی دست نیاز

شب کو بھی پی مے سے نہ چین پا — صبح ایک پارسا نے آکے کہا
ہوتا شب کو جو شحنہ سے نالان — دن میں کہوتا نہ آبرو نادان
نہیں شرمندہ روز محشر ہو — اسکی درگہہ میں روئے شب بہر جو
تو جو ہی ہوشمند حق سے چاہ — شب توبہ کی روز گناہ
صلح جو کو ابھی گزند نہیں — کہ در عذر خواہ بند نہیں
ہے عجب جسنے نیست کیا ہست — جو پڑے تو نہ پکڑے تیرا دست
تو اگر بندہ ہے تو مانگ دعا — ورنہ شرمندگی سے اشک بہا
جو یہاں عذر خواہ ہوتا ہے — اشک اسکے گناہ دہوتا ہے
جو گنہگار آبرو دیوے — نہ خدا اسکی آبرو لیوے

حکایت ٢٢

سیر اصفہان میں ایک طفل ہوا — کیا کہوں اس سے رنج و غم جو ہوا
کوئی یوسف جمال پایا نہیں — نہ خداوند نے بنایا کہیں
جسکو ماہی گو ر یوسف وار — نہیں کرلیتی لقمہ آخر کار
ایسا اس باغ میں ہی سرو کہاں — نہ اکھاڑے جسے اجل کی خزاں
خاک سے گل کہلے تو کیا ہی عجب — خاک میں سے اتنے گلبدن گئے جب

حکایت ٢٠

مین حبش مین مسافرانہ گیا	دل تہا خوش کچہہ خیال دہر نہ تہا
پہر سفر کا ارادہ کرکے گیا	جائے جیسے قفس سے مرغ ہوا
راہ مین دیکہا ایک دکہ بلند	اُسپہ بالستہ بیٹہے آدمی چند
ایک بولا کہ جتنے ہین یہہ اسیر	نہ توہین حق شنو نہ پند پذیر
جب کسی پر نہین ہی جرم آثم	پکڑے گر شحنۂ جہان نہین غم
کرتے مین نیکنام کو نہ اسیر	خوف حق چاہیے نہ خوف امیر
ہوتا جو اہلکار چور نہین	اہل دیوان کا اُسپہ زور نہین
جسکی عفت مین ہو فروغ بیان	اُسکی ہوتی نہین دلیر زبان
جب پسندیدہ کام کرتا ہون	اپنے بدخواہون سے نہ ڈرتا ہون
خادمانہ جو کرتا ہی خدمت	مالک اُسکی بڑہاتا ہی عزت
بندگی مین اگر کریگا قصور	اپنی بے عزتی کریگا ضرور
جہد کرتا ملک سے اوپر جائے	سستی مین چارپاؤن سے کمتر آئے

حکایت ٢١

ایک کو ایک شاہ نے چوگان	مارا جو طبل سنا کیا افغان

بولا چہرہ پہ اشک تھے باران ۔ جب مجھسے ناپاکی کی ہو خواہان
تجکو جب شرم آئے پہر سے ۔ شرم مجکو نہ آئے داور سے
کیا پشیمانی سے بر آئے کام ۔ جب ہو سرمایۂ حیات تمام
بادہ پیتے ہین خسروی کو ۔ عاقبت اس سے زرد روئی ہو
عذر خواہی کا اب بجا ہے خیال ۔ پہر نہین ہو گی گفتگو کی مجال

حکایت ۱۹

میلا کرتی ہی گر بہ جامۂ پاک ۔ ناپسند آئے ڈالے اسپر خاک
ناپسندیدہ سے نہ تجکو خبر ۔ گر پڑی کسیکو اسپہ نظر
اس گنہگار بندہ سی رکہہ عار ۔ اپنے آقا سے بہاگے جو کبی بار
پہر بہی آئے اگر بصدق و صفا ۔ کسین زنجیر سے نہ دست و پا
گر جو کرتا ہے اسکی ساتہہ ستیز ۔ جبسے تجکو گزیر یا ہو گریز
اب کیا چاہیے حساب عمل ۔ نہ کہ جب بستر ہو کتاب عمل
گو کرے بد نہ بد قدم پائے ۔ جو قیامت سی پہلے غم کہائے
آہ سے آئینہ سیاہی لائے ۔ دل کے آئینہ کی سیاہی جائے
ڈر گناہوں سے پہلے تو اسدم ۔ تا نہ محشر کو ہو کسی سے غم

حکایت ۱۷

ایک منکر سی متفق تھا ایک ۔۔۔ اُسکے پاس آیا ایک مرد
بیٹھا غفلت سی پر عرق تھا وہ ۔۔۔ ہوا شرمندہ پیش شیخ
سنکے یہہ بات پیر روشن دل ۔۔۔ بولا ہو کر خفا کہ اے جاہل
کیون نہین تجکو خود سی آئی شرم ۔۔۔ کہ نہین حق سی مجھسے کہانی شرم
نہ کیسکی طرف سے آئے پناہ ۔۔۔ دیکھہ حق کیطرف بر آئے پناہ
رکہہ خداوند خود سی ایسی شرم ۔۔۔ خویش و بیگانہ سے ہی جیسے شرم

حکایت ۱۸

بادۂ عشق سے زلیخا مست ۔۔۔ پڑی یوسف کے پیچھے دہو کر دست
دیو شہوت نے دی جو اسکو رضا ۔۔۔ پڑی مانند گرگ اُسکے قفا
رکھتی تھی اک بت رخام وہان ۔۔۔ معتقد اُسکی صبح و شام وہان
اسکا اُسدم چھپا دیا رخ و سر ۔۔۔ کہ مبادا پڑے اُسکو نظر
ایک گوشہ مین بیٹھا شکل الم ۔۔۔ تہو کا سرکائی نفس ہیچ کیا ہے ستم
تب زلیخا نے چومی دست و پا ۔۔۔ بولی ای سست عہد و سرکش آ
سنگدل ہو کے مجھسے پھیر نہ رو ۔۔۔ وقت خوش مت بگاڑ فکر سے تو

قید نا پارسا نہیں سہتا | وہ جو ہے پارسا وہی رہتا
انہیں داخل ہو جو ہی حاجت خواہ | اسی در کے گدا ہیں سارے شاہ
مثل سعدی ہو خوشہ چین جاکر | خرمن معرفت سرا کہتا کر

حکایت خرمن سوز کی

غلہ بہادوں کا ایک نے جوڑا | تا ہو اسکا نہ گھر میں تھوڑا
ایک شب مستی میں جلائی آگ | اپنے کھلیان میں لگائی آگ
صبحدم ہر خوشہ چینی گیا | نہ تھا خرمن میں ایک جو بھی بچا
دیکھکر اسکو مبتلا سے بلا | اپنے پروردہ سے کسی نے کہا
نہیں ہوتا جو ایسا تیرہ روز | مست ہو دیوانہ وار خرمن سوز
عمر تیری بدی میں کٹتی ہے جو | تو جلاتا ہی اپنے خرمن کو
ہے نصیحت اگانا خرمن جو | ہے پیچھے تجکو جلانا خرمن ہو
داد اور دین کا بیج بو ہر روز | نیکنامی کی کام مت ہو خرمن سوز
قید برگشتہ بخت جاتی ہیں | نیک بخت اُن سے پند پاتے ہیں
تو عقوبت سے پہلے بخشش جاہ | ہی عبث سر چوب زاری آہ
سر گریبان شرم سے برلا | تا نہ دربر ہو شرم سے فردا

ای گنہ گار خفتہ اٹھہ مت سو — عذر خواہی معصیت مین رو
جو ضرورت کا حکم تو پائے — اسی درگہہ پر آبرو جائے
جو نہین آبرو شفیع بلا — آبرو جسکی ہووے تجھسے سوا
جو غضب سے نکالا جاوینگے — روح پاکان شفیع لاوینگے

حکایت ۱۵

یاد ہی جبکہ تو نہا مین کم سن — باپ کے ساتھہ نکلا عید کے دن
ہوا مصروف بازی مردم — ہو گیا خلق مین پدر سے گم
ہول دہشت سے جو مچایا خروش — باپ نے ناگہان ملا مرا گوش
نہ کہا کتنی بار ای نادان — چہوڑ مت ہاتھہ سے مرا دامان
بچہ تنہا نکر سکے رفتار — راہ نادیدہ چلنا ہے دشوار
تو ابھی جہد مین ہی طفل راہ — پس پکڑ جا کے دامن آگاہ
رکہہ کمینون کے ساتھہ مین نشست نہ — دہو جو رکہتا ہی اپنی عیب سے دست
مار فتراک پاک در پر چنگ — نہین دریوزہ ہر عارف ننگ
قوتہ طفل سے مرید مین کم — شیخ ہوتی ہین سند مستحکم
سیکھہ اس طفل خورد سی رفتار — کرتا ہے استعانت دیوار

پیروی نیکون کی مناسب ہے — یہہ سعادت نصیب طالب ہے
لیک شیطان کے پیچھے تو ہے روان — پہنچے گا صالحو نہین جا کے کہان
ہے پیمبر اُسے شفاعت کر — جو پیمبر کی ہے ہدایت پر
جائے منزل کو سیدہی راہ سے جا — تو ہی بے راہ اُس کے پیچھے رہا
جیسے تیلی کا بیل آنکھہ بندھا — گھوما شب بھر مگر کہین نہ گیا

حکایت ۱۴

آیا مسجد مین اِک گل آلودہ — بخت وارون سے اپنے فرسودہ
ایک بولا کہ تیرے کٹھو ہاتھہ — نجا اندر غلیظ تن کی ساتھہ
سُنکے یہہ دل کو آئی رقت تام — کہ بہشت برین ہے پاک مقام
وہان جو پاک لوگونکا ہے مقام — کیا گل آلودہ گناہ کا کام
پاتے ہین سب بہشت طاعت سے — جسطرح نقد اب بضاعت سے
گر ذلت سے اپنا دامان ہو — نہ کہین بند جو ہی باران ہو
کچھہ نہ جاتا رہا ہے مرغ توان — کہ ابھی رشتہ ہاتھہ مین ہے یہان
جو ہوئی دیر گرم روزہ پست — غم نہین پیر ہے جو ہووے درست
نہین باندہا قضا نے دست دعا — ہاتھہ اٹھا عاجزانہ پیش خدا

وہ جو آزردہ کرتا ہی دل دوست | دشمن اُسکا اُکہاڑتا ہی پوست
چاہیے رہنا دوست سے یکدل | خود عدو ہوگا اپنا مستاصل
نہ یہہ بدنامی نیک ہے زنہار | کہ خوشی عدو مین ہو غم بار

حکایت ۱۳

ہاتہہ جب مکر سے جڑی ہمت | اُٹھکے ابلیس پر پڑی لعنت
ملکی ابلیس نے یہہ فرمایا | کوئی تجہسا نہ ابلہ تر پایا
دل سے جب دوستی کا ہی اظہار | کیون اُٹہاتا ہی کینہ کی تلوار
حیف ہے یہہ جو دیو کی تقریر | تیری حقمین ملک کری تحریر
کب روا ہی یہہ جہل و بیباکی | کہ لکہین پاک تیری ناپاکی
لے طریق اور صلح جوئی کر | لا شفیع اور عذر گوئی کر
کہ ملیگی نہ ایک لحظہ امان | پر ہوا جام عمر تیرا جہان
جو نہین بندگی کی تہمین توان | شل ہیچارگان کر آہ و فغان
گو بدی ہو زیادہ حد سے ایک | کہہ بدی بنگئی کہ پہر ہی نیک
جا جو ہی باب صلح باز ابہی | دیکہیگا تو یہہ در فرازا
اپنے سر پر نہ کہہ گنہ کا بار | کہ ہی حمال کو سفد

اپنے دشمن سے کرتا ہی احسان — نہین آگہہ کہ لیگا اک دن جان

نہین ابلیس نے یہہ طعنہ دیا — کار ان سے نہوگا بد کی سوا

ابن آدم ہی ہی جو نفس مین نہان — ڈرتا ہون سچ ہی ہووا اسکا گمان

اسکو اچھی لگے ہماری بدی — جاگہہ جنت مین خون نے اسکو نہ دی

اپنا اسرار بچا ہووینگا بارے — کیسے اس ننگ و عار کی بارے

صلح کہتے ہین دشمن جان سے — جنگ کہتی ہین اپنے یزدان سے

جب عدو کیطرف سے تیر ارو — دوست کم دیکھتا ہی تیری سو

دوست سے ہونا چاہی برخوردار — کر اطاعت نہ خصم کی زنہار

پھر تو دوست سے دل اٹھا لیگا — کھوٹی چاندی سے پھر تو کیا لیگا

دوست سے رہتا ہی وہ بیگانہ — خصم سے ہوتا ہی جو ہمخانہ

دوست جاتا ہے شاد اور نادر — خصم جب گھر مین ہتا ہی حاضر

حکایت ۱۲

ایک لڑنے سے کی جو سر تیزی — سونپا دشمن کو پھر خونریزی

دست بد خواہ مین تھا وہ لاچار — کہتا تھا آہ و زاری سے ہر بار

خود سے کرتا نہ دوست کو جو جفا — سہتا دشمن کی ہاتھ سے نہ جفا

ڈرتا ہی دوست سے خلاف نکر — تا عدو تجھپہ کر سکے نہ نظر

نیک بیٹھینگے جای اعلے پر | جای زیرین سے جای بالا پر
رہیگا شرم سے یہہ سر نیچے | ہونگے اعمال آگے اور پیچہے
اے برادر بدونکے کام سے ڈر | تا نہ نیکو نمین ہووے نیچی نظر
ہونگے جب قول و فعل سے پرسان | صاحب عزم ہونیگے لرزان
ڈرتے ہین انبیا ہی جسکے حضور | تو بہلا کیا کریگا عذر قصور
زن بہی رغبت سے ہو طاعت پر | مرد نا پارسا سے ہے بہتر
ہنین مردی سے شرم آئیگی | زن جو تجہپر قبول پائیگی
زن کو عذر مقررہ سے خلاف | بندگی مین ہی گاہ گاہ معاف
تو ہی بے عذر بیٹھا زن کردار | کم ہے زن سے نہ لاف مردی مار
مجکو گویائی مین نہین کچھ راہ | کہہ گیا عنصری سخن کا شاہ
مین جو کہتا ہون سہمین کیا ہی عجب | دیکھہ کیا کہہ گئے ہین اگلے سب
خم ہوا راستی سے جو گذرا | کم ہوا زن سے مردی سے اترا
نفس کو پال لے بعیش و خوشی | کر لے کچھہ دنمین اس عدو کو قوی
ایک لے بچہ گرگ کا پالا | پل چکا پہاڑا پالنے والا
پہلوئے جان دہی یہ جو سوا | جا کے اک دانا یون ہوا گویا

کیا رہین ایسے کاروان کہہ مین — چلدئے یار ہم ہی رہ گئے ہین
سب پیچھے ہی پہر ہی پہول ہوینگے — ملکے بیٹھینگے دلسے ہو لینگے
دل دلارام دہر مین نہ لگا — کہ نہین اسکا دل کسی سے لگا
سوئی جاکر لحد کے اندر جو — جہاڑی چہرہ سی گرد محشر کو
جب غفلت سے سر نکالا ہان — تا نہ حسرت سے سرنگون ہو وہان
کوئی شیراز مین ورآئے اگر — تو سرو تن سی دہوی گرد سفر
تو ہی آلودہ غبار گناہ — جلد لیویگا اور ملک کی راہ
چشمہ چشم اپنی کرکے روان — میل ہو تن سے جو لگا ہی یہان

حکایت عالم طفولیت کے بیان مین

مجکو عہد پدر سے آتی ہی یاد — بارش رحم سے رہی خوش و شاد
لے دی خوردی مین مجکو لوح و کتاب — اور دی ایک خاتم زرناب
اک خریدار لے گیا آکر — اس انگوٹھی کو ایک خرما پر
طفل کیا جانے قیمت خاتم — لیوین شیرینی پر اگر کیا غم
تو نے بہی قدر عمر جانی نہین — عیش شیرین مین کہوئی زندگانی
جب قیامت کا روز آئیگا — خفتہ قبر کو جگائیگا

ذرا آہستہ تو ہے مرد اگر | ہین بنا گوش و چشم چہرہ و سر

حکایت پدر اور دختر کی

سو یا شبکو مین کر کے قصد سفر | ہو لیا قافلہ کے ساتہہ سحر
اک بگہولا اٹہا بہت بہاری | کیا دنیا کو آنکہو مین تاری
تہا سر راہ خانۂ دختر | جہاڑتی بہی ردا سے گرد پدر
باپ بولا کہ ای عزیز جان | کیون محبت سے رہتی ہی حیران
آنکہہ مین بہرتی ہی نہ گرد اتنی | صاف معجز سے ہو سکے جتنی
نفس امارہ تجکو مثل ستور | لئے جاتا ہی کہینچے جانب گور
موت نے توڑ دی کا جب جان | پہر نہ تجہے سے اٹہہ سکیگی عنان
جاتا ہی یہہ استخوانی قفس | جان ہے تیری مرغ نام نفس
مرغ ہوگا قفس سے جب بے قید | پہر نہ کوشش سے ہو سکیگا صید
عالم اک دم ہی دم غنیمت جان | دم کو عالم سے کم کبہی مت جان
تہا سکندر شہنشہ عالم | چہوڑا عالم گذر گیا جسدم
کب میسر تہا لیکے یہہ عالم | دیتی مہلت گئے یہان یکدم
گئے اور کاٹا وہی جو بویا | رہ گیا نام نیک و بد جو ہتا

دشمنی کی سبب بباز وی زور — کہینچا اسنے جو ایک تختۂ گور
دیکہا سر اسکا اندرون مغاک — دونو چشمون مین بہر رہی تہی خاک
جسم تہا قید قید خانۂ گور — طعمۂ کرم تہا غذائے مور
بدر رو جور دور سے تہا ہلال — سرو قد دور جور سے تہا خلال
دست و پنجہ کے جو تہی طاقت مند — گردش دہر نے اکہاڑے بند
اسکا دل ایسا رحم پر آیا — اسکی گل پر سرشک بر سایا
کردۂ خوی بد سے تہا نادم — ہوا اسکے مزار پر راقم
مرگ پر مت کسیکے ہو شادان — زندگی تیری ہی نہ ہے پایان
سنکے یہہ ایک عابد ہشیار — بولا ای گل کے خالق دادار
ہے عجب تو اگر نہ لائے رحم — جس پر ایسے عدو کو آئے رحم
ہوگا ایسا ہی بارے اپنا تن — جلے گا دیکہکر دل دشمن
دوست کو کیون نہ رحم مجہپر آئے — دیکہے جب خصم رحم مجہپر لائے
ایک دن ہوگا حال سر ایسا — گویا آنکہین کبہی نہ تہی پیدا
ایکدن مین نے تل خاکی مین — تیشہ مارا جو آگیا جی مین
گوش مین آئی دردناک آواز — ہوش مین لائی دردناک آواز

دیکہہ کر کہولا چشم دل سے بند	بولا ای نفس کوتہ بین کے پند
مائل خشت رہی کیون دلسے	بنے گی خشت کہہ تری گل سے
ہے طمع کا دہن نہ اتنا باز	کہ بہری اسکو ایک لقمہ آز
اے فرومایہ ہاتہہ خشت سے دہو	بند دریا کبہی نہ خشت سے ہو
فکرست سود و مال سے غافل	کہ ہوا مایہ عمر کا زائل
اس زمین پر چلے گی آتی ہوا	ذرہ ذرہ ترا بہرے گا اوڑا
اٹہتا ہی جسجگہہ غبار رہوا	بند ہوتی ہی چشم عقل سدا
جب ہوس کی سموم چلتی ہے	عمر کی کہیتی صاف جلتی ہے
چشم سے دہو یہہ سرمۂ غفلت	بنے گا سرمہ خود تہ تربت

حکایت دو شخصون کی عداوت کی

درمیان دو کی تہی عداوت و جنگ	کرتے یکدگر تہے مثل پلنگ
دیکہنے سے ہی اسقدر رم تہا	ارض کیا یہہ سپہر بہی کم تہا
لشکر مرگ ایک پر آیا	وقت عیش و طرب بسر آیا
اسکے دشمن کا دل ہوا خورسند	قبر پر آیا بعد روز چند
لکہا گہر اسکا اب دراندودہ	جسکا گہر تہا کبہی زراندودہ

اور مین خاک وخشت سا ہو کر — کہاؤنگا آنے جانے کی ٹہوکر

حکایت ٨

ایک تہا حق پرست زاہد خو — ملگئی ایک خشت زر اسکو

سر ہوش اُسکا ہوگیا خیرہ — دل جو روشن تہا ہوگیا تیرہ

سوچا شب بہر کہ میرا یہہ مال — جیون جبتک کبہی نپائے زوال

تا قدِ عجز میرا بہر ئے خواست — نہ دوتا ہو کسیکے آگے نہ راست

کرون تیار خانۂ سنگین — فرش سہمین رخام کا رنگین

سقف مین اسکی جائے خوب تمام — عود خالص کی چوب با مقام

دوستونکے لئے ہی حجرہ ایک — در سرِ ابتائین ہو جسکا نیک

کب تلک قعہ دوزی کی یہہ بلا — کرہی دیگدان سے مشعر جلا

اب مین اور ویسے کہانا پکواؤن — پرورش جسم وجان کی فرماؤن

مارا اس بستر نمد لئے مجہے — بستر عبقری اسے بدلون ابسے

نرہا کچہہ نجات وراز کا ساز — خواب وخور کی سوا نہ ذکر و نماز

کیا صحرا کو ہو کی عشوہ سے مست — نہ قرار اسکو تہا کہین نہ نشست

ایک تہا گور پہ بناتا گل — تا کہ اس گل ہی خشت ہو حاصل

باندہ اُس جانور کا پا اسدم ۔ نہ کہ جاوے وہ ہاتہ سے جسدم
تو بہت بیٹہا دوسرے کی جا ۔ بیٹہے گا دوسرا بہی تیری جا
تو اگرچہ ہے پہلوان زمن ۔ ہنین لیجاوے گا سواے کفن
خر صحرائی توڑتا ہے کمند ۔ ریگ مین پہنستا ہے تو ہوتا ہے بند
زند و طاقت ہے تجکو بہی تب تک ۔ کہ پہنستا ہے نہ ریگ مین جب تک
اس پرانے مکان مین دل نہ لگا ۔ کہ ہے گنبد یہ گردگان کو نہ جا
کل گیا اور کل نہ آوے گا ۔ ایک دم جو ہے سو ہی پاوے گا

حکایت

مرگئی جم کی نازنین جن جو ۔ دیا ابریشمین کفن اُسکو
آیا دخمہ مین بعد ازان اک روز ۔ تاکہ روے وہان بزاری و سوز
دیکہا اسکا گلا ہوا جو کفن ۔ فکر سے بولا آپکو یہہ سخن
کرمون سے مین نے یہہ لیا تہا بزور ۔ کرمون نے لے لیا پہر اُس سے بگور
کیسی دلکو لگی ہین بیت یہہ دو ۔ گاتا تہا بار باب مطرب جو
حیف ہے بے سیر تا زمان دراز ۔ کہلینگے گل ہنسینگے لالہ بناز
ماہ اُردی بہشت سیر و دے ۔ دور کرتے رہینگے اپنا طے

اب سنبھل کیونکہ ہی کمر تک آب — نہ کہ جب سر پر آ گیا سیلاب

چشم ہی سر مین اشک باری کر — ہے زبان منہہ مین عذر داری کر

نہین رہتی سدا بدن مین روان — نہین بہرتی سدا دہن مین بان

چاہیئے سنا آج قول خبیر — پوچھے گا کل تجھے ڈرا کے نکیر

مغتنم جان یہہ عزیز نفس — نہین لے مرغ ہوتی قدر قفس

وقت ضائع نکر بحسرت و حیف — کہ ہے فرصت عزیز وقت ہی سیف

حکایت ٦

مرگ لے کاٹی ایک کی رگ جان — دوسرے نے مچایا شور و فغان

ایک دانا نے ایسا فرمایا — اُسکا رونا جو کان مین آیا

تیرے مارے یہہ مردہ ہمہ تن — ہاتھہ ہوتے تو چاک کرتا کفن

کہتا کیون سہتا ہی یہہ رنج و بلا — تجھسے دو روز پیشتر ہون چلا

بہولا شاید خیال مرگ خویش — کہ ہوا میری مرگ سے دل ریش

مردہ پر ڈالتا ہی عارف گل — جلتا ہی آب پر نہ اس پر دل

رونہ جو طفل زیر خاک گیا — جیسا پاک آیا ویسا پاک گیا

چاہیئے پاک رہ کہ آیا پاک — ننگ ہے جانا خاک مین ناپاک

پیچھے رہکر تو چاہتا ہے سوا | کہ صداے جرس سے بھی نہ اُٹھا
خواب مجکو بھی راحت جان ہے | پر ابھی کرتا ہی بیابان طے
خواب نوشین ہے سنکے بانگ رحیل | نہین اُٹھتا کسیکی کیسے سبیل
ساروانے بجایا اونٹ کا طبل | پہنچا منزل پر ابھی جو گیا قبل
ابھی وہ ہوشیار و صاحب بخت | جو دل ان سے پہلے کستے ہین رخت
راہ مین سویا جب تلک جاگے | راہرو جائیں تب تلک آگے
جو اُٹھے پہلے پہنچے وہ آگے | رہے پیچھے جو پیچھے سے جاگے
شیب کیا شباب پر ہی بھرا | شب ہوئی روز آنکھہ کھول ذرا
عمر سے مٹئے منقطع کی امید | آئی جسدم سیاہ مین یہہ سفید
حیف ہے ایسی پیاری عمر گئی | جائیگی یہہ بھی جو ہی باقی رہی
ناصوابی مین جو گئی سو گئی | نہین پائیگا جو ہے باقی ہی
تخم کا وقت ہی اگر ڈالے | اور چاہے کہ اسکا بر کہالے
شہہ محشر مین تنگدست سنجا | نہین حسرت مین بیٹھنا ہی بھلا
جو ہی بنیا تو فکر گورا ابھی | کر کہ ہے چشم کو نہ مور لگی
لوگ مایہ سے سود پاتے ہین | نہین پاتے جو مایہ کہاتے ہین

گفتار ضعف پیری سی پہلے قوت جوانی کو غنیمت سمجھنے مین

ایجوان بندگی مین ہو چالاک	ہو وےگی پیری مین جوانی خاک
طاقت تن ہی اور راحت جان	پہینک گوکو وسیع ہی میدان
جب جوانی تہی قدر جانی نہین	قدر جانی تو اب جوانی نہین
نہ ہاوہ زمانۂ غم سوز	جب شب قدر سے نہ تہا کم روز
کیا چلے پیر و زیر بار حمار	تو ہی چل اے جوان اسپ سوار
جوڑ سکتے ہین گرچہ ٹوٹے جام	ہاتہہ لگتے نہین ہین پہوٹے عام
اب جو غفلت سی گر گیا ہی کہین	جوڑنے کے سوا علاج نہین
کہا کسنے تہا بحر مین جو گرا	گر گیا ہے تو ہاتہہ پانو ہلا
گرا غفلت سے آب پاک جہان	جز تیمم نہین علاج وہان
ساتہہ چالاکو نکے جو جا نہ سکا	بار ہی لازم ہی اٹہتا بیٹہتا جا
چل دئے تیز پا اگر سارے	بیٹہنے سے کہڑا ہو تو پیارے

حکایت ۵

ایک شب برفید مین یکبار	خواب لے چہینی طاقت رفتار
آیا للکارتا شتر کا سوار	بولا اُٹہہ بار کر شتر کی مہار

دیکهه تو میری نبض ای دانا
قامت خفته رہتا ہی اب
بولا دنیا سے اپنا ہاتهه اٹها
کهیل مین کهوئی گو جوانی سب
ہوا چالیس کا تو دست و پا
خوشی اسوقت مجهسے جانے لگی
چاہیئے اب ہوش سر مین کہا
میرا دل سبزه سی ہو تازه کب
ین ہوا و ہوس مین سرگران
وسر ہو کے غیب سے ظاہر
ت ہے میری کل جوانی گئی
ے لیا زمان جان پرور
لے پینے سے اشتغال رہا
باطل سے ہو گیا شاغل
کے سے ایکدن استاد

نہین اٹهه سکتا ہی زمین سے پا
پا بگل رفته رہتا ہی جب
گل سے نکلے گا روز حشر یہ پا
پیری مین ہوش و رای سے رد اب
نه ہلا آب سر پر آپہنچا
شام میری سپیدی لانے لگی
که ہوس بازی کا زمانه گیا
میری گل سے اوگی کا سبزه اب
خاک پر گذرا چند کس کے یہان
ہوونگے میری خاک پر سایه
ہو مین مفت زندگانی گئی
ہو گیا برف سا دمان سر پر
نه خدا کی طرف خیال رہا
نه ملا حق سے ره گیا غافل
نه کیا کام عمر کی برباد

بیٹھا سر پہ غبار پیری جب	جا چکا مست عشرت جوانی تب
برف باریدہ ہین میرے پر زاغ	جا کے بلبل سا کیا ہون پر باغ
جلوہ طاوس عشق حال کہائی	باز پر کندہ بال سے کیا آئی
کر چکے ہم تو اچہا غلہ درو	اب تمہارے لئے ہی سبزہ نو
اب ہے گلشن سے خشکی پر آیا	کون گلدستہ لے جو مرجہایا
اب ہوئی تکیہ گاہ میری عصا	تکیہ کرنا ہی زندگی پہ خطا
کودا پہاندی جوانونکو ہی سزا	پیر چلتے نہین بغیر عصا
گل رو میرا ہو گیا اب زرد	مہر چہپتا ہے ہو گیا جب زرد
ہوس طفل بد نہین ایسی	ہوس پیر خام ہو جیسی
شرم عصیان سے چاہیے رونا	مثل طفلان نہ شاد و خوش ہونا
کہا لقمان نے اچہا ہی جو مرے	ایسے زندہ سے جو گناہ کرے
موندین دوکان کا صبح ہی جو در	سود و سرمایہ کہوئے سے بہتر
کر چکے جبتک جوان سیاہی نور	پیر جائے سیاہی مین نہ گور

حکایت ۳

ایک پیر آیا بار ہی پیش طبیب	اسکے رونی سے آئی موت قریب

حکایت پیرمرد کی جوانی کی زمانہ پر حسرت کہانے مین

ایک شب جب تہا وقت ناز و نعم
نوجوان چند بیٹھے ملکے بہم

گل تہے خوبی مین گلشن مین بلبل
انکی شوخی کا شہر مین تہا غل

دور بیٹہا تہا ایک پیر زمان
تہا جہان دیدہ و خبیر زمان

لیل موا اسکے ہو گئے تہی نہار
نہ رہی تہی جوانی کی وہ بہار

مثل فندق تہی اسکی بند زبان
نہ تہا مانند پستہ خندہ دہان

اک جوان نے کہا اسے اے پیر
کنج حسرت مین کیون ہے تو دلگیر

ایکدم غم سے تو کنارہ پکڑ
آ جوانون مین عیش سے دل اکڑ

سر اٹہا کر دیا ہے کیا ہی جواب
دیکہہ اس پیر نے برای صواب

جب گلستان مین ہو نسیم وزان
ہے بجا ہو جہان درخت جوان

ہے چمندہ خوید سبز جوان
زرد ہی تب تشنگی ہے عیان

جب دی کہاتا ہی سید مشک بہار
تب وہ خوشون کو برگ خشک مین بار

نہین زیبا ہی مجکو عیش جوان
میرے رخ پر ای صبح پیری عیان

بار جو میری قید مین ہی بند
دمبدم کاٹتا ہی اپنی بند

آیا ہی اب بہ خوان تہاری ہاتہہ
ہم تو بس ہو چکے ہمارے ناتہہ

راہ دکھلائین گے تو پائیگا جا
عزت و قدر کا سماط سجا

پر مناسب نہین اکیلا کھائے
چاہئے یا دعا جزان فرمائے

ہیچ مجھپر بہی رحمت لایق
کہ نہین اپنے فعل پر واثق

نوان باب توبہ مین

حکایت ۱

اے تری عمر سے گئے ہفتاد
سوتا تہا جو یہہ سب گئے برباد

حرص دنیا مین سب تمام گئے
ساتہہ لیچلنے کے نہ کام گئے

ہوگا محشر مین مینو کا بازار
دینگے منزل موافق کردار

پائے گا جتنا مال لائے گا
ورنہ شرمندگی اٹہائے گا

جتنا بازار ہووی آگندہ
اوتنا بے زر کا دل پراگندہ

پانچ بہی ہووین جو پچاس سے کم
تیرا دل ہووے ریش پنجہ غم

رکہتا جو مردہ عیب زبان
آہ و زاری سی کرتا شور و فغان

کہتا ہی زندہ رکہتا ہی جو زبان
ذکر سے بند کہہ نہ اپنا دہان

ہین گئے غفلت مین کہوئے اپنے دن
تو تو جو دن ہین سو غنیمت گن

خوشی پائی اٹھا کے ایسے بند — اب تلک یاد رکھتا ہون وے پند
ایک اُسنی تہیہ ہے کہ دست نیاز — جب اٹھاتا ہون پیش واقف راز
یاد آتا ہے وہ مت حسینی — دور کرتا ہے میری خود بینی
جانتا ہون ہی ہاتہ اٹھاتا ہون جب — اپنی طاقت سے ہاتہ اٹھاتا ہون کب
آدمی ہاتہ تب اٹھاتے ہین — غیب سے رشتہ جب وہ ملاتے ہین
خیر و طاعت کا در کہلا ہے نیک — نیکی کرسکتا ہی نہین ہر ایک
جیسے وا رہتا ہے در دربار — کون بے حکم شاہ پاتا ہی بار
ہاتہ مین کسکے ہی کلید قضا — کوئی قادر نہین خدا کے سوا
تو اگر سیدہی راہ جاتا ہے — تیرا احسان نہین خدا کا ہے
نیک اُسنے جو کی ہی تیری سرشت — کام کیسے ہو تیرے ہاتہ سے زشت
مار مین جسنے زہر ڈالا ہے — شہد زنبور سے نکالا ہے
ملک تیرا اجاڑتا ہی تب — خلق کا دل بگاڑتا ہی تب
جب کہا چاہتا ہی دل آباد — تجھسے رکھتا ہی خلق کا دل شاد
شیخی مت کر جو سیدہی پر ہے — غیب سے کوئی تیرا رہبر ہے
بات اچھی ہی سن بگوش دل — راہ پر چل تو پائے گا کامل

کیا کام اسکا پتھروں سے تمام | کہ نکلتا ہے مردہ سے نہ کلام
میں نے دیکھا کہ فتنہ اب جاگا | چھوڑ کر اس زمین کو بھاگا
جب نیستان میں سے لگائی آگ | دانا ہی تو غضنفروں سے بھاگ
مار مردم گزا کا بچہ نہ مار | مارتا ہی تو رکھہ یہان نہ قرار
جو بگاڑا ہے خانہ زنبور | بھاگ ورنہ کرینگے وہی مجبور
تو زبردست کو نہ تیر لگا | جو لگاتا ہی بھاگ خود کو بچا
پند سعدی یہہ ہی سنا ہی اگر | پاے دیوار کھود کر نہ ٹھہر
ہتھیں آگے لی وطن کی راہ | تا حجاز آیا میں یمن کی راہ
ایسی تلخی سی جو اٹھائی وہان | میرا شیرین ہوا ہے آج دہان
زیر اقبال بادشاہ جہان | یعنی بوبکر سعد شاہ زمان
ایسا ابتک نہین ہوا ہی کہین | اور آیندہ ہوینگا بھی نہین
لایا جور فلک سے مین فریاد | ہوا سایہ مین اسکے آکر شاد
مین دعا گو ہون اسکا مثل غلام | الہی خدا سر پہ رکھہ یہہ سایہ مدام
میری خاطر نہ میری لایق ہے | اسکے انعام کی موافق ہے
شکر نعمت نہووے اسکا ادا | بھر خدمت اگرچہ سر بھی دیا

ے مینے یہ بت بیدین — بت پر اور بت پرست پر نفرین
ہوا کچھہ دن مقلّد کفار — مثل مغ سیکھا تر ندکی گفتار
دیر مین دیکھا آپکو جو اتفاق — ایسا بہولا کہ تنگ تہی یہہ زمین
ایک شب موند ابتکدے کا در — مثل عقرب اِدہر اُدہر جا کر
کی نگہ تخت کے جو زیر و زبر — دیکھا اک پردۂ مکلل زر
ایک مطرانی اُسکی تہِ پیچھے چھپا — ہاتہہ مین اُسکے ریسمان کا سرا
ایک دم مین مجھے ہوا معلوم — پیش داؤد جیسے آہن موم
جب سر ریسمان دباتا تھا — دست فریاد بت اٹھاتا تھا
دیکھہ کر مجھکو سخت شرمایا — پختہ جو رو یے کار پر پایا
وہ چلا مین بھی اُسکے ساتھہ چلا — ڈالا اوندہا اُسے بچاہ بلا
مین نے جانا کہ یہہ اگر جیئے گا — تو ہلاشبہ خون مرا پیئے گا
کیا چاہیگا خلق سے معدوم — تا نہو راز خلق کو معلوم
کار بدخواہ سے جو ڈرتا ہے — جڑ اکہاڑ اُسکی جو توانا ہے
سر کہے گا تو اُسے اگر زندہ — نہ رکہے گا تجہے مگر زندہ
گو کہے سر در اطاعت پر — لیک سر کاٹے جو ہو طاقت پر
جانہ مکار کے کبھی پیچھے — جاتا ہے تو نہ جانے دے جی سے

سوختہ مین لگی سحر کی نار
ہوئی دنیا تمام پر انوار

خطۂ زنگبار مین گویا
ہوئے تاتاری یک بیک پیدا

مغ ناشستہ رو خرد کی خراب
جابجا سے وہان پڑے اشتاب

شہر و برزن مین ایک ہی نرہا
رہی درزن کو بتکدہ مین جا

مین تہا غصہ سے تنگ خواب مست
اسمین تمثال نے اٹہایا دست

کیا یکبار انہون نے ملکے خروش
آگیا بحر گویا بسر جوش

جب وہان سے وہ اژدہام ہٹا
ہنسکے اُس مغ نے یہہ کلام کیا

اب تو تجکو نہین رہی مشکل
ہوا حق ظاہر اور چہپا باطل

اُسمین دیکہا کہ جہل ہے محکم
اور خیال محال ہے بد عزم

کچھ بہی حق کے سوا نہ بول سکا
اہل باطل سے حق کو رکہیے چہپا

دیکہے جب اے ضعیف زور آور
اپنا پنجہ نہ توڑ تو جا کر

مکر سے اپنی آنکہین بہر لایا
بولا کہنے سے اپنے پچتایا

رونے سے مجہہ کو انکو آیا میل
کیا عجب سنگ کو بہائے جو سیل

آئے خدمت سے پیش میرے ساتہہ
پکڑے عزت سے آکے میری ہاتہہ

گیا ہمراہ اُنکے عذر کنان
بیش بت جو تہا تخت پہ وہان

ہا دیکہی اگر عبادت ہے — وہ عبادت نہین ضلالت ہے
سلیے اچہا ہے وہی ہرو — ہوکے آگہہ جو کرتا ہی ترک دو
س صنم کی ہی کہہ حقیقت کیا — بہلا بندہ ہون اس طریقت کا
ہو سنتی ہی اسکار و خندان — کہا سچا ہی ای ستودہ بیان
نیک ہے یہہ سوال و فعل جمیل — پہنچے منزل کو وہ کہ ڈہونڈے دلیل
یہان ہر صبح کون انکی سوا — ہاتہہ پہیلایا ہے حضور خدا
تو اگر چاہی شب کو رہ آ سجا — صبح کہل جائیگا یہہ راز اسکا
پس وہان مین تمام رات رہا — شل بیژن اسیر چاہ بلا
روز محشر کی طرح رات بڑہی — مغو نمین بے وضو نماز پڑہی
ایسے ناپاک تہے کہ نہاتے نہ تہے — آب تن کو کبہی لگاتے نہ تہے
انکی بغلون سے آتی تہی بدبو — جیسے مردار آفتاب مین ہو
کیا تہا مینے کیسہ گناہ عظیم — دیکہا اس شب کو یہہ عذاب الیم
رات بہر مین تہا مبتلاے بلا — ایک بیدلیا ایک بیش خدا
کوس ان نے بجایا کوس سحر — مرغ نے دی قضا مغ سی خبر
زنگی شب نے روز کا خنجر — کیا جہٹ پٹ نیام سے باہر

پوچھا آخر ملائمت سے اُسے — کہ نظر آتا ہے عجب سا مجھے

یہہ ہیں بیہوش ناتوان بیکیر — قید چاہ ضلال کے اندر

طاقت دست ہی نہ طاقت پا — گر پڑی ہی تو نہ چھوڑے اپنی جا

دونو آنکھیں ہین اسکی کاہ ربا — تنگ چشمو سنے کیا امید وفا

میرے اس کہنے پر ہوا دشمن — آگ بنکر جلایا میرا تن

منع بلاسے بلاے پیر و دیر — دیکھی سینے وہان نہ جا خیر

سیدہا چہوڑ الٹی راہ کو جانا — الٹا اس سیدہی راہ کو مانا

گرچہ ہو کوئی کیسا ہی عاقل — آگے بد انشون کی ہی جاہل

ہووے مجبور جیسے ہووے غریق — جب مدار انسو جہا کوئی طریق

ہووے جاہل سینرہ کار یہین — تب سلامت ہے بردبار یہین

منع اعظم کا مین ہوا مداح — کا ہی رہ شرند و استا کی سیاح

نقش بہت ہی مہر بہی لبر — اسکی صورت ہی خوشنما دلبر

اچہا صورت مین آتا ہی یہہ نظر — لیک معنی سے ہی نہ مجکو خبر

مین یہان تہوڑے دن سے ہون مہمان — نیک و بد ہی ابہی مجہی یکسان

تو ہی جانے کہ ہی یہان کا وزیر — ہی یہان کی شہ زمان کا مشیر

دے حکمت سے تجکو گوش و زبان　پھر صندوق دل کلید عیان
جو زبان قصہ گو کرے نہ بیان　کوئی آگہہ ہو سر دلسے کہان
جو نہین کرتا جہد مخبر گوش　کب پہونچتی خبر بسر و ہوش
دے مجکو یہہ لفظ خوانندہ　دئے تجکو یہہ گوش وانندہ
ہین یہہ دو دربہ جا جو سنے مگر　دیا کرتے ہین شہ کی شہ کو خبر
تو نہین نیک فعل کا فاعل　اسکا فاعل ہے فاعل کامل
باغبان باغ شہ سے لیتا ہی　وہی ہر شہ کو جا کے دیتا ہے

حکایت ہندوستان کی سفر اور بت پرستون کی ضلالت کی

ایک بت سومنات کا دیکھا　جیسا آگے منات تہا زیبا
کاریگر نے بنایا تہا ایسا　نہ بہتر تو کیا نہ اب ویسا
ہوئے ہر سو سے کاروانی روان　بہر دید بت بغیر روان
ہر جگہہ سے جو تہے زبان آور　روتے تہے پیش بے زبان جا کر
اُس سے چین و چگل کے بار تمام　سعدی سے سے تہے امیدوار مدام
متحیر ہوا کہ ہین اندہے　جو ہین زندہ جمادی کی بندے
ایک مغ جسکو مجھسے تہا سروکار　تہا انکو گوی وہم مکان مرا یار

نہ پکائے جو دیگ معدہ طعام — جسم نازک کا انتظام ہو خام
عارف ان پہ نہ دل لگاتا ہے — اتفاق ایہین تہوڑا پاتا ہے
نہین کہانے سے تیرے تمہن توان — پرورندہ ہی اسکا لطف عیان
کار دو شمشیر ہے جو چشم رکہے — تو بہی شکر اسکا تجہسے ہو نہ سکے
رو نہان ہو جوارض خدمت پر — خو کومت دیکہہ اسکی مدحت کر
ہے گدائی اسیکا ذکر حضور — نہین یہ گدا کو کبر و غرور
مانا ہے تونے اسکی خدمت کی — نہین پیوستہ اس سے خدمت لی

گفتار سابقہ حکم ازل اور توفیق خیر مین

پہلے اللہ نے ارادت دی — پیچہے اس بندہ نے عبادت کی
حق سے توفیق خیر آئی نہین — ایک سے ایک خیر پائی نہین
دیکہہ توست زبان کو جو بولے — دیکہہ اسکو زبان کو جو کہولے
ہے در معرفت یہہ چشم سدا — کہلی رہتی ہے سو ارض و سما
سو جہاں تک تجہے نشیب و فراز — تیرے منہہ پر یہہ در نہ ہوتا جو باز
دست و سر کو دیا عدم سے وجود — کہا جود اسمین اور اسمین سجود
ورنہ کب دست سی یہہ جود آتا — اور کب سر سے یہہ سجود آتا

ہے مسجد تیری نصیب مین جو — طعنہ زن غیر پر نہ دیر مین ہو
ے مسلمان بجا ہی شکر خدا — نہین زنار منع کمر سے بند ہا
سکا جو یا نہ آپ جاتا ہے — وہ ہی خود راستہ دکہاتا ہے
— تکیہ رکھتے ہین غیر راند ہے
دیکھہ سیر قضا کو اہی بندے

حکایت ۱۴

نہین صحبت سے خالی کوئی نبات — رہی ہے باقی جو کسیکی حیات
شہد زندہ کو بخشتا ہے شفا — نہین مردہ کو واسطہ ہے دوا
جان ہی جب جسم سی نکلجائے — سود کیا منہہ مین جو عسل آئے
گرز فولاد مغز پر جو لگا — ایک کی بولی صندل اُسکو لگا
جو ہے مقدور گر خطر سی گریز — لیک جا کر نہ گر قضا سی ستیز
پیٹ مین شرب و اکل ہی جبتک — تازہ رو تازہ شکل ہے تبتک
تب ہی بگڑی ہہ تیرا خانہ تمام — جب موافق ہووی طبع طعام
خشک و تر گرم و سرد سے ہی مزاج — تو ہی ان چاروں سے مرکب آج
ایک بہی ان مین سے جو غالب ہو — عدل سے خالی تیرا قالب ہو
باد سرد نفس نہ آئے اگر — تف سینہ سی پہنچے جان کو ضرر

اُسنے جا کر دبائی گردن جو | دیدیا اپنا پیرہن اُسکو
بولا شرما کے ہوگئی یہہ خطا | بخشش مجکو کہ ہی یہہ جا عطا
شاکرانہ کہا نہیں ہون شر | وہ نہیں ہون جو تجکو آیا نظر
بے تکلف بدرون نیک سیر | زاہد بد درون سے ہی بہتر
میرے نزدیک شب و رہزن | رند زاہد لباس سے احسن

حکایت ۱۲

بولا جو پیچھے رہ گیا تھک کر | کہ نہیں کوئی مجھسے مسکین تر
ایک خر بار کش نے سنکے کہا | تو بھی روتا ہی جور چرخ سہی کیا
شکر کر جا کہ تو نہیں ہے لدا | کیسکی بوجھہ کو نہیں ہے گدہا

حکایت ۱۳

مست کی پاس اک فقیہہ گیا | پارسائی سے دلمین غرہ بہرا
نکلی اُس غرور سے جو نظر | سر اٹھایا کہ ای خجستہ سیر
شکر حق کر اگر ہے نعمت مین | یاس ہمتی تھی پاس نخوت مین
قید مین جب کسیکو دیکھہ نہ ہنس | کہ کہین خود نہ جائی قید مین پہنس
آخر امکان مین کیا یہہ بات نہیں | کہ پہر تو بھی مجھسا مست کہین

کب سوار فرس کو ہے یہہ خبر — کہ پیادہ ہے کہاتا خون جگر
سیر دل ہووے اپنے گہر مین اگر — شکم گرسنہ ہے کیا ہو خبر

حکایت ۹

ایک کے باندہے جو عسس نے ہاتہہ — رات کاٹی تمام رنج کے ساتہہ
آئی آواز کان مین بارے — کوئی روتا ہے تنگی کے مارے
دزد مغلول نے کہا اسکو — کب تلک رنج و غم سے روتا ہو
جا کر ای تنگدست شکر خدا — نہین باندہا عسس نے ہاتہہ ترا
بینوائی سے بس بہت مت رو — بینوا تر جو کوئی تجہسے ہو

حکایت ۱۰

ایک ننگے نے اک درم لیا وام — پہنا اس سے بنا کے کسوت خام
رو کے خود سے کہا کہ ای بدبخت — خام کے نیچے دہوپ لگتی ہے سخت
آیا اوس کو جو سختی سے جوش — چاہ زندان سے ایک بولا خموش
جا کے شکر خدا ادا کر خام — کہ نہین تیرے دست و پا پر خام

حکایت ۱۱

ایک زاہد پر ایک نے کی گذر — آیا صورت مین وہ یہودی نظر

رحم دل مین جو آیا اسکو کہا — لے یہین میری پوستینی قبا
منتظر رہ ذرا بجانب بام — بہیجتا ہون ابہی بدست غلام
چلی اس عرصہ مین جو باد صبا — اپنے ایوان مین بادشاہ گیا
تہا غلامون مین اک پری پیکر — تہا طبیعت کو میل کچہہ اسپر
یہہ ہوا اُسکے دید مین مشغول — کہ گیا دل سے اُس غریب کے بہول
کان مین آئی پوستینی قبا — نہین تن پر نہ تہا نصیب بہلا
رنج سرما مگر زیادہ نہ تہا — کہ ہوا جو انتظار سوا
خواب غفلت مین بادشہ سویا — صبحدم چوب سان ہوا گویا
کردی اس نیک کی فراموشی — کیا جو آغوش سے ہم آغوشی
ہے گذرتی وہان بعیش و طرب — جانے کیا کیسے گذرتی ہی یہان شب
رو ہی جس کاروان کا جانب دیگ — اسکو کیا ہی خیال رفتہ رنگ
ایخداوند کشتی روک ذرا — ڈوبے عاجز کہ سر پہ آب ہرا
اے جوانان چیست جلد کہان — کہ مین پیران سست تہا یہان
تو ہے آرام سے کجاوہ سوار — اونٹ کی مست بہار و انہین جہار
کیسے ہین دشت و کوہ و سنگ و جبال — پوچہہ بس ماندونسے بتاینگے حال

گفتار خدا تعالیٰ کی نعمت کے شکر اور ناتوان کے حال پر نظر کرنے مین

سکھہ وہ کیا جانے روز راحت کا — دُکھہ نہ دیکھے جو روز آفت کا
تنگ سالی مین حالتِ سرما — جانے درویش صاحبِ زر کیا
سو یا کچھہ دن نہین گزیدہ ما — پای صحبت ہوا وہ شکر گذار
تو جو ہے تیرتا و مردانہ — چل نہ پا سست پا لشکرانہ
پیر پر ہر جوان کو اے رحیم — ناتوان پر توانا لائی رحم
اہلِ دریا کو قدر آب ہے کیا — پوچھہ اُس سے جو دہوپ مین ہے تہکا
وہ عرب جسکا دجلہ پر ہے قعود — جانے کیا حال تشنگان رود
حال صحت اُسی ہوا ہی عیان — کچھہ دنون تپ مین جو رہا ہے پڑا
بہاری تاریک شب تجہی کیا ہی — نازسے کروٹین بدلتا ہے
پوچھہ اُس سے جو ہووے مضطرب — جانتا ہے مریض حالت شب
ہووے بانگ دہل سے جو بیدار — جانے کیا شب کا حال چوکیدار

حکایت ۸

گیا طغرل شب خزانین وہان — ایک ہندو تہا چوکیدار جہان
بارش ابر و برف جاری سیل — دیکہکر تہرتہرایا مثل سہیل

یہہ مہ و مہر و سپہر بے تمثیل | تیری سقف سرا کی ہین قندیل
نافہ سے مشک خار سے گل تر | چوب سے برگ بخشا کان سے زر
آدمی کو بنایا اپنے ہاتھ | چہوڑے محرم کو کیسے غیر کے ساتھ
وہ ہی جو ایسا نازنین پرور | کیون نہو ایسا نازنین پرور
دمبدم تو کر اسکا شکر بجان | کہ نہین ہے وہ صرف کار زبان
اے خدا ایہہ خون ہی چشم یہہ ریش | تیری بخشش ہی میرے شکر سے بیش
یہہ جو دو دام و طیر و مور و سمک | بلکہ اوج فلک پہ فوج ملک
اب تلک کر سکے ہین شکر نیک | تہوڑا سا یعنی لاکہہ مین سے ایک
سعدیا جا کے دست دفتر دہو | چل وہ راہ ہو وے بے سر جو

حکایت ۶

ملکے لڑکے کے کان ایک نے سخت | کہا ای وا اپنا کو بدبخت
تجکو تیشہ دیا کہ لکڑی لا | نہین تجکو کہا کہ مسجد ڈہا
بہر شکر و ثنا ملی ہے زبان | نہ غیبت کرے کسیکی بیان
پند قرآن سننے کو ہے کان | کذب و بہتان سننے کو مت جان
چشم ہین بہر دید صنع خدا | عیب بینی سے تو رکہہ انکو جدا

جهکا دانا کا شرم سی تب سر — جانتا تها یهه کلام تها لب پر
اسکی گردن جو کل اٹہا تا نہین — آج مجهسی یهه سر پهرا تا نہین
دیا تخم ایک بندہ کو لاکر — کهار کہه عود سوز پر جا کر
دو دو سے آسکے شہ کو چهینک آئی — جیسی گردن تہی پیشتر پائی
عذر خواہی کو دوڑے خواہشمند — نہین پایا تلاش کی ہر چند
شکر منعم سے تو نہو سر پیچ — تا نہووی تو روز محشر ہیچ

حکایت ۵

تیرے آرام کو ہین شب اور روز — ماہ تابان و مہر دہر افروز
مثل فراش چرخ فرش بہار — تیری خاطر بچہاتا ہے کہہ کار
باد و باران ہی خواہ برف و میغ — رعد غران ہی برق رخشان تیغ
ہین تری کاردار فرمان بر — تخم پرور ہین خاک کے اندر
جو ہی پیاسا نہ سختی سے گہبرا — ابر حاضر ہے آبدار ترا
خاک سے ہین یہہ رنگ و بو ہی تمام — بہجت چشم و مغز و کام مدام
شہد کی اصل نخل من کی ہوا — ہے چہوارہ کی نخل اسکی نوا
متحیر ہین باغبان دایم — کہ نخل ایسا کر سکے قایم

ہے بصر سر مین فکر و راے و تمیز — دل لگے اعضا مین دل حرد سے عزیز
منہہ کے بل مین پڑے بہائم خوار — دو نو پا پر ہے تو الف سا سوار
سر جہکایا اونہون نے بہر خور اکل — پیش سر لایا تو غذاے پاک
نہین لازم کہ ہوکے تو سرور — غیر طاعت کبہی جہکائے سر
پر مناسب ہے ایسی صورت پر — بہول مت حاصل اچہی سیرت کر
سید ہی رہ چاہیئے نہ سیدہا قد — ہمسے کا فر مین صورۃ کیا بد
مت ہو اسکے کبہی خلاف وان — دئے جسنے یہہ چشم و گوش و دہان
مار سکتا نہین عدو پر سنگ — یار کے ساتہہ کس لئے ہی جنگ
جو ہی منت شناس و دانشور — رکہتے ہین منہ شکر نعمت پر

حکایت ۴

ایک شہ کو جو گہوڑے نے پٹکا — اسکی گردن مین آگیا جہٹکا
مثل پیل اُسکی رہ گئی گردن — نہین پہرتی تہی تانہ پہرتا تن
تہی حکیمون کو سخت حیرانی — بجز اک فیلسوف یونانی
جسنے سر پہیراتن ہوا سیدہا — وہ گیا آگیا سر اپنی جا
دوسری بار آیا وہ بر شاہ — کی نہ اسکی طرف کچہہ اسنے نگاہ

مہد مین تجکو تہی نہ طاقت چال — بل مگس رانی کی بہی تہی نہ مجال
تو وہ بہی ہی مگس سے تہا لاچار — کیا ہوا اب جو ہی قوی سالار
پہر بہی جائیگا ویسا ہی تہ گور — کہ ہٹا سکنے کا نہین کوئی مور
پہر جلیگا نہ چشم کا یہہ چراغ — کہائیگی کرم گور پہ یہ دماغ
جیسا اندہا کہ چلتا ہے جب راہ — نہین پہچانتا ہی راہ سے چاہ
شکر کر تو اگر ہے بادیدہ — ورنہ تو بہی ہے چشم پوشیدہ
فہم و دانش خدا سکہاتا ہے — نہ معلم سے کوئی پاتا ہے
گر نہو حق بنوش دل حاصل — حق لگے تیری گوش مین باطل

گفتار ۲

اُسکی قدرت نے سوچ تو جی مین — جوڑ کتنے رکہے ہین انگلی مین
تیری خاطر یہہ لطف ہے کیا کم — جوڑی ہین اتنی ہڈیان باہم
کیونکہ ہے چلنا پہرنا ناممکن — کعب زانو دبا کے گردش بن
اس سے سجدہ نہین تجہی کچہہ سخت — کہ نہین مہرہ صلب مین یک لخت
دو سو مہرہ ملا کے یکدیگر — کیا پرداختہ ترا پیکر
یہہ بدن ہے زمین گنین ہین جہان — تین سو اور ساٹہہ جو ہی روان

تہا دہان بند ناف سے بشکم ۔ روزی ہنچائی ناف سے بشکم
منقطع کی جو روزی ناف کے ساتہہ ۔ ما کی پستان سے پہر لگی اسی ہاتہہ
جسکو پردیس مین گرانی ہے ۔ اسکی دار وطن کا پانی ہے
اسطرح ما کے پیٹ مین ہے پلا ۔ کہانا اسنوب معدہ سے ہے ملا
ما کی پستان جو آج ہین دلخواہ ۔ دونو ہین آب پرورش کی راہ
بر مادر کیا بہشت عیان ۔ دونو پستان ہین جو کہ شیر روان
قدِ مادر درخت جان پرور ۔ نازنین طفل میوہ ہے دربر
رگ پستان ہین کل درون دل ۔ دیکہہ تو شیر ہے یہہ خون دل
مارتا ہی یہہ نیش سے دندان ۔ مہر مادر رہی خون مین پنہان
جب قوی ہو سطبر ہو دندان ۔ تب پہر دایہ صبر سے پستان
صبر تب شیر کی بہلائے یاد ۔ کبہی پستان کو پہر نہ لائے یاد
تو ابہی توبہ مین ہی طفلک راہ ۔ صبر سے دور ہونگے تیری گناہ

حکایت ۲

ہوا سر تاب ما سے ایک جوان ۔ دل ہوا ما کا مثل نار تپان
رکہا لاچار اسکے آگے مہد ۔ کہا ای بے مروت و بد عہد
نہ تہا تو خورد و عاجز و گریان ۔ نہ تہی مین ز خواب سے حیران

حکایت ۱

کر سکین کیسی شکر خالق مین جانتا ہون نہ شکر لایق مین
اس سے ہر مو ہی میری تن کو عطا کیسے ہر مو سے ہووے شکر ادا
حمد پروردگار بخشندہ کر کیا ہست نیست سے بندہ
کر سکے کون اسکا وصف عیان اسکی ثنا مین ہے ساری وصف نہان
پیدا کرتا ہے خاک سے انسان دیتا ہی عقل و ہوش قلب و جان
دیکھہ اول سے لیکے تا آخر کیسی تشریف کرتا ہی ظاہر
پاک وہ جو کیا ہی پیدا پاک ننگ ہے جانا خاک مین ناپاک
آئینہ صاف کرتا رہ ہر دم کہ اترتا ہی زنگ چہرہ کر کم
ابتدا مین نہ تہا تو آب منی مرد ہی تو نکالے سے زنی
جہد کوشش سے روزی کہائی اگر جہد کوشش کا کچہہ بہروسہ نکر
کیون خدا بین نہین ہی اے مغرور کہ ہے مغرور سے خدا مستور
تیری کوشش سے ہووے جو احسان جان حق سے نہ آپ سے پہچان
پاتی مطلب نہ زور سے اصلا شکر توفیق دار کا کر بجا
نہین وہ سکتا خود بخود قایم پاتا ہے غیب سے مدد دایم

گر کسی پر نہ سختی بیجد ۔۔۔ خود کو تاویل سے جو دیکھو مدد
بد خوئی ناپسند خود مت کر ۔۔۔ پیچھے کہہ اور سے کہ بد مت کر
خواہ حق بین ہو خواہ خویش نما ۔۔۔ تن کو تو دیکھتا ہی دلکو خدا
کیا ظاہر جو پاکی سے زیبا ۔۔۔ تر چھپا سید ہانہ چاہیئے دیکھا
بد ہون یا نیک تو نہ بول یہان ۔۔۔ اب اٹھاویگا اپنا سود و زیان
میری ستر ہی خوب یا منکر ۔۔۔ ہے خداوند میرا دانا تر
تجھسے نیکی کا چاہتا ہون ثواب ۔۔۔ جرم پر دیتا ہی جو اتنے عذاب
مردم نیک کی نکوکاری ۔۔۔ ایک کی دس لکھاتا ہی باری
تو بھی جب دیکھتا ہی ایک ہنر ۔۔۔ میرے دس عیب پر خیال نکر
کس لیئے ایک عیب پر ہے نظر ۔۔۔ کیون چھپاتا ہے میرے اتنے ہنر
جیسے دشمن کو جسکا دل ہی تباہ ۔۔۔ شعر سعدی یہ نفرۃ ہے نگاہ
کسطرح نیک دیکھی زشت پسند ۔۔۔ نیک بین چشم دشمنی ہی ہی بند
دست باری ہی خلق کی ہی سرشت ۔۔۔ کل سیاہ و سفید و خوب و زشت
نہین ہر چشم و ابرو خوب ایدوست ۔۔۔ کہائیے مغز اور پہینکیے پوست

باب آٹھوان شکر مین

اک جوان تہا عقیل و فرزانہ — وعظ کہنے مین چست و مردانہ
عابد حق و نیک و نیکوکار — خط بد سے نکو خط رخسار
تہا بلاغت مین پختہ نحو مین چست — حرف ابجد مگر نہ کہتا درست
ایک نے بولا ہوکی مین خندان — نہین کہتا یہہ اگر کے دندان
بولا مجہسے بگڑ کے بس چپ رہ — ایسی بیہودہ بات پہر مت کہہ
تونے جو عیب تہا وہی دیکہا — دیکہا اسکے ہنر کو نا لیکہا
کر یقین مجہسے سنکے روز یقین — دیکہیگا نیک بین بدی کو نہین
جسکو حاصل ہی عقل و دانش و راے — پائی عصمت جو اسکا جا جاے
چاہیے ایک نقص پر نہ جفا — بڑی کہتے ہین لے جو ہو وصفا
کانٹے اور پہول ساتہ ہین باہم — کانٹے لیتا ہی پہول مین کیا کم
ہو طبیعت مین جسکی خبث ملا — دیکہے طاؤس کو نہ پاکے سوا
کیون صفائی پہ دلکو لاتا نہین — اندہا آئینہ کچہہ دکہاتا نہین
جو سزا سے بچائے ڈہونڈہ وہ راہ — عیب گیری نکر کہ وہ ہی گناہ
اور ونکے عیب کو نکر ظاہر — تا رہے اپنے عیب کا ناظر
دامن آلودہ کو سزا کیا دون — دامن آلودہ آپ رہتا ہون

گر کسی پر نہ سختی بیحد — خود کو تاویل سے جو دیکو مدد

بدخوئی ناپسند خود مت کر — تو پیچھے کہہ اور سے کہ بدمت کر

خواہ حق بین ہو خواہ خویش نما — تن کو تو دیکھتا ہی دلکو خدا

کیا ظاہر جو پاکی سے زیبا — تر چھپا سید نما نہ چاہیئے دیکھا

بد ہون یا نیک تو نہ بول یہان — اب اٹھاویگا اپنا سود و زیان

میری ستر ہی خوب یا منکر — ہے خداوند میرا دانا تر

تجھسے نیکی کا چاہتا ہون ثواب — جرم پر دیتا ہی جو اتنے عذاب

مردم نیک کی نکوکاری — ایک کی دس لکھتا ہی باری

تو ہی جب دیکھتا ہی ایک ہنر — میرے دس عیب پر خیال نکر

کس لئے ایک عیب پر ہے نظر — کیون چھپاتا ہے میرے اتنے ہنر

جیسے دشمن کو جسکا دل ہی تباہ — شعر سعدی پہ نعرۂ ہے نگاہ

کسطرح نیک دیکھی زشت پسند — نیک بین چشم دشمنی ہی ہے بند

دست باری ہی خلق کی ہی سپر — کل سیاہ و سفید خوب و زشت

نہین ہر چشم و ابرو خوب و زشت — کہا لئے مغز اور پہینکیئے پوست

باب آٹھوان شکر مین

اک جوان تہا عقیل و فرزانہ / وعظ کہنے مین چست و مردانہ
عابد حق و نیک و نیکوکار / خط بد سے نکو خط رخسار
تہا بلاغت مین پختہ نحو مین چست / حرف ابجد مگر نہ کہتا درست
ایک سے بولا ہو کی مین خندان / نہین کہتا ہہ آگی کے دندان
بولا مجھسے بگڑ کے بس چپ رہ / ایسی بیہودہ بات پہر مت کہہ
تو نے جو عیب تہا وہی دیکہا / نہ کیا اُسکے ہنرونکا لیکہا
کر یقین مجھسے سُنکے روز یقین / دیکہیگا نیک مین بدی کو نہین
جسکو حاصل ہی عقل و دانش و راے / پائی عصمت جو اُسکا جا جانے
چاہیے ایک نقص پر نہ جفا / بڑی کہتے ہین لے جو ہو وصفا
کانٹے اور پہول رہتے ہین باہم / کانٹے لیتا ہی پہول مین کیا کم
ہو طبیعت مین جسکی خبث ملا / دیکہے طاؤس کو نہ پا کے سوا
کیون صفائی لیے دلکو لاتا ہین / اندہا آئینہ کچہہ دکہاتا نہین
جو سزا سے بچائی ڈہونڈہ وہ راہ / عیب گیری نکر کہ وہ ہی گناہ
اور ونکے عیب کو نکر ظاہر / تا رہے اپنے عیب کا ناظر
دامن آلودہ کو سزا کیا دون / دامن آلودہ آپ رہتا ہون

نہین بدگو سے زشت رو کو پناہ | نہین بدخو سے نیک رو کو فاہ

حکایت ۴۳

مصر مین میرے پاس تہا جو غلام | چشم اٹہاتا نہ تہا حیا سے مدام

ایک بولا اسے نہین کچہہ ہوش | چاہیئے کرنی اسکو مالش گوش

ایک شب مینے اسکو للکارا | وہ ہی بولا کہ مارا بیچارا

ہوگا غصہ مین خود سے بیگانہ | کہینگے خیرہ رائے دیوانہ

ہوگا غصہ مین بردبار کہین | کہینگے یہہ بے شرم دار نہین

کہتے ہین صاحب کرم کو بس | تا ہون دونو ہاتہہ پیش و پس

جو قناعت گزین ہے اور ستدار | سو بہی ہے طنز خلق سی لاچار

کہتے ہین یہہ مریگا مثل پدر | جائیگا خالی ہاتہہ چہوڑ کے زر

گوشۂ عافیت ہے کسکو نصیب | نہ بچے طنز سی خدا کی حبیب

جب خدا ہی کو جو ہے بے مانند | بے شریک اور بے زن و فرزند

سنا ہوگا چہپا ہے تجہپر کیا | عیب کیا کیا لگاتی ہین ترسا

یہان کوئی نہین کسی سی بچا | چارہ اسکا سوا صبر ہے کیا

حکایت ۴۴

جو ہے گویا تو طبل بر بادہ
متحمل کو کہتے ہین نامرد
رکھتا ہے سر مین شور مردانہ
طعنہ زن ہین جو کہتا ہی ہوا
نغز و پاکیزہ کہاتا ہی جو طعام
بے تکلف جو رہتا ہی زردار
کھینچتے ہین زبان کی تیغ اسیر
کرے ایوانمین اپنے نقش و نگار
ہو گا مجبور جو رطعنہ زنان
جو کوئی ہوتا ہے نہ دہر نورد
کیونکہ آغوش زن سی جو باہر
کہتے ہین وہ ہر دیدہ کو بھی برا
ہوتا اقبال سے اُسے حظ و بہر
خفت و خیز عرب سے اہل نظر
کہتے ہین جو کوئی ہی زن کرتا

جو ہے خاموش نقش گرمادہ
کہ یہہ وحشت سے بن گیا کیا گر
بہا گئے ہین کہ ہے یہہ دیوانہ
کہ ہے مال اورونکے لئی جوڑا
کہتے ہین اُسکو پیٹ کا ہی غلام
کیونکہ زینت ہی عاقلونکو عار
کہ یہہ بدبخت جوڑتا ہے زر
یا کری زیب تن لباس بہار
کہ بناتا ہے خود کو مثل زنان
نہ سفر کردہ کہتے ہین اُسے مرد
نہو کیا علم و فن سے ہو ماہر
کہ نہین بد نصیب اُس سے سوا
کب پھرا آ زمانہ شہر بشہر
کہتے ہین ہی زمین کو خوف و خطر
کہ پڑا گل مین آپ ہی خرسا

شخص وہ کہتی ہین سخن گوش
اہرمن ایک اور ایک سروش

اسکو ہی بند اسکو ہے نہ پسند
حرف گیری سے کب سمجھتا ہی پند

کنج تاریک جا مین جو جائے
جام گیتی نما سے کیا پائے

ان سے گو تو ہے شیر یار وباہ
زور و حیلہ سے پائیگا نہ پناہ

کنج خلوت مین بیٹھتا ہے جو
چہوڑ کر ہر کسی کی صحبت کو

اسکو کہتے ہین مکر ہے اور ریو
لوگو نسے بہاگتا ہے جیسے دیو

جو ہے آمیز گار اور خوشخو
جانتے پارسا نہین اسکو

کرتے ہین اہل زر کی بد گوئی
ایسا فرعون ہنین سنا کوئی

مرد درویش جو سہے سختی
تو کہین یہہ ہی اسکی بدبختی

جو کوئی کامرانی سے ہو جدا
مغتنم جانین اور فضل خدا

کہ کہان تک یہہ سرکشی و حشم
بعد شادی ضرور ہوتا ہی غم

جو کوئی تنگدست و بے مایہ
خوش نصیبی سے پاتا ہی پایہ

دانت کین سے چباتے ہین اوپر
کہ یہہ دنیا کے دون ہی دون پر

آتا ہی کام جب درست نظر
سے کہتے ہین ہے حریص و بندۂ زر

جو کوئی ہوتا ہے عمل سے جدا
اسکو کہتے ہین نحیتہ کار و گدا

معنی مخفی ہین یہ حرف سیاہ | جیسے پردہ مین چہرہ ابر مین ماہ

نہین اوقات شعری مین ہی ملال | رکہتا ہی زیر پردہ اپنے جمال

ہین یہہ سر کلام بزم افروز | رکہتے ہین مثل تار نور و سوز

غم نہین خصم جو جلین ہمہ تن | کہ ہی اس تار یار سی جلین

گفتار اہل دنیا کے قول پر التفات نکرنے مین

ہے جہانمین جہانسے چہوٹا گر | وہ ہی جسنے جہانسے موندا در

کون جو زبان سی ہی مطلق | خواہ خود بین ہو خواہ بندہ حق

گو ملک سا ہو چرخ پر نازان | دیکہی بدزن کی ہاتہہ مین امان

کرے کوشش سے دجلہ کا پہنا | نہ کرکے بدگمان کا بد کہنا

کہتے ہین یہہ ہے زہد خشک مین ایک | اور وہ دام نان بچہاتا ہی نیک

حق پرستی سے منحرف مت ہو | چہوڑ سکو نہ پہوڑین تا تجکو

تو نہو حق پرستی سے روپیچ | خلق کو چہوڑنا نہ سمجہین ہیچ

چاہیے تجہسے خوش خدای پاک | یہہ اگر خوش نہون نہین کچہ باک

دشمن خلق حق سی کیا آگاہ | رکہتا ہی خلق سی نہ حق مین راہ

اس سے پہونچی نہین ٹہکانے پر | راہ بہولے قدم اٹہانے پر

ایک نے دیکھا ایک بدیع جمال
سوزش عشق سے بدل گیا حال

برسے آنکھوں سے اُسکے اشک الم
جیسے اردی بہشت مین شبنم

نکلا بقراط اودہر کو ہوکے سوار
پوچھا کیا یہہ پیش آگیا اسی کار

ایک بولا کہ یہہ ہے عابد و نیک
ایتک اُسنے نہین خطا کی ایک

جانب کوہ جانب صحرا
یہہ گریزان ہے لوگون سے رہتا

ایک لب سے اُسکی جا ہے نظر
گرا ہے اُسکی گل ہین یا نظر

کسی سے سنتا ہے ملامت جب
روکے کہتا ہے بس سنا مت اب

روتا ہون تب کہ نہین معذور
نہین علت سے میرا رونا دور

دل نے اس نقش کے چرایا ہے
بلکہ جسنے اسے بنایا ہے

سنکے وہ کار آزما ہے زمان
پیر دیرینہ پختہ رای زمان

بولا کہتا ہے یہہ سخن معقول
لیک ہے ہر کسی سے کہنا ہول

اور نقش اُسنے کیا بنا ئی نہین
دل جو اسکا چرا لیا ئی نہین

کیون نہین بچہ اُسکا ہوش با
دیدۂ قدرت مین خورد بالغ کیا

اہل تحقیق دیکھتے ہین اہل
ایسے جیسے بتان چمن و جنگل

ہے یہہ میرے سر ایک بیت کتاب
بہر خسارۂ دلفریب نقاب

ایک دو میل کازرون سے چلا
راہ مین ایک سنگلاخ ملا

پوچھا نام اس حصار کا کیا ہے
دیکھتا ہے بہت جو جیتا ہے

ایک نے اہل کازرون نے کہا
تنگ ترکان مگر نہین ہے سنا

سنکے یہہ بات بولا چلا کے
کہان جاتا ہے بس نجا آگے

خوف نادانی مین ہو نادان کو
پھر اگر جاؤن تنگ ترکان کو

شہوت نفس کا ہو در بند
ورنہ لت خور ہوکے ہو سر بند

کسی بندہ کی پرورش فرمائے
رعیت سے رکھہ کہ اس سے تو بر کہائے

آکبش بندہ کام دیتا ہے
تا زمین بندہ کام لیتا ہے

ہر کہین دیکھکر خط مرغوب
کر سکین کب کتاب مین مکتوب

حکایت ۱۲۰

ہو سکے کچھہ لوگ ہمنشین پسر
بنتے ہین پاک بازو پاک نظر

پوچھہ مجھسے کہ ہوتے ہین دایم
ستہ مسماط پر قایم

تخم خرما ہے اس سے نیز کو پسند
تنگ خرما پے فضل پاتی ہے بند

گاو عصار اس سے کہا ہے گہا بس
کہ پہونچتا نہین تلونکے پاس

حکایت ۱۲۱

بھول کر بھی چاہ اُس گُل کو | جسکا ہر صبح اور بلبل ہو
اُسپہ جو ہووے شمع محفل | ہو نہ پروانہ کی طرح مایل
زن آراستہ پری پیکر | طفل نوخاستہ سے ہے بہتر
مثل غنچہ دم مروت بھر | پڑہیگی پیچھے مثل گل ہنسکر
نہیں مانند طفل شوخ و شنگ | نہیں ٹوٹے جو مثل سابے سنگ
آتا ہے اسطرف سے جو نظر | اُسطرف دیکھ غول سے بدتر
نہ اُسے پایبوسی کا ہے پاس | نہ اُسے خاکساری کا ہے سپاس
کرتی سیم و مغز سے پدر و سر | پسر غیر پر رکھے جو نظر
بد کسیکے پسر پہ کر نہ نظر | کہ کہیں بد نہ نکلے تیرا پسر

حکایت ۲۹

ایک نے مجھسے یہ کلام کیا | ایک تاجر نے اک غلام لیا
لگیا تھا شب کو جانب شیب | کہ وہ سیمین ذقن تھا قلب فریب
اس پہ سیدو کو غصہ جو آیا | توڑا اسکا اُس سے جو پایا
درمیان لایا تب خدا و رسول | کہ نہیں اب پھرونگا گرد فضول
اسمین آکر ہوا سفر درپیش | سر نہاد افگار چہرہ ریش

جو نہین ہوتا لڑکے کا غمخوار — اور غمخوار ہو کے کرتے ہین خوار
رکھہ اسے ہمنشین بد سے نگاہ — مثل خود تا اسکو کرے نہ تباہ
اس مخنث سا ہو نہ کوئی تباہ — خط سے پہلے ہو جسکا چہرہ سیاہ
بہاگ گئے اس سے جسکو شرم آئے — اب مردان مخنثی سے گرئے
جب قلندر کی ساتہہ بیٹہے پسر — چاہیئے ہاتہہ دہوئے اس سے پدر
غم نہ کہا نا خلف جو مرجائے — اچہا ہے تجہسے پہلے گرجائے

حکایت ۴۷

میرے کوچہ مین شب کو دعوت تہی — مجتمع ہر طرح کی خلقت تہی
آئی کوچہ سے مطربونکی صدا — جنج پر شور ہائی و ہوئی کیا
اک پریچہرہ تہا مرا محبوب — مینے اسکو کہا کہ ای بت خوب
کیون نہین ہوتا جلسہ مین شامل — نور ہو جیسے شمع سے حاصل
سنکر اسنے کیا وہان سے خرام — ایسا کہتے ہوئی زبان سے کلام
مثل مردان نہین مجالس جب — بیٹہنا مرد و نہین ہے مردی کب

حکایت[۴۸] لڑکون کی صحبت سے احتراز کرنے مین

شاہد عام کرتا ہے برباد — جا کے کرزن سے اپنا گہر آباد

عمر بھر اُسکو غم مین ڈالے گا
ناز و نعمت مین تو جو پالے گا

پال اُسکو بہ زہد و عقل و کمال
پیار رکہتا ہی تو نہ پیار سے پال

کہ لڑکپن مین سختی و تعلیم
اور دے نیک و بد سے وعدہ بیم

سبب بندی کے لیے ستایش و زر
زجر و توبیخ اوستاد سے بہ

اپنے پروردہ کو سکہا کچھہ کار
مثل قارون اگرچہ ہی زردار

پہول مت مال پر جو ہی حاصل
کیا عجب ہووے ایک دن نااہل

کیسۂ سیم و زر کہائی آخر
کیسۂ پیشہ ور نہ پائے آخر

کیا خبر ہے کہ گردش کہان
کبہی پردیس مین کری حیران

پیشہ پرور دستر سے جو ہی پاتا
دست حاجت نہین وہ پہیلاتا

نہین معلوم سعدی نے کیونکر
پایا ہے ایسا درجہ برتر

نہین کاٹی ہی راہ صحرا کی
نہین ناپی ہے راہ دریا کی

مار کہائی بڑو لنے خوردی مین
ہاتہہ آئے صفا بزرگی مین

جو کوئی شخص اُٹھاتا ہی فرمان
تہوڑی دنمین چلاتا ہی فرمان

جور اُستاد جو نہین سہتا
دست دوران ہی خوش نہین رہتا

رکہے اچہی طرح سی اپنا سر
تا نہووے کسیکا دست نگر

گو نہین شوخ و تند مین یاری — سنتا ہون بر مین لگتی ہین پیاری
ہو گرفتار زن اگر کوئی — مت کر اے سعدی اسکی ہجگوئی
تو بہی کہینچیے یہی جفا کے بار — اُسے آغوش مین جو لے یکبار

حکایت ۲۵

جو زن سی تہا تنگ ایک جوان — رو کے اک پیر سے کہا یہہ بیان
بار ظلم اسکا سہتا ہون ایسے — سنگ زیرین آسیا جیسے
کہا اُسنے ہو صبر پر قادر — نہین شرمندہ ہوتا ہے صابر
شب کو بنتا ہی پاٹ اوپر کا — دن کو نیچے کا بننے مین ڈر کیا
دیکہی جس گل سے بہے خوشی بسیار — ہے روا اُسکا تو جو کہاے خار
کہاے جس پیڑ کا ہمیشہ بر — اُسکا کانٹا اگر سہے کیا ڈر

حکایت ۲۶ اولاد کی تربیت کے بیان مین

جب پسر دس برس سے اوپر ہو — غیر و محرم بیٹھنے نہ دے اُسکو
بر پنبہ نہ آگ روشن کر — کہ جلا دیگی ایک دم مین گہر
نام اپنا جو جانتا ہے بجا — اپنے لڑکے کو عقل و رای سکہا
ہوگا عقل و خرد سے گر خالی — تیرے پیچہے ہے تیرا گہر خالی

نہ سنے زن جو مرد کا کہنا ۔ مرد کو لہنگا چاہیے پہنا
وہ جو رکہتی ہے جہل و کذب و دغا ۔ زن نہین تیرے واسطے ہے بلا
کیلہ بہر جو کے ہے اگر خاین ۔ بیچے انبار کہیتونکا کے دن
اُسپر احسان خدا کا ہے کامل ۔ جس سے رہتا ہے صاف انکا دل
جب نہو زن کو عار مرد و نمین ۔ لاف مردی نہ مار ہر دو نمین
زن اگر کیسہ پر چلائے ہاتہہ ۔ چاہیے مرد کو اڑائی ہاتہہ
پیش بیگانہ چشم زن ہو کور ۔ گہر سے نکلے تو اُسکی جا ہو گور
نہ رہے زن اگر ٹہکانے پر ۔ عقل ہنستی ہے صبر لانے پر
بہاگ اُس سے ہنگ سے مت ڈر ۔ ایسے جینے سے مرنا ہے بہتر
رہے زن غیر مرد سے پنہان ۔ نہ رہے تب تو مرد و زن یکسان
ہے زن خوبرو و خوشخو یار ۔ زشت بدخو سے مانگئے زنہار
دو گرفتار تہے بدست زن ۔ کہا دو لون نے کیا ہی خوب سخن
ایک بولا کہ بد نہو کہین زن ۔ دوسرا بولا خود نہو کہین زن
زن نو ہر بہار مین اے یار ۔ گر کہ تقویم کہنہ ہے بیکار
چل تہی پا جو کفش ہووے تنگ ۔ رہ سفر مین جو گہر مین ہووے جنگ

جسکا آباد نیک زن سے ہی گھر | اسپر ایزد کو رحم کی ہے نظر
رہے مستور جو زن خوشرو | دیدے اسکے ہے بہشت مین شو
یہان اسکو خوشی ہی لایق ہے | جسکو آرام و جان موافق ہے
خوش بیان اور پارسا ہے اگر | گر نکوئی و زشتی پر نہ نظر
خوبصورت سے پارسائی خوب | پارسائی چھپائے ساری عیوب
دست شوہر سے وہ جو سرکہ کہائے | کہائے خوش ہو کی جیسے حلوہ کہائے
نہ کہ حلوہ کو کہائے وہ ایسے | ترشرو ہو کے سرکہ کو جیسے
چہوڑ تو خوشروئی زشت طینت کو | ڈہونڈہ بدروئی نیک سیرت کو
ہے زن نیک خواہ راحت جان | زن بد سے پناہ دے یزدان
ہم نفس زاغ کے جو طوطی ہو | مخلصی مغتنم ہو طوطی کو
چہوڑ کر ہو سفر مین آوارہ | ورنہ رہ گہر مین بنکے بیچارہ
قید خانہ مین قاضی کے بہتر | دیکھے گہر مین گرہ جو ابرو پر
عید سے کم نہین سفر اسکو | جنکی گہروالی ہوتی ہے بدخو
در شادی کر اس سرا کا بند | جس سے آواز زن کی آئے بلند
جائے باہر تو کر سرائے زن | ورنہ خود بیٹہہ گہر بجائے زن

اچھا ہے آدمی بصدق و نیاز
تیرا سر سبز چاہیں عمر دراز

مغتنم جانینگے عوام دعا
کہ ہے جوشن وہ پیش تیر بلا

خوش ہوا شاہ سنکے یہہ جو کہا
گل نو آسکا نازکی سے کہلا

رکہتا تہا جسقدر وہ قدر مکان
کیا افزونی پر وہ قدر مکان

دیکہا غماز سانہ سرگشتہ
اس سے بڑہکر نہ بخت برگشتہ

اپنی نادانی سے وہ تیرہ رای
مفت دو دوستونمین رنجش لای

وہ تو پہر خوش کرینگے اپنا دل
پر رہیگا وہ کور بخت خجل

کرکے دو تن مین آتش افروزی
بیوقوفی ہے خویشتن سوزی

ذوق خلوت سے سعدی ہی کیون عیان
دونو عالم سے ہی کشیدہ زبان

کہہ جو کچہہ جانتا ہی فائم مند
گرچہ آئے نہین کسیکو پسند

آپ کل کہائیگا پشیمانی
بات اچھی تہی کیون نہین مانی

حکایت ۲۷

زن نیک و جمیل و فرمان بر
فوق شوہر کو دیوے سلطان پر

نوبت پنجگانہ رکہہ در پر
یار دمساز ہو اگر در بر

غم نہ کہا کہاتا ہے جو غم دن بہر
شب کو ہی غمگسار اگر در بر

حکایت ۲۳

فریدون کا دور میں دستور — چاہیئے جیسا عقل میں مشہور

چلے کرتا تھا حکم حق کا خیال — پھر اٹھاتا تھا بادشہ کا مال

عامل سفلہ دیوی خلق کو رنج — کہ ہی تدبیر ملک و کثرت گنج

جانب حق اگر نگاہ نہیں — دست شہ سے بھی ہے پناہ نہیں

ایک نے جا کے پیش شاہ زمان — کہا حاصل ہو عیش و کام جہان

عرض کہ ہی بے غرض یہہ بندہ مرا — خفیہ دشمن ہے یہہ وزیر ترا

کوئی لشکر میں ہے نہ خاص و عام — سیم و زر جسنے پایا اس سے نہ دام

شرط یہہ ہی کہ بادشہ مری جب — کریں واپس وہ سیم و زر اب تب

جانیگا جلد تیرا امر ما لبس — تا ملے اسکا سیم و زر واپس

سوپ دیتو تاج و تخت پناہ — بارے کی شاہ نے غضب سے نگاہ

کر نظر آکے دوست کی صورت — کیون بنا دلمین خصم کی مورت

وہ زمین بوس پیش تخت ہوا — کر مجھے پوچھتا ہے کہنا رو

چاہتا ہوں نہیں ایسا اسی فی جاہ — ساری خلقت ہو تیری نیکو خو

وعدہ سیم و زر ہے تیری مفات — چاہینگے سب تری زیادہ ح

دشت سے ایک چور نے آکر — دیکھا جو شہر سیستان جا کر
ایک بقال کو سے کھانا لیا — اور جو کچھہ ضرور جانا لیا
جون ہی اسنے چورائی آدھی ٹنگ — وون ہی اُس سنگدل نے ماری بانگ
ایسجد اشب وون کو آگہین ڈال — سیستانی ہین یہ نمین سارتی مال

حکایت ۲۲

ایک نے پوچھا ایک صوفی سے — سُنا اُسنے جو کچھہ کہا تجھ سے
بولا خاموش رہ مجھے نہ سنا — قول دشمن نہین سنا ہی بھلا
وہ جو پہنچاتے ہین عدو کا پیام — ہین زیادہ عدو عدو سے مدام
کوئی لاتا نہین پیام عدو — لیک وہ جو ہی یار کام عدو
سخت ایسا نہ کہہ سکے دشمن — سنکے جو تھہرتھرائی میرا بدن
تو بتر ہے کہ ہے عدو کہتا — تجھ سے سو تو ہے روبرو کہتا
ساعی تازہ کرے ستیز قدیم — کرے برہم مزاج مرد سلیم
ہے حذر ایسے ہمنشین سے نکو — جو جگاتا ہے سوتے فتنہ کو
پا بزنجیر چاہ کے اندر — فتنہ بیدار سانپ سے بہتر
درمیان دو کے جنگ ہی آتش — چغل بد نصیب ہیزم کش

ب سمجھتے ہین سارے دانشور
اچھی ہوتی ہے طاعت مادر

ب فیقون سے کوئی ہو حجاب
تب فیقون کو ہی نہین واجب

ال اُنکا بطور باطل کہا ہین
نام اُسکا بدی سے لب پر لائین

غیر کو بد بتائے جو کوئی
اس سے مت چاہ کچھ نکو گوئی

کہے گا پیچھے وہ تجھی ایسا
کہا آگے ترے اسے جیسا

میرے نزدیک وہ ہی عاقل ہر
جو ہی مشغول خویش و غافل شہر

حکایت ۲۰

کہتے ہین تین کی روا غیبت
پر نہین ہیچ تیہے کے بجا غیبت

ایک اُنہین شہ ملامت خواہ
جو نہین لوگونکا سلامت خواہ

ہے بجا اُسکی جو سنائین خبر
تا کہ لوگون کو اُس سے ہووی حذر

دوسرا ایسا کہ اپنا عیب
آپ کہتا ہی تو بھی کہہ کیا عیب

اُسکی غیبت مین کچھ نہین ہے گناہ
خود بُرا چاہتا ہی دیکھ کے چاہ

تیسرا وہ جو تولتا ہے کم
اور سچ منہہ سے بولتا ہے کم

جو بدی اُسکی جانے تو نہ چھپا
نہ چھپانے مین فائدہ ہی سوا

حکایت ۲۱

تیری آگے جو لین کسی کا نام
سے لے نہ نیکو صفات و نیکی تام

لوگون کو سچ کہے گا تو جو مدام
مت سمجھ لینگے نیکی ہی ترا نام

میرے پیچھے کرا ایسا میرا بیان
کہ مرے آگے بند ہو نہ وہان

ہے اگر شرم دیدہ ناظر
ہے خداوند غیب دان حاضر

کیون نہین آپ سے تو پاتا ہی شرم
کہ نہین اس سے مجھ سے کہتا ہی شرم

حکایت غیبت کی برائی مین

چند عارف جو تھی درست قدم
ایک گوشہ مین بیٹھی ملکے بہم

کیا غیبت کا ایک نے آغاز
ایک نے ذکر کا کیا در باز

ایک نے پوچھا ای پریشان ننگ
کہ کبھی کی ہی تو نے سیر فرنگ

کہا اسنے کہ آجتک کسی جا
گھر سے باہر نہین کہین ہے پا

سنکے بولا وہ مرد صادق دم
تجھسا برگشتہ بخت دیکھا ہی کم

کیونکہ ہی تجھسے کافرونکو امان
اور مسلمان مین زیر تیغ زبان

حکایت ۱۹

مست مرغر کی بات سنکے عجب
اب تلک چاٹتے ہین دانت سے لب

جو کبھی مین کہون بد مردم
نکہون کچھ سوائے غیبت ام

...رش حال یہہ چہپا نرہا	کہا صبا نظر سے اسنے کہا
...ار شوریدہ کی نہ کر غیبت	نہیں طیبت سی خوبتر غیبت

حکایت ۱۷

ہوئی روزہ کی میری دلکو چاہ	جب نہ تہا راست و چپ سے بہی گاہ
لگا سکہلانے مجکو عابد ایک	ہاتہہ منہ دہونے کا طریقہ نیک
پہلے بسم اللہ کہہ کہ ہی سنت	ہاتہہ دہو پیچہے پہلے کر نیت
دہو کے منہ تین بار بینی دہو	کہجا بصر سے پہر تو ٹہنے کو
دانت سبابہ سی کر اگلے پاک	نہین جائز ہے دن ڈہلے مسواک
تین مشت آب اپنے منہ پر ڈال	تا ذقن اگتی ہین جہان سی بال
دونو ہاتہہ اپنے کہنیون تک دہو	ذکر و تسبیح پڑہ جو ازبر ہو
بعد ازان مسح فرق و غسل و پا	ہے یہی ختم کر بنام خدا
کوئی اسبات مین نہین مجہا	دیکہہ یہہ بیہودہ ہوا بد پا
سنکے یہہ بات وہ خدائے قدیم	ہوا برہم کہ ای خبیث رجیم
نہین مسواک روزہ مین ہے روا	مردم مردہ کہانا کب ہے بجا
پہلے ناگفتنی سے دہو یہہ زبان	پیچہے ناخوردنی سے دہو یہہ د...

سنتی ہی یہہ وہ پیشواے ادب — بولا تندی سے یہہ بات عجب
حاسدی یار سے ہے نامرغوب — پہر سمجہتا ہی کیسی غیبت خوب
وہ جو اُس وہ سی جاے دوزخ مین — جا تو اِس وہ سی پاے دوزخ مین

حکایت ١٥

حق حجاج مین کسی نے کہا — کہ ہے خون ریز تیغ جور و جفا
نہین ڈرتا ہی آہ خلقت سے — اے خدا اُس سے داد خلقت لے
اِس جہاندیدہ پیر نے اُسکو — دیا پیرانہ وار پند انکو
دینگے اُسکو سزاے جور و جفا — اور اور ونکو دشمنی کی سزا
تو نہ رکہہ اُسکے حال و چال سے کام — خود سزا دیگی گردش ایام
اُسکی بیدادی سی نہین پر غم — تیری غیبت سے بہی نہین خرم
اسکو دوزخ مین لیجاتے ہین گناہ — کرتا ہی عمر بہر جو نامہ سیاہ
اور غیبت سے جاتے ہین ہمراہ — تا کہ دوزخ مین اُسکی ہون ہمگاہ

حکایت ١٦

کہتے ہین ایک پارسا نے کبہی — ایک لڑکی سی بیٹھے مین کی ہنسی
دوسرے پارسا سے خلوت دوست — اُسکا غیبت سے پہاڑنے لگے پوست

...ے خویش بینی سی باز آ — دوسرے عیب چینی سے باز آ

حکایت ۱۲

کہو لا غیبت کا ایک نیکو جو یہان — بولا دانندہ بلند مکان

بدی اور نیکی مت سنا مجکو — بدگمان اپنا مت بنا مجکو

...کنت اُسکی کچھ گہٹیگی نہین — نہ تیری قدر و شان بہر ہیگی کہین

حکایت ۱۳

ایک بولا کہ وزری سی غیبت — نیک تر ہی تو سمجہا مین طبیعت

مینے اُسکو کہا کہ ای نادان — تیری یہہ بات سُنکے ہون حیران

دیکہا نا راستی مین کیا بہتر — مرتبہ دیتا ہے جو غیبت پر

ہان کہا چور کرلے ہین جرأت — پیٹ بہرتے ہین باعث ہمت

کیا ہی غیبت سے بہتر و خواہان — بے سبب کرتا ہی سیہ دیوان

حکایت ۱۴

تہا نظامیہ مین مرا ادرار — رکہتا تہا وعظ و بحث کرنیکا ...

کہا اُستاد کو کہ مجہسے فلان — رکہتا ہی بغض حاسدانہ عیان

کہتا ہون معنی درست حدیث — جلتا ہی اوسکا اندرون خبیث

ہوا تیار دوش پر لایا
شہر یون کو خروش بر لایا

ایک کہتا تہا دیکہو یہہ درویش
رکہتا ہی کیسا زہد و طاعت کیش

دیکہو ان صوفیونکو پیکی شراب
کرتے ہین فی لق صوفیانہ خراب

کررہے تہی یکدگر اشارہ بست
کہہ یہہ آدہا ہی وہ ہی پورا مست

جور دشمن سے تیغ گردن پر
شفقت خاص و عام سی بہتر

سہکے تکلیف و رنج و غم دن بہر
اُسکو پہنچایا جس جگہہ تہا گہر

رات بہر فکر سے نہین سویا
ہوا داؤد صبحدم گویا

کوچہ مین مت کسیکی لے عزت
تا ہو شہر مین تو بے عزت

حکایت کسیکا عیب نہ دیکہنے مین

ای جوان مرد با تمیز و خرد
کہہ کسی نیک و بد کی حق مین بد

کیونکہ کرتا ہے بد کو اپنا عدو
نیک ہے تو نہ نیک کرتا ہے تو

جو کسیکو کوئی بتاتا ہے بد
مت سمجہہ آپکو جتاتا ہے بد

فعل کو اُسکے ہی ضرور بیان
فعل اُسکا ہی بد ضرور عیان

اورونکو تو بتاتا ہی جب بد
مین تجہی کو سمجہتا ہون تب بد

پیر و مرشد مری شہاب الدین
کر گئے دو نصیحتین تلقین

بعد چندے جو پھر ہوے دو چار | پوچھا مین کون ہون کہا زنہار
تیرے ہاتھون سے مین ہوا تائب | پھر پھرونگا نہ گرد نا واجب
کام ایسا کبھی نہ صادر ہو | پھر پشیمانی جس سے ظاہر ہو
مینے اس بات سے نصیحت لی | بھولا جو بات تھی فضیحت کی
ہے اگر تجھہ مین فہم و دانش و ہوش | بول سعدی سا ورنہ رہ خاموش

حکایت ستر پوشی کی بزرگی مین

پیش دانا وہ ایک ہو کے کھڑا | بولا دیکھا وہ صوفی مست پڑا
قے سے تر جسم و سر کا پیراہن | اور گئے بہت سے پیرامن
سنی یہہ بات اُسکی اُسنے جب | ہوا ابرو کشیدہ اوس سے تب
بولا اُس سے کہ ای شفیق رفیق | چاہیے آج ہو رفیق شفیق
جا اُسی ایسی جای بد سے لا | پاس کہہ خرقہ و شریعت کا
پشت پر لا اُسے کہ مست ہین | ہاتھہ مین اختیار رکھتے نہین
مستمع بگڑا یہہ سخن سنکر | فکر مین ڈوبا جیسے گل مین خر
نہ تھی طاقت کہ پھیرے حکم سے سر | نہ تھی رغبت کہ لائے کاندہے پر
متفکر ہوا نہ تہا درمان | نہ تہا بہتر نہ ماننا فرمان

ایسا بر مین آ سے دبایا ہتا
گویا دن رات مین سمایا تہا

امر معروف سے ہوا برہم
نار بی شرمی سے نہ ٹہر کا کم

بیش و پس سے اٹہائی چوب و سنگ
کہا ای شوخ بے حیا بے ننگ

اتنی گالی زبان پر لایا
فرق دنرات کا نظر آیا

باغ نکلا سیہ سحاب پہٹا
بیضہ چمکا سیہ غراب ہٹا

دیو لاحول پڑہنے سے بہاگا
روکا اوس ماہ نے مرا آگا

کاہی مکری فریب سجادہ
دین سے دنیا خری پر آمادہ

ایک مدت سے اسپہ تہی مایل
جان کو آشفتگی سی تہی حاصل

اب جو یہہ لقمہ مینے پختہ کیا
تو نے منہہ سے مرے نکال لیا

رو کی کہتی تہی ہای رے قسمت
اٹہہ گئی ساری حسرت و شفقت

ایسا کوئی نہین ہا ہی جوان
داد اس پیر سے جو لیوے یہان

شرم آئی نہین ہے پیر ہوا
غیر محرم کا دستگیر ہوا

ایسے دامن کو پکڑے ہی ولی ہتی
میری گردن نہ اونچی ہوتی تہی

سیسا جامہ سے نکل بہاگا
دل کو جو خوف پیر و برنا تہا

چہوڑ کر بہاگا اپنا جامہ تن
وہ تہا بہتر نہ ملین بست زن

حکایت ۷

بزم ترکان مین ایک رند نے جو — توڑا مطرب کے چنگ اور دف کو

ز کو ان نے چنگ سا پکڑ کر مو — کھینچا اور مارا مثل دف بر رو

رات بھر درد سے نہین سویا — صبحدم پیر یون ہوا گویا

مثل دف جو نہ ریش و ہو بسند — رہ سر انداز چنگ کی مانند

تمثیل ۸

پڑی دو کس میان شور رش چنگ — جہان چلتی تھی کفش اور تھی سنگ

ایک نے دیکھا فتنہ دور ہوا — دوسرا اٹھ کر افرق چور ہوا

خوش نشستن عار سا ہی کوئی کہان — چاہتا ہے نہ نیک و زشت کسان

چشم ہے دیکھنے کو سننے کو گوش — بولنے کو دہن ہے دل بے ہوش

تا کہ پہچانے تو نشیب و فراز — رکھے ہے ہی کو تو وہ ہی دراز

حکایت کسی کے حال سے تعرض نکرنے مین

کہتا تہا ایک پیر ہوش پسند — ہین سخنہای پیر گوش پسند

جب گیا ہند کو تو بر سر راہ — شب یلدا سا دیکھا ایک سیاہ

دختر ماہ رو بغل مین لئے — اپنے دندان لبون پر اسکی دئے

کہا کسے سے گند کہتا یہہ ہے زر | کیا ضرورت محک کریگی خبر

کہین یہہ عیب جو ہزار کہین | سعدی ہی امیزگار اہل نہین

پوستین ہی اپہار ین جا ہین جہان | ہمنہالی کرون نہین یہہ توان

حکایت عضد الدولہ دیلمی کی

پسر نیک جو ہوا رنجور | صبر دل سے ہوا عضد مہجور

ایک نے اسکو کی نصیحت تب | بند سے چہوڑ مرغ وحشی سب

توڑ ہی مرغان صبح خوانکی قفس | کون بیٹھا ہی توڑ بن حبس

لیک بستان سرا کے در پہ رکہی | خوش نوا ایک بلبل سحری

صبحدم لڑکا باغ مین آیا | نہ کوئی مرغ اُس سوا پایا

بولا ای عندلیب خوش الحان | تیری آواز سی ہی یہہ زندان

نہین بولا نہین کسیکو کار | پر جو بولا ہی بلبل گرفتار

روکی سعدی کچہہ نوان زبان | کچہہ نہ ہتا اسکو خوف طعنہ زنان

راحت دلسی ہی جو ہی مسرور | صحبت خلق سی جو ہی بس دور

خلق کا عیب تو نہ کر افشا | خلق سے اپنے عیب پر دل لا

کہین باطل اگر خموشی کر | دیکہی بے ستر چشم پوشی کر

جو ہی عالم نے اپنا رعب گھٹا — جو ہی عامی نہ اپنا عیب دکھا
جلد اپنا ضمیر دل نہ دکھا — جب کبھی چاہیگا دکھا سکیگا
لیک جب راز دل ہوا ظاہر — ہو سکیگا نہ جہد سے ساتر
سر سلطان قلم چھپاتا ہے — بعد سر کٹنے کے چھپاتا ہے
وحشی خاموش ہے بشر گویا — وحشی اچھا ہے یا وہ گر گویا
بول مردم کیطرح رکھکر ہوش — یا بہایم کیطرح رہ خاموش
نطق سے آدمی ہوا مشہور — بول طوطی سا جہل سے رہ دور

حکایت ۵

ایک نے جنگ میں دی گالی جو — پھاڑا اسکے وہیں گریبان کو
سنکے سہتا وہ زار اور نالان — اک جہاندیدہ بولا ای نادان
غنچہ سا رکھنا بند اپنا دہان — پیرہن تیرا گل سا پھٹتا کہاں
جو تو بکتا ہی ہیچ بیہودہ — جیسے طنبور باد کا تو وہ
نہیں دیکھا کہ ایک جو ہی زبان — آپ سنتے ہو وہ ایک دم میں نہان
آدمی کہتا ہی جو علم و ہنر — وہ ندی آپ سنیگے اپنی خبر
مشک خالص جو کہتا ہی خوشبو — آپ دیگا کیون بتاتا ہی تو

رخش کو کہولے ایک طفل صغیر | لاکہہ رستم بہی کرسکین نہ اسیر
شوخی ناداں سے خوب سن لی کہا | بول دانش سے یا نہ بول زرا
بول مت وہ جو بر ملا آ کے | تیرے اوپر کہین بلا آئے

حکایت جاہل کی سلامتی سکوت مین

ایک خوش خلق کہنہ جامہ پوش | کچہہ دنون تک تہا مصر مین خاموش
دور نزدیک واسطے طالب نور | آئے پروانہ وار اسکے حضور
ہوا اک رات دلمین فکر کنان | کہ ہی پوشیدہ مرد زیر زبان
رہونگا مین جو اسطرح خاموش | کون سمجہیگا مجکو صاحب ہوش
بولتے ہی ہوا یہہ سبکو عیان | ویسا نادان نہین تہا اور وہان
آنا جانا سبہون نے چہوڑ دیا | رشتۂ اعتقاد توڑ دیا
تب وہانسے چلا گیا اٹہہ کر | لکہہ کے یہہ بات طاق مسجد پر
دیکہتا آئینہ مین خود کو ذرا | پہٹتا نادانی سے نہ پردہ مرا
ایسا زشت اور خود کو سمجہا خوب | اسلئے رہ سکا نہین محجوب
تیز آواز ہوتا ہے کم گو | بول کر تو نہ اپنی رونق کہو
خامشی تیری واسطے ہی وقار | حق نا اہل مین ہے پردہ دار

اسلئے دانا رو کہتے ہین ہان
دیکھتے ہین بچشم خویش عیان
شمع کو بہی زبان جلاتی ہے
آدمی کو کہان بچاتی ہے

حکایت بہید چہپانے مین

راز اپنا کیا کسی نے بیان
خادمون سے کہیہ ہووی عیان
سال بہر مین زبان پر آیا
ایک دشمن جہان پر چہایا
کہا جلاد کو کر دیر نکر
کاٹ ان سبکے تیغ تیز سی سر
ایک نے عرض کر کی چاہی پناہ
ہمکو مت مار یہ ہی تیرا گناہ
جب تلک چشمہ تہا نہ روکا سر
سود کیا سیل کرکے روکا گر
راز اپنا نکر کسی پر فاش
ورنہ ہوویگا سر کسی کی فاش
سونپ گنجور کو جواہر پر
حفظ راز آپ اپنی خاطر کر
تیرا ہے جب تلک نہ راز کہا
کہہ چکا پہر نہ تیرا راز رہا
راز تیرا ہے دیو کی مانند
تیری چاہ عمیق دل مین بند
آنے مت دے زبان کی اوپر
پہر نہین چڑہنیکا ہے قابو پر
دیو کو چہوڑ سکتے ہین یکبار
روکنا دیو سے ہی پہر دشوار
جانتا ہی کہ دیو جاتا ہی جب
پڑہے لاحول اولٹا آتا ہی کب

گفتار خاموشی کی فضیلت اور کم گوئی کی حلاوت مین

کوہ سا طور سے ہے جو پابرجا / پای شوکت ہی تو سما برجا

روک اپنی زبان تو ای ناداں / بیزبان پر نہین ہی کچہ تاوان

کہولتی ہین گہر شناس سخن / سیپی سا موتی کی لیتی ہی دہن

گوش بسیار گو نہین رکہتا / خبر خموشی کی سن نہین سکتا

تو ہی جو بولتا رہے ہر بار / کب پسند آئی اوروں کی گفتار

دے نہ پاسخ کبہی بغیر سوال / تیر بے پہینکے کاٹنا ہی محال

قول کر بات کو جو بولتے ہین / انسے بہتر جو چپکے تولتے ہین

نفس انسان مین ہی کلام کمال / لا نہ کہکر کلام اسمین زوال

کم سخن ہوتا ہی کبہی نہ خجل / مشک جو بہر بہلا نہ تودۂ گل

یک دہ چند مثل جاہل کے / بول یکچند مثل عاقل کے

مار سو تیر سے گئے بیکار / ایک ہی مار لیک سیدہا مار

کسلئے بولے ایسا خفیہ مرد / فاش ہووی تو ہووی چہرہ زرد

پیش دیوار کر نہ بد گوئی / پس دیوار سن نہ لی کوئی

دل ترا راز کا ہی شہر پناہ / دیکہہ ڈرتا نہ راز پائے راہ

ذکر ایسی وصلاح کرتا ہون
فکر خوبی و فلاح کرتا ہون

دشمن نفس سے ہے ہم خانہ
کرتا ہے فکر جنگ بیگانہ

پہیرے منکر سے نفس کی جو زمام
کیا ہے پہر اسکے آگے رستم و سام

تجہے دشمن سے کون ڈرتا ہے
آپکو ہی نہ زیر کرتا ہے

چوب سے مثل طفل آپکو مار
لوگون پر کیون چلاتا ہے ہتیار

جسم ہے شہر نیک و بد سے بہرا
تو ہے سلطان خرد وزیر ترا

اسمین جو ہین کینہ و جہلا
کرتے ہین کاروبار حرص و ہوا

نیک نامان خرد مین ہین بدو رضا
رہزن کیسہ بر ہین حرص و ہوا

ہو وہی سلطان جو جہبان بدان
عیش و آرام نیکون کو ہو کہان

بغض شہوت حسد طمع مین عیان
تجہہ مین جو ان خوبیون گو نہین جسم مین جان

تربیت پاینگے یہہ تجہسے اگر
حلم و تدبیر سے پہر آئینگے سر

لائین حرص و ہوا نہ تاب ستیز
جہان سپر پنجۂ خرد سے ہے تیز

نہین دیکہا شہر سارق و خس
شب کو پہرتے نہین پہر جو عسس

نہ عدو پر کرے سیاست جو
نہ عدو سے رکہے سیاست کو

اس بیان مین سے اتنا ہے وافی
بیش عاقل سے اتنا ہی کافی

چہوڑ پروانہ وار اسکا خیال — بجہہ گیا اسکا اب چراغ جمال
سنکر اسنی دیا جواب درست — عہد تر دامنونکا ہوتا ہے سست
چاہئے لڑکا خوش منش خوشرو — جہل سے باپ گو تر لٹے مو
کیونکہ رکہتا ہون اسکی روی پیار — نہین رکہتا ہون اسکی موسی کار
غم نہ کہار رکہتا ہی جو نیکو رو — پہر نکلتے ہین کٹے ہین جو مو
رزندیو سے ہمیشہ خوشتر — کبہی بے برگ ہو کبہی بے بر
اچہے خور سے حجاب مین جائین — حاسد اخگر سی آب مین جائین
ہووی خورشید ابر سے ظاہر — ہووی اخگر نہ آب سے باہر
رکہہ نہ پیری مین اپنا دل قایم — آب حیوان اسی مین ہے دایم
پایا جنبش سے دہر نے آرام — سعد ہی سیاحی سے ہوا پا کام
فکر ناکامی سے نہو دل سوز — یہہ شب حاملہ جنے گی روز

ساتوان باب تربیت مین

حکایت ۱

نہ حکایت ہی سپہ و میدان کی — نہ روایت ہی گوی چوگان کی

گازر سے کرتا ہی جو خوردہ زر
ڈھونڈھتے ہین چراغ لیکے بشر

آبگینہ نکالین پتھر سے
زنگ کو چھیلین آئینہ پر سے

چاہیئے نیک کہینی اپنی چہال
آتا جاتا ہی رہتا ہی زر و مال

حکایت دشواری کے بعد آسانی ہونے مین

کہتے تہی ایسا سیر عذب بیان
رہتا تہا ایک پیر کہنہ یہان

اگلے شاہونکے حال سے ماہر
اور دوران عمر سے حاضر

اُس کہن پیر کو تہا ایک پسر
شہر مین جسکی خوبیونکی خبر

تہی زنخدان عجیب تقلیب غریب
نہین دیکہا ہی سرو پر کبہی سیب

تہا جو مردم خراشی مین چالاک
سر تراشی مین ہتا تہا بیباک

پیر کو تہ امید سے اُس کا
کیا مو سے سر ید موسی

آہن سنگ زار تیز زبان
ہوا اُس مہ کا عیب جو عیان

اسکی خوبی سے کم کیے جو بال
رکہا سر اسکا بیت مین فی الحال

چنگ سا سرنگون تہا اُسکا سر
مونڈی سر کے روبرو آکر

ایک کا آگیا تہا دل پہ اسیر
چشم دلبند سا ہوا مضطر

ایک بولا سہی ہی رنج و ملال
اب نہ رکہہ دلمین اسطرح کا خیال

چهوڑ پروانه وار اسکا خیال | بجهہ گیا اسکا اب چراغ جمال
سنکر اسنی دیا جواب درست | عہد تردامنونکا ہوتا ہے سست
چاہیے لڑکا خوش منش خوش رو | جہل سے باپ گو رلے تنے ہو
کیونکہ رکہتا ہون اسکی روسی پیار | نہین رکہتا ہون اسکی ہوسی کار
غم نہ کہار کہتا ہی جو نیکو رو | پہر نکلتی ہین گہٹتے ہین جو ہو
رزند یوسے ہمیشہ خوشتر | کبہی بے برگ ہو کبہی سے بر
اچہی خور سے حجاب مین جائین | حاسد اخگر سی آب مین جائین
ہووی خورشید ابر سے ظاہر | ہووی اخگر نہ آب سے باہر
رکہہ نہ بیری مین اپنا دل اقلیم | آب حیوان اسی مین ہے دایم
پایا جنبش سے وہ نہ آرام | سعدی شیاحی سے ہوا باکام
فکر ناکامی سے نہو دل سوز | یہہ شب حاملہ جنی گی روز

ساتوان باب تربیت مین

حکایت ۱

نہ حکایت ہی اسپ و میدان کی | نہ روایت ہی گوی چوگان کی

گاز سے کرتا ہی جو خوردہ زر ۔ ڈھونڈھتے ہین چراغ لیکی بشر
آبگینہ نکالین پتہر سے ۔ زنگ کو چھیلین آئینہ پر سے
چاہیے نیک کہنا ہی خیال ۔ آتا جاتا ہی رہتا ہی زر و مال

حکایت دشواری کے بعد آسانی ہونے مین

کہتے تھی ایسا پیر عذب بیان ۔ رہتا تہا ایک پیر کہنہ یہان
اگلے شاہونکے حال سے ماہر ۔ اور دوران عمر سے حاضر
اُس کہن پیر کو تہا ایک پسر ۔ شہر مین جسکی خوبیونکی خبر
تھی زنخدان عجیب قلب فریب ۔ نہین دیکہا ہی سرو پر کہین سیب
تہا جو مردم حجراشی مین چالاک ۔ سر تراشی مین تہا تہا بیباک
پیر کوتہ امید لئے اُس کا ۔ کیا موسے سر یدِ موسیٰ
اُتہن سنگ ذات تیز زبان ۔ ہوا اُس مہ کا عیب جو عیان
اسکی خوبی سے کیے جو بال ۔ رکہا سر اسکا ایسے مین فی الحال
چنگ سا سر نگون تہا اُسکا سر ۔ مونڈہی سر کے روبرو آکر
ایک کا آگیا تہا دل آسیر ۔ چشم دلبند سا ہوا مضطر
ایک بولا سہی ہی رنج و ملال ۔ اب رکہہ دلمین اسطرح کا خیال

چھوڑ سروانہ وار اسکا خیال | بجھہ گیا اسکا اب چراغ جمال
سنکر اسنی دیا جواب درست | عہد تروامنوں کا ہوتا ہی سست
چاہیئے لڑکا خوش منش خوشرو | جہل سے باپ کو رلاتے ہو
کیونکہ یہ کہتا ہوں سن ای رودی پیار | نہیں یہ کہتا ہوں اسکی موسی کنار
غم نہ کہار کہتا ہی جو سنیکو رو | پھر نکلتے ہیں گھٹتے ہیں جو مہو
رزند ہو سے ہمیشہ خوشتر | کبھی بے برگ ہو کبھی سے بر
اچھے خور سے حجاب میں جائیں | حاسد اخگر سی آب میں جائیں
ہووی خورشید ابر سے ظاہر | ہووی اخگر نہ آب سے باہر
رکہہ اندہیری میں اپنا دل قایم | آب حیوان اسی میں ہی دایم
پایا جنبش سے وہرنے آرام | سعد ہی ستائی سے ہوا یا کام
فکر ناکامی سے نہ ہو دل سوز | یہہ شب حاملہ جنے گی روز

ساتواں باب تربیت میں

حکایت ۱

نہ حکایت ہی سیر و میدان کی | نہ روایت ہی گوی چوگان کی

گازر سے گرتا ہی جو خوردۂ زر | ڈہونڈہتے ہین چراغ لیکے بشر
آبگینہ نکالین پتھر سے | زنگ کو چھیلین آئینہ پر سے
چاہیے نیک کہنہ ہی خصال | آتا جاتا ہی رہتا ہی زر و مال

حکایت دشواری کے بعد آسانی ہونے مین

کہتے تہی ایسا پیر عذب بیان | رہتا تہا ایک پیر کہنہ یہان
اگلے شاہونکے حال سے ماہر | اور دوران عمر سے حاضر
اُس کہن پیر کو تہا ایک پسر | شہر مین جسکی خوبیونکی خبر
تہی زنخدان عجیب قلب فریب | نہین دیکہا ہی سرو پر کبہی سیب
تہا جو مردم حراشی مین چالاک | سر تراشی مین رہتا تہا بیباک
پیر کوتہ امید نے اُس کا | کیا موسے سر پہ موسیٰ
آہن سنگ زار تیز زبان | ہوا اُس سر کا عیب جو عیان
اسکی خوبی سے کم کیے جو بال | رکہا سر اسکا بیت مین فی الحال
چنگ سا سر نگون تہا اسکا سر | موٹری سر کے روبرو آکر
ایک کا آگیا تہا دل آسیر | چشم دلبند سا ہوا مضطر
ایک بولا سہی ہی رنج و ملال | اب نہ رکہہ دلمین اسطرح کا خیال

بھیجا اک نیکمرد کو پیغام / کچھ مدد کر ہے عجز کا ہنگام
تیر و شمشیر کا ہے مثل دعا / نہین کرتے ہین کام وقت وغا
سنکے اُسنے اُسے اب دیا / نیم نان کہا کے کیون نہ خواب کیا
جانے کیا جسکو زر کی ہیبت ہے / کنج عزلت مین گنج راحت ہے

گفتار بہروزی کی امید سے ناتوانی پر صبر کرنے مین

مرد جواد مین ہے جود کمال / کیا ہے غم جو نہین ہے مال
مت سمجھ سفلہ ہو اگر قارون / ہووے طبع لئیم دیگر گون
گو کریمون کے ہاتھ آئے نہ نان / تو بھی ہو ذات سے کرم نہ نہان
ہے سخاوت زمین دولت زرع / اصل ہوتی نہین کبھی بے فرع
جو بناتا ہے خاک سے مردم / ہے عجب مردمی کری کر گم
مال رکھ کر ہو بلندی جو / آب استادہ دیتا ہے بدبو
جہد بخشندگی کر آب وان / بنتا ہے فضل حق سے سیل وان
جاہ و دولت سے جو لئیم پڑا / شاذ و نادر ہی ہوویگا وہ کھڑا
گوہر قیمتی ہے تو تو نڈر / کہ کبھی تہ پہنچیگا فلک سے ضرر
راہ مین پڑتا ہے کلوخ اگر / کوئی کرتا نہین ہے اسپہ نظر

بولا مت پوچھہ مجھسے حال مرا | کہ ہون مرغ مین زبان سے گرا

حکایت ۱۳

ایک نے جو ستودہ عادت تھا | خانہ بنوایا اپنے قامت کا
ایک بولا کہ دسترس ہے تجھے | اس سے بہتر کہ بولا بس ہے مجھے
کیا ہی حاصل بنانے سے طارم | چھوڑ جانے کو یہہ ہی کیا کم
سیل کے راہ مین تھا نہ مکان | اس مکان کا نہین ہیگا نشان
عقلمندی سے دور ہی یہہ کام | کہ بنائے تو وسط راہ مین بام

حکایت ۱۴

ایک تھا بادشاہ عالی شکوہ | اسکی خورشید نے کی خواہش کوہ
کوئی قائمقام تھا جو نہین | سونپی اک گوشہ گیر کو وہ زمین
بانگ دولت جو گوش مین آئی | بہر نہ گوشہ مین کچھہ خوشی پائی
لگا با فوج اسپہ چڑھ جانے | لگا ہمت ورونکو گھبرانے
سوا بازو کا سخت جنگ کا تیز | جنگ جو یون اسنے چاہی ستیز
کئی دشمن تو اسنے قتل کئے | باقی آئے مقابلے کے لئے
کیا اسکو حصار مین محصور | بارش تیر و سنگ سے مجبور

اس سخن کو نہین سمجھتا نیک
ہوا قانع تو سیم سنگ ہے ایک

طفل کہتا ہی حرص سے دل مالک
اسکے آگے ہین ایک سے زر و خاک

اسکو جو ہووے شہ پرست گدا
مطلع کر گدا ہی شہ سے بھلا

ہووے درویش یکدرم سے سیر
پر فریدون ہو عجم سے سیر

پاس ملک و خزانہ کا ہے بھلا
سے ہے گدا بادشاہ نام گدا

ہی نہین جس گدا کے دل پر بند
بہتر اس شہ سے جو نہین خرسند

ہوتا ہے روستائی جیسا خوش
نہین ایوان مین شاہ ویسا خوش

بیش سیلاب خواب مین یکسان
دشت مین گرد تخت سلطان

خواہ سلطان ہو خواہ پارہ دوز
سوئین جب ہووے دونو نکی شب روز

جب تونگر کو دیکھے کبر سے مست
جا کے شکر خدا کرا ہی تہی دست

کہ نہین کہتا اسقدر طاقت
جس سے پہنچے کسیکو کچھ آفت

حکایت ۱۲

اک ربا خوار نردبان سے گرا
سے کہتے مین جلد اس جہانسے پھرا

لڑکا کچھ روز دون غم اٹھانی لگا
پھر حریفو تمہین آنی جانی لگا

بار ہی دیکھا خواب مین پوچھا
کیسے اپنے حساب سے چھوٹا

تھے محافظ غلام تیر فگن ۔ کیا تیرون سے زخمی اسکا بدن
تن سے خون جاری تھا گریزان تھی ۔ کہتی تھی خوف سے پریشان تھی
بچی اس تیر زنکے ہاتھہ سے جان ۔ تو ہون مین اور پیرزن کا مکان
نوش نیش سے ہے زیادہ تر ۔ اپنی دو شاب پر قناعت کر
نہین اس بندہ سے خدا راضی ۔ جو نہ مقسوم سے ہوا راضی

حکایت عورت عالی ہمت اور مرد کوتاہ نظر کی

ایک لڑکے کے نکلے تھے دندان ۔ باپ تھا فکرمندی سے حیران
کہ کہلاؤن آہ کہان سے نان ۔ بیوفائی ہے چھوڑنا بے نان
اُسنے جورو سے جب کہا ایسا ۔ دیکھہ جورو نے تب کہا کیسا
ڈر نہ اس بات سے کہ جان دیگا ۔ جسنے جان دی ہے وہ ہی نان دیگا
روزی دے سکتا ہے وہ صاحب زور ۔ کیون عبث کرتا ہے یہہ گریہ و شور
بچہ جسنے شکم مین پالا ہے ۔ عمر و روزی کا دینے والا ہے
پالتا ہے جو بندہ لیتا ہے ۔ کیون نہ پالے جو جان دیتا ہے
تجھکو تکیہ نہین ہے واہب پر ۔ جیسے بندہ کو اپنے صاحب پر
دست ابدال مین سنا ہے نہین ۔ ہوا کرتا تھا سنگ سیم سمین

زیب تن کرکے چومی ارض وہان — بولا احسنت ای خدیو زمان
خوب ہے یہہ لباس شاہ ختن — خوب تر ہی مرا لباس کہن
جو ہے آزاد تو زمین پر سو — نہ زمین بوس بہر قالین ہو

حکایت ۹

ایک کو جز پیاز تہا نہ ادام — نہ تہا کچہہ برگ و ساز مثل عوام
ایک بیہودہ گو ہوا گویا — خوان نعما سے مل سکے سولا
مانگنے مین نہ کیجو شرم ذرا — کہ ہے مقطوع روزی شرم بہرا
آستین چڑہا کے پہنچا وہان — پہاڑ کر کپڑے اسکا توڑا دہان
کہتے ہین کہتا تہا وہ روکر خوش — ای نفس خود کیا ہی مت ہو ترش
ہے بلا جو مدام بندے سے آز — اب وہ ہی گہر وہ ہی نان پیاز
اپنی محنت کی جیسے نان جوین — ہی نہ اوروں کی نان میدہ کہین
کیسا دلتنگ سوتا ہی بیہوش — خوان اغیار پر جو رکہتا ہی گوش

حکایت پیرزن کی بلی کی

ایک بڑہیا کی ایک بلی تہی — صورت نیستی جبلی تہی
گئی جہان سرا ے شاہی مین — وہان جا کر پڑی تباہی مین

ایک نے پوچھا دو تو نشان | دونو دنیا خرچی تو نے کہان
ایک سے پست کا نکالا مزا | دوسرے سے شکم کا خون سجا
نہ رہا مجکو عقل و ہوش ذرا | وہ ہوئی خالی اور یہہ نہ بھرا
سر سری یا لطیف ہو کے غذا | دیر سے کہانے مین ملیگا مزا
لائے بالین پہ سر نہ دانشمند | تا نہ خواب اسکو لائے زہر گزند
جو مجال سخن نہو تو نہ کہہ | نہو میدان کہہ اپنی گو کو نگہہ
تو لئے بات اور رکہئے قدم | کبہی اندازہ سے نہ بیش نہ کم

حکایت ۷

عیشکر ایک طبقری مین لئے | پہرا ہر سمت مشتری کے لئے
بولا اک نیشکر دے پیہہ لے | ہاتہہ آئے تب اسکی قیمت دے
اس خرد مند نے جواب دیا | جانتے اپنے دلبر کو لکہا
ہو سکیگا نہ صبر مجہسے تجہے | نیشکر سے اگرچہ ہوئے مجہے
کچہہ نہی شیرینی رکہتی ہی دہن نے | جو تقاضا ہی تلخ سے در لئے

حکایت ۸

اک امیر خشن نے بہیجا لباس | ایک روشن ضمیر پیر کے پاس

بیشتر دیکھا ہی شکم بندہ — رہتا ہی خوار اور شرمندہ
اسلئے تو شکم سوا مت بہر — دل کی تنگی سے اسکی ہی بہتر

حکایت بہت کہانیوالے کی خواری مین

شہر بصرہ سے لایا ہون عجب — ایک شیرین حدیث مثل رطب
خرقہ راستان سی ہم کئے تن — پہنچی جس جا کہجور کا تہا بن
ہم مین تہا اک خورندہ بسیار — اپنی بسیار خواری سی تہا خوار
چیڑہا اک پیڑ پر کر کے سکر — گرا اوپر سے نیچے اوندہی سر
نہین کہا سکتے بار و بار کہجور — مر گیا کہا کے بد شعار کہجور
کس نے مارا رئیس دیہہ نے کہا — کہا مینے ہو تو ہم یہ خفا
کہینچا اسکو شکم نے تہا سر شاخ — تنگ دل کے ہین سب شکم کی فراخ
بندی زنجیر دست و پاہین شکم — بوجہی حق کو شکم کا بندہ کم
سے سر انشکم ملخ کی مثال — مور کو چک شکم کرے پامال
جاکے حاصل کر اندرون پاک — یہہ شکم بہرنیکا نہین جز خاک

حکایت ٦

صوفی تہا بطن فرج سی لاچار — خرچی دو نو جو پاس تہی دینار

پیا چاہے اگر تو آب جو — مت گرا ہر برف آب رو
گر تنعم سے تو شکیبائی — ورنہ گرد در بد ز جبہہ سائی
جا کے کوتاہ کر یہہ دست دراز — فائدہ کیا ہی آستین دراز
جسنے نامہ لپیٹا خواہش کا — کسیکو لکھے عبد و خادم کیا
اُس ہر زم سے نکالے تجھے — نہ نکالے کوئی نکال اوسکے

حکایت ۴

ایک کوتے چر طبی کسی نے کہا — مانگ شکر فلانی شخص سے جا
بولا تلخی مرگ ہے بہتر — سننے سے جور ترش و دلیر
شکر اُسکی نہ دانا کہاتا ہی — جو تکبر سے مُنہ بناتا ہے
وہ شکر جسکا ہووے دل خواہاں — کہ گھٹے قدر جسم و نور جان
نفس امّارہ مرد کو کری خوار — مت عزیز اُسکو رکھہ جو ہی ہشیار
رکھیگا اُسکو اُسکے خاطر خواہ — دیکھیگا نامرادئے جان کاہ
جھونکیگا دمبدم تنور شکم — زور ناداری تو اُٹھائیگا غم
وقت تنگی اوڑیگا رو سے رنگ — جب فراخی مین معدہ ہوگا تنگ
مرد پر خوار اُٹھائی بار شکم — جب نہ پائے اُٹھائے بار الم

سن کے اُس نے مجھے کہا کُتّا — تھا جو یک گونہ بگڑا دل اُسکا

پھینک کر شانہ بولا یہ نادان — نہیں درکار پھر نہو سگ خوان

مت سمجھہ اپنا سر کہ کہاؤں جب — حلوہ والے کا جو اٹھاؤں تب

ای نفس تھوڑی پر قناعت کر — شاہ درویش ایک آئین نظر

کیوں ہی پیش شاہ حاجت خواہ — جھنیں کہتا شاہوں کی کچھہ چاہ

جسم یا شکم کو طبلہ بنا — اور گھر گھر کو اپنا قبلہ بنا

حکایت طامع پدر اور معترض پسری

پیش خوارزم شاہ صبح و مسا — جاتا تھا اک امیر حرص و ہوا

بار ہی دیکھا کہ وہ جھکا پیچھے — اٹھا اور پھر جھکا اٹھا نیچے

ای اب نا مجو پسر نے کہا — اک مشکل ہے پوچھتا ہوں بتا

تو بتاتا ہی قبلہ سوئے حجاز — کسلئے آج کی اودھر کو نماز

نفس امارہ کی نہ کر طاعت — اسکا قبلہ ہی اور ہر ساعت

مت ہوا ہی بہائی اسکا فرمان بر — نہیں فرمان بر اسکا ہی جان بر

اسمیں پر رہتا ہی سر قانع — دوش پر رہتا ہی سر طامع

با طمع کھوی آبرو سے وقار — کرے وہ دانہ پر دروں کو نثار

آدمی خوی سہلی کر پیشہ ۔ پھر ملک خو ہو کا کر اندیشہ

دیکہہ جو ہی چڑ پا پھیرہ بد ۔ حلم سے تیری وہ نہ پھیری سر

ہاتھہ سے تیری توڑیگا جو لگام ۔ کریگا تیرا اپنا کام تمام

آدمی ہی تو کہا نہ بیش نہ کم ۔ خم نہین تا گلو بھری جو شکم

ہی درون جای ذکر و قوت نفس ۔ تو سمجھتا ہی بھر قوت ہی بس

ذکر حق کیا ہو آز کا انبار ۔ نرکہی جب نفس کو جای قرار

نہین تن پروروں کو یہہ معلوم ۔ کہ ہی پر معدہ حکمتا محروم

نہین بھرتی کبھی یہہ چشم شکم ۔ خالی بھر یہہ جای رنج و الم

جیسے دوزخ و قید سی بھر جای ۔ تب ہی ہان اور لاؤ ہی فرمای

مرتا ہی تیرا عیسی خود لاغر ۔ تو ہی اس فکر مین کہ پالی خر

جانتا ہی نہین کہ یہہ دد و دام ۔ حرص خوردن سے دیکھتے مین دام

وحشی کہانیکو جیتا پھرتا ہے ۔ جال مین مثل موش گرتا ہے

جب تو پھندی مین پھنسکے کہائیگا ۔ کہائیگا موش و ازجان و پنیر

حکایت ۲

ایک حاجی نے مجکو شانہ عاج ۔ دیا بحرمت ہو بسر حجاج

نہ خدا جانا اور نہ طاعت کی — جو نہ مقسوم پر قناعت کی

ہے قناعت توانگری کی راہ — جا حریص جہان کو گرا گاہ

چاہیے صبر ہی بغیر ثبات — سنگ سے اگتی ہے کبھی نبات

مست بدن پال جو ہیں دانشور — ہے بدن کش جو ہی بدن پرور

ہیں خرد دور سو ہیں ہنر پرور — جسم پرور ہی سے ہیں لاغر

سیرت آدمی وہ گوش کرے — جو سگ نفس کو خموش کرے

ہی خور و خواب بس طریقہ دد — ہے چلے دانا یہہ طریقہ بد

خوش وہ خوش بخت صاحب گوشہ — معرفت سے جو لیوے کچھ توشہ

راز حق جن پر آشکار ہوا — انکو باطل نہ اختیار ہوا

جب نہیں امتیاز ظلمت نور — ایک ہی شکل دیو و صورت حور

چاہ میں اسلیے پڑا ہے عزیز — چاہ اور راہ مین نہیں ہے تمیز

اوج گردون پہ کیا چڑھے وہ باز — جسکے پر سے بندہا ہو سنگ آز

جنگ شہوت سے چھوٹنے پائے — سدرۃ المنتہی تلک جا ئے

اپنی عادت سے کہانا تو جو کہائے — اپنی خصلت فرشتہ کی سی پائے

جائے وحشی کہانسے تا بملک — ارض سے اوڑ سکے نہ تا بفلک

وہان کہتا نہین ہے وزن ذرا — گرچہ انبان باد سے ہو بہرا
وہ جو رکہتا تہا استار روئی و ریا — اُسکے انبان مین دیکہہ کچہہ بہی نہ تہا
ابرہ رکہتی ہین نیا استر سی خوب — کہ وہ ہے ظاہر اور یہہ محجوب
ظاہری سی بزرگ تہے نافر — پر نہان استر تہا اس خاطر
نام چاہے ہے جو ملکو نہین ظاہر — حشو اندر تو حلہ رکہہ باہر
راست ہی بایزید نے یہہ کہا — کہ ہی منکر سے بہی مرید سوا
وہ جو سلطان ہین او حکم روا — اسی درگاہ کی ہین سارے گدا
مرد معنی گدا سے چاہی کیا — دستگیری بڑے سے آوی کیا
وہ ہی بہتر جو رکہتا ہی جوہر — آپ مین سیپی کی طرح رکہہ سر
جو رخ بندگی ہی سوی خدا — جو نہین جبرئیل دیکہے روا
پند سعدی بہت ہی ای ذی ہوش — مثل پند پدر اگر کری گوش
آج گفتار سعدی جو سنے گا — سر افسوس کل نہین دہنیگا

باب چہٹا قناعت کی فضیلت مین

حکایت ۱

مرد خلق جو ہی رنج کشان — کیا قیامت کو مژدہ پا وہان

عمرو جا کے مانگ مت انعام — زید گی گہر مین کرتا ہی جب کام

پہنچے اس راہ مین نہ نزد خدا — بجز اسکے جو اسکا ہووے گدا

جا ہی منزل تو سید ہی راہ ہی جا — تو ہی لگے راہ اس سے پیچہے رہا

جیسے تیلی کا بیل آنکہہ بند رہا — رات بہر گہوما ایک جا ہی رہا

اسکی محراب سے جو پہیرے رو — اسکو کافر بتائین اہل کو

پشت بر قبلہ ہی تو وقت نماز — جانب حق نہین جو روے نیاز

بیخ ہے جس درخت کی قایم — کبہی پہل دیگا پایان ادا ہم

بیخ اخلاص سے دلمین نہین — نہین محروم کوئی تجہسا کہین

سنگ پر تخم بوتے ہین جو کہین — ہاتہہ آتا ہے ایک جو بہی نہین

آبرو ہی یا کو دے نہ محل — کیونکہ اس آب کے تلی ہی وحل

مین اگر کہتا ہون بد اسپان — نیکی ظاہری سے کیا حاصل

سہل ہے سینی ولق زرق و ریا — مول لیوی اسے جو تجہسے خدا

کون جانے ہے کون جا مین — جانے راقم کہ کیا ہی نامہ مین

جہان دیوان داد ہی دایم — اور میزان عدل ہی قایم

بندۂ حور وش کی قدر ہو کیا — ہو وہی مہر وش جو زیر قبا
مکر سے کب نصیب ہووے بہشت — ہٹے چادر نظر پڑے رخ زشت

حکایت طفل روزہ دار کی

روزہ اک طفل نے رکہا یکبار — دوپہر کاٹنے ہوئے دشوار
جیہتی استاد نے دی اُسے تنگی — تہی عبادت بزرگ کم سن کی
باپ نے چشم چومی ماں نے سر — واری بادام اور زر کثیر
منقضی ہو گیا جب آدہا روز — پہر کی معدہ میں آتش جانسوز
سوچا کہاؤنگا چند لقمہ اگر — غیب واں ہیں نہ مادر اور پدر
متوجہ تہا سوی قوم و پدر — کیا پوشیدہ کہا کے صوم بسر
کون جانے نہیں بیاد خدا — بے وضو گر کرے نماز ادا
پیر اس طفل سے بہی ہے کمتر — پہر مردم جو ہوے پرستش گر
در دوزخ کی ہے کلید نماز — گر دکہانے کے واسطے ہے دراز
سوی حق جو نہیں ترا جادہ — آگ میں ڈال ایسا سجادہ
بے تکلف برون نیک سیر — زاہد بدرون سی ہے بہتر
میرے نزدیک شب رو رہزن — رند زاہد نما سے ہے احسن

…وٹھا کر وہ فرازی ہے — سر جھکا ورنہ نامرادی ہے

…تنا اخلاص اور برکت مین اور ریا اور اسکی آفت مین

…صاف نیت سے بندگی ہی نکو — ورنہ بے مغز پوست سے کیا ہو

…دلق زنار ایک ہین ظاہر — جو پہنتا ہے خلق کی خاطر

گر نہ ظاہر تو اپنی مردی کو — کرتا ہے تو نہ پہر مخنث ہو

بود سے کر زیادہ تر نہ نمود — نہین شرماتا جو کہاتا ہی بود

جامہ عاریت اتارین جب — جامہ کہنہ جسم پر ہی تب

کوتہ ہے تو نہ باندہ چوب کے پا — تا کہ لوگون مین ہو بلند نما

نقرہ اندودہ مس جو رکہتے ہین — عیش نادان ہی خرچ سکتے ہین

آب زر کو شہ مین پہرا — بیش وانا ہو گی قدر ذرا

جب زر اندود آگ کے اندر — پڑہی ظاہر ہو وہ ہی مس یا زر

حکایت ١٥

کہا بابا نے کوہ نے اسکو — پہرتا ہوں شب نہ سویا جو

جہد اخلاص مین کر اے غافل — خلق سے کچھ ہوویگا حاصل

خوش ہین جو دیکہکر ترا ظاہر — تیری باطن کے ہین نہین ناظر

حکایت ۱۲ چلکن ساز کی

بولا منسوج باف سے یکبار | اسکا شاگرد عاقل و ہشیار
جب بنائی پلنگ و شیر وہما | پیل و سپ و زرافہ و عنقا
نقش ایسا نہیں بنا سکتا | ہو مصنوع صانع یکتا
زشت ہی تیرا نقش یا ہی نیک | لکھنے والا ہی اسکا وہی ایک
ایسا کہنا ہی شرک سی منسوب | کہ کیا مجکو عمر نے مضروب
آنکھہ بخشی گا تجکو صاحب امر | تو نہیں دیکھے گا تو صورت عمر
گو کوئی جہد کیجے نہ قدم | تو ہی پہنچے وہ رزق نہ قلم
وہ ہی دیوے اسے کشائیں حال | وہ نہ دیوے تو پہر ہے کسکی مجال

حکایت ۱۳

ایک لڑکے نے اپنی ماسے کہا | کہ ذرا دم لے چلتے چلتے تہکا
بولی ہوتی مہار جو مریاتہہ | بارکش ہوتی کب قطار کی ساتہہ
قضا لیجائے کشتی چاہے جہاں | ناخدا گو مچائے شور و فغان
چشم مت رکہہ کسی سے اے بندہ | جز خدا ہی نہ کوئی بخشندہ
[illegible] حق ہی تو نہ پہر در در | کون طالب ہو وہ نکالے اگر

...سے گل نہ لائے ہرگز بید ... زنگی گر بابہ مین نہووی سفید
...ین کر سکتے رد جو ہیر قضا ... نہین رکہتے سپر سوا رضا

حکایت کرکس اور زغن کی

کہا کرکس نے یون زغن سے کہین ... دور بین مجھسا اور کوئی نہین
کہا اسنے نہ اس سخن سے گذر ... چلکے کر چار سوے دشت نظر
کہتے ہین دیکھی ایکدن کی راہ ... اسنے اوپر سے کی جو نیچی نگاہ
کہا دیکھا ہے ہو جو تجکو یقین ... دانہ گندم اک بروے زمین
ہوئی اسبات سے زغن حیران ... کیا دونون نے نیچے کو میلان
آیا کرکس اتر کے دانہ پر ... ہوگیا قید جال کے اندر
نہین جانا جو دانہ کہا ئیگا ... آپکو جال مین پہنسا ئیگا
دُر نہ پیدا کرے ہر ایک صدف ... ماری شاطر کہان ہر ایک ہدف
پوچھا یہہ دانہ دیکھی سے کیا ... جال اتنا بڑا نہ دیکھہ سکا
کہتے ہین کہتا تہا وہ بندی بند ... ہے قدر ہی حذر نہ فائدہ مند
جب ہوا مرگ اسکا خواہشمند ... دور بین چشم کی قضا نے بند
ایسے دریا مین ہے نہ جسکا کنار ... ہے غرور شناوری بیکار

جنگ کی ایک زن نے شوہر سے | شب کو آیا جو خالی باہر سے
تجھ سا بدبخت کون ہی درویش | مثل زنبور کچھ نہین جز نیش
سیکھ ہمسایون سے ذرا احسان | قحبہ رایگان مجھے مت جان
اور رکھتے ہین ملک و دولت و تخت | کیون نہین مثل انکی تو خوش بخت
بولا وہ صوف پوش صافی دل | حرص سے مثل طبل خالی دل
نہ کسی پر ہے اختیار مرا | پھیر سر پنجہ سے نہ دست قضا
ہاتھ مین میرے اختیار نہین | خود کو کر سکتا بختیار نہین

حکایت ۱۰

ایک درویش کیش مین جو تہا | زن بدرو سی یون ہوا گویا
جو قضا نے بنایا ہے بدرو | مل نہ گلگونہ سا اپنے رخ پر تو
نیک بختی ہے کسکو باعث زر و زور | بینا سرمہ سے کب ہو چشم کور
نیک کاری بدرگو سے ہو | اور نہ درندگی سگو سے ہو
روم و یونان کی فیلسوف سب ہی | کر سکین انکی نہ قوم سی کب
وحشی ہو سکتے ہین نہ یہ مردم | تربیت ہوتی ہی انہین پر کم
زنگ سے پاک ہو گا آئینہ | سنگ سے خاک ہو گا آئینہ

...سے گل نہ لائے ہرگز بید — زنگی گر مابہ مین نہووی سفید
...نہین کرسکتے رد جو ہیر قضا — نہین رکھتے سیر سوائے رضا

حکایت کرگس او زغن کی

کہا کرگس نے یون زغن سے کہین — دور بین مجھسا اور کوئی نہین
کہا اسنے نہ اس سخن سی گذر — جلکے کر چار سو وشت نظر
...تہ مین دیکھی ایکدن کی راہ — اسنے اوپر سے کی جو نیچے نگاہ
...ہے ہو جو تجکو یقین — دانہ گندم اک بر وی زمین
...زغن حیران — گیا دونون نے نیچے کو میلان
...نہ پر — ہو گیا قید جال کے اندر
...گا — آپکو جال مین پہنسائیگا
ماری شاطر کہان ہر ایک ہنر
جال اتنا بڑا نہ دیکھ سکا
ہے قدر سی حذر نہ فائدہ مند
دور بین چشم کی قضا نے بند
ہے غرور شناوری بیکار

اب جو اقبال ہوگیا معدوم ۔ بیل سا ہوتا ہے نمد معلوم
کاٹے جوشن کو نیزہ جو اجل آئے ۔ لے اجل پیرہن میں بھی نہیں جا کے
جب اجل کھینچے خنجرِ بران ۔ سو زرہ پہنے کوئی ہے عریان
بخت یاور ہوا اور دہر معین ۔ مری ساطور سے برہنہ نہیں
نہیں پرہیز سے بچی عاقل ۔ نہیں ناساز سے مری جاہل

حکایت پہلوان اور حکیم کی

درد پہلو سے ایک گرد کہین ۔ رات کو بیقرار سویا نہین
اس محلہ مین اک طبیب کہن ۔ رہتا تہا بولا دیکھکر یہہ سخن
اس طرح برگ رز جو کہاتا ہے ۔ گر مرے رات میں عجب کیا ہے
تیر تا تار سینہ کے اندر ۔ ناموافق غذا سی ہے بہتر
ایک لقمہ سے رودہ مین پڑے پیچ ۔ جان نادان ہوا ایک آئین پیچ
اوسی شب وہ طبیب جا بسی گیا ۔ اور وہ گرد برسون جیتا رہا

حکایت ہ

مرگیا ایک روستا کا خر ۔ تاک بستان سے باندہا اسکا
اک جہان دیدہ پیر گذرا وہان ۔ بولا اوس روستا سے خندہ کنان

جمع سو دانہ سے تھی خوشہ مین | سو پڑی جا کے گوشہ گوشہ مین
ہوگئے یاروں سے اپنے ہم مہجور | جیسے مچھلی ہو پھندے مین مجبور
سخت ہمسے ہمارا تھا سر پیچ | پیش تیر قضا سپر تھی ہیچ

حکایت ۴

اک قوی دست اردبیل مین تھا | تیر کو چاک لگاتا بیل مین تھا
اک نمد پوش آیا بہر وغا | دہر سوز و ستیزہ ساز جو تھا
جنگجوئی مین گویا تھا بہرام | ہاتھ مین تھی کمند گور خام
تیر مارے پچاس اسکو لیک | نہین نکلا نمد سے باہر ایک
آیا وہ زال وار مرد دلیر | اسکو پھانسا کمند مین کیا زیر
در خیمہ پر اسکو لاکر ساتھ | باندہی خیمہ مین کیطرح کسکر ہاتھ
رات بھر شرم سے نہین سویا | صبح اک خادمہ ہوئی گویا
تو جو آہن مین مارتا ہے تیر | کیون نمد پوش کا ہوا ہے اسیر
کہتے ہین کہتا تھا وہ رو کر زار | مرگ آیا تو جینا ہے دشوار
ہین جن قوہ جو نبرد جنگ کے روز | تھا تو رستم کو بھی ادب آموز
جب نصیبا مرا توانا تھا | بیل آگے مرے نمد سا تھا

متغنم سمجھا مین وہ اسلئے گریز
بیخرد کرتا ہے قضا سے ستیز

کیا معین ہووے مغفر و جوشن
نہو یاور جو اختر روشن

ہاتھہ مین جب نہو کلید ظفر
کہول سکے ہے کبہی فتح کا در

چند کس پہلین پلنگ افگن
جڑے آہن مین سبکے سب ہی تن

دیکہی جسوقت ہمنے گرد سیاہ
زرہ جامہ بنایا خود کلاہ

ابر سا اسپ تازی جہپٹایا
سینہ پلارک کا خوب برسایا

دو نو لشکر کہین سے بر آئے
آسمان کو زمین پر لائے

ژالہ سان تیر جو ہوئی باران
اٹہا ہر سو سے مرگ کا طوفان

پہر صید غضنفران و نما
منہہ کیا اژدر کمند نے وا

ارض گرد کبود سی تہی سما
برق خود و زرہ ستارہ نما

جب مقابل ہوئی عدو کی سوار
تب پیادہ ہوئے کئے ہتیار

کیا کرے جہد دست زور آور
بازوئے بخت جب نہو یاور

تہی نہ شمشیر کند اور کند
بر سر دشمنی تہا اختر تند

بچا ہمسے نہ کوئی اس جا پر
خون سے خفتان نہین تہا جسکا سر

تیر اوسکا جگر مین نہ گیا
جو نہائی کو جہیدتے تہے سدا

پھر ہوا شام مین جو پیمانہ
پھر قضارا یہہ اتفاق ہوا
ہوا اک رات دلکو اندیشہ
یاد حق نمک سے مجھے آیا
پھر سپاہان گیا پئے دیدار
وہ جوان دیکھا پیری سی لاچار
برف موسے سفید کوہ تہا سر
پایا اُس پر سپہر نے قابو
کیا نخوت سے خالی اُسکا سر
مینے پوچھا کہ ای غضنفر گیر
ہنسکے بولا کہ روز جنگ تیر
کُل زمین نیزوں سے نیستان تہی
گرد ہیجا اڑائی مثل دود
نیزے سے مین جو حملہ لاتا تہا
پر جو قسمت نے مجہسے منہہ پھیرا

چل دیا واہانسے جانب خانہ
آکے پھر وارد عراق ہوا
یاد تب آیا وہ ہنر پیشہ
تہا نمک اُسکے ہاتھہ سے کہایا
پھر وہ الفت سے اُسکے سابق وار
قد خمیدہ تہا زرد تہی رخسار
برف پیری برستی تہی منہہ پر
کیا بے اختیار و بے قابو
رکہا زانوے ناتوانی پر
کیون ہی فرسودہ مثل دہر پیر
جنگجوئی کی مینے سر سے بدر
انہین تہا رعلم درخشان تہی
مردی سے بے نصیبہ ہو کیا سود
کف سے انگشتری اُڑاتا تہا
مثل انگشتری مجہے پھیرا

دست و خنجر تھے اسکی خونسی تر | دل دشمن تھا اس سے آتش پر
کبھی دیکھا نہ اسکو بے ترکش | اسکے پیکان سے جھڑتی تھی آتش
پنجہ گاوزور سے پرزور | شیر کرتے تھی اسکے زور سی شور
دعوی کرکے وہ مارتا تھا تیر | مارتا تھا نشانہ بے تقصیر
ایسا کانٹا نہ گل مین گرتا تھا | جیسا تیر اسکا دل مین گرتا تھا
فرق پر جسکے خشت مارتا تھا | دوش سے خود سر اوتارتا تھا
جنگ مین پڑتا مرد پر ایسے | پڑے کنجشک تیتری پر جیسے
چیر ٹکے جاتا اگر فریدون پر | نہ امان دیتا تیغ سے دم بھر
زور پنجہ سے چیتا رکھتا تھا زیر | جنگ سے پھارتا تھا مغز شیر
پہلوانون سے وہ اٹکتا تھا | کوہ بھی ہوتا تھا پٹکتا تھا
جو زرہ پوش کو لگاتا تیر | زین تک جسم اسکا جاتا چیر
مردمی مردمی مین تھا جیسا | نہ کسی نے کبھی سنا دیکھا
ایک دم چھوڑتا نہ تھا مرا ہاتھہ | میل رکھتا تھا اسطرحکی ساتھہ
عیش آیا مجھے سفر ناگاہ | کہ وہان عیش تھا نہ خاطر خواہ
پھر قضا را گیا عراق سی شام | خوش لگا دل کو وہ نفیس مقام

بولا فکر بلیغ ورائے بلند — اسکے تاملات و پند مین ہین پسند
نہین گوپال و گزمین نہار — کہ ہے یہہ شیوہ و سرونگا کا
نہین معلوم ہی نہین سرجنگ — ورنہ طاقت سخن کی ہی نہین سنگ
کہینچ سکتا ہو نہین وہ تیغ زبان — کاٹ سکتا ہو نہین سخن کا جہان
اتو اس شیوہ مین بہی جالیش ہو — سر بد خواہ سنگ بالش ہو

حکایت صبر و رضا اور حکم قضا کے تسلیم کرنے مین

نیک بختی ہی لطف و داور مین — مت سمجہہ جنگ آور مین
جو نہ دولت دے یہہ سپہر بلند — نہین لا سکتے اسکو زیر کمند
ضعف سے مور کو نہین ہے زبان — زور سی شیر کو غذا ہی کہان
چرخ پر جب نہو سکے غالب — اسکی گردش اٹہانی ہی واجب
زندگی ہے اگر تری تا دیر — کاٹے تجکو نہ مار خنجر و شیر
گر تری زندگانی ہی بے بہر — نوشدارو ہو تیری حق مین زہر
دیا رستم کو روز ہی نے جو جواب — کیا ہہائی نے اسکے اسکو خراب

حکایت سپاہانی شاطر کی

تہا سپاہان مین ایک میرا یار — شوخ و چالاک و جنگی و عیار

چشم مردم مین تب لگے گا عزیز
آنکہ جب سمجھے گا کچہہ چیز

خورد وان خرد کا جو بزرگ ہوا
زین دنیا مین سو سترگ ہوا

وہ ہی اس خاندان مین پاک ہوا
جو ضعیفون کے پا کی خاک ہوا

تو اگر گذرے خاک پر میری
ہے قسم تجھکو یاد ہے میری

کہ ہوا سعدی خاک اگر کیا غم
جیتے جی بھی نہ خاک سے تھا کم

پھر اگیتی مین باد سا چالاک
ہوا بیچارگی سے آخر خاک

تھوڑے عرصہ مین خاک کہا دینگے
پھر ہوا گرد دہر اڑا دینگے

تا کھلا معنی کا یہہ تختہ گل
تھوا ایسا خوش نوا بلبل

ہے تعجب سے مر گئے جو یہہ بلبل
نہ اگے اسکے استخوان پہ گل

باب پانچوان رضا مین

حکایت ۱

ایک شب جو جلایا زیت خیال
ہوا روشن چراغ حسن مقال

سنا اک یا وہ گوئی میرا کلام
آفرین کے سوا نہ کہیا مقام

پر دکھی خبث کی ہی کچھہ بنیاد
خود نکلتی ہے درد سے فریاد

ہوگئے خندہ دہان وہ گل سا — ہوا شیرین زبان بلبل سا
مین نے سختی بہت نہین دیکھی — چونکہ سختی نہ تہی کسینے کی

حکایت ذوالنون مصری علیہ الرحمتہ کی اور اسکی خاکساری کی

یاد ہے ایکسال کی یہہ بات — ہوئی ملک مصر مین نہ برسات
گئے کچھہ لوگ کوہ پر نالان — ہوئی باری سے طالب باران
ایک دریا بہا یا رو رو کر — روئے تا چرخ مہربان ہو کر
پیش ذوالنون کینپی جا کی کہا — رنج و غم خلق پر بہت ہے پڑا
لے فرومادونکی دعا سے خبر — کہ ہے مقبول کی دعا مین اثر
بہاگا ذوالنون ہا سنے مدین کو — ہوئی بارش گئی جو کچھہ دن ہو
پہنچی مدین یہہ بیس دن مین خبر — رویا ابر سیاہ دل ہنون پر
لوٹا جہت مصر کو وہانسے وہ پیر — بہر گئی سیل ہار سے جو غدیر
ایک عارف نے خفیہ اس سے کہا — اس سے ہر جائی مین تہی حکمت کیا
کہا کہتے مین آئی ہے جو بلا — خلق پر سو ہی فعل بد سے سدا
ی یہان خوب غور سے جو نظر — خود سے بدتر نہ دیکہا کوئی بشر
لئے بہاگا تہا کہ میرا شر — لوگون پر خیر کا نہ روکے در

چشم مردم مین کب سماتا ہے — جو بزرگی خود دکھاتا ہے
خود نگر سب کرینگے شکر ترا — خود کرے تب نہ رکھہ امید ذرا

حکایت خلیفہ ثانی کی تواضع مین

تہا کسی تنگ جا مین ایک گدا — پا عمر کا جو اُسکے پا پہ پڑا
اُنکو بیچارہ نے نہ پہچانا — جانے دکہیا نہ خویش و بیگانہ
ہوکے برہم کہا کہ اندھا ہی کیا — عدل پرور عمر نے اسکو کہا
نہین اندھا مگر ہوئی یہہ خطا — نہین جانا قصور بخش مرا
یہہ بزرگان عدل تہے کیسے — جو غریبون کے ساتہہ تہے ایسے
جہکتے ہین سارے ہوشمند گزین — رہتی ہے شاخ میوہ سر بزمین
متواضع کرینگے حشر کو ناز — متکبر نہ چشم شرم سے باز
خوف در شمار ہووے اگر — جو ڈری اُسکی تو خطا سے گذر
منہہ ضعیفون سے مت بگاڑا کر — ہے کوئی تجہسے بہی توانا تر

حکایت ۲۹

ایک خوش کار اور خوش خو تہا — زشت خویونکا بہی نکوگو تہا
ایک نے خواب مین سہی دیکہا — مرتے پر پوچہا گذرا تجہہ پر کیا

لایا مشکل کوئی علی کے حضور
تاکہ آسانی کا ملے اُسے نور

حاکم خصم بند ملک ستان
ہوا گوئندہ جواب نہان

کہتے ہیں بولا انجمن سے ایک
کہ نہیں ایسا ای امیر نیک

بولا ناخوش ہو کے وہ شریر
تو ہی کہہ جو سمجھتا ہے بہتر

کہا جو جانا اور درست کہا
خاک سے خور چھپانا ہے نہ روا

ہو کے پاسخ سے خوش علی نے کہا
سچ کہا اُسنے میں کی تہی خطا

مجھسے بہتر کہا ہے دانا تر
عالم اُس سے نہیں ہے بالاتر

آج ہوتا یہان جو صاحب جاہ
کرتا اُس پر یہہ کبر سے نہ نگاہ

باہر اُسکو نکالتا حاجب
مار کر اُسکو ہےنا واجب

کہتا بے عزتی نہ اپنی دکہا
بڑوں کے آگے بولنا ہے خطا

جو کوئی سر میں رکھتا ہے پندار
نہیں ہوتا ہے حق شنو زنہار

علم سے اُسکو آئی رنج و ملال
وعظ سے اُسکو آئی شرم کمال

ہووے ہر چند بارش باران
نہ شقایق ہو سنگ پر باران

خاک سے ہی جو افتادہ خوار
گل دکہاتے ہین کیسی تازہ بہار

مت بکہیر اوس جگہہ سخن کے در
جس جگہہ ہو خودی سے سامع پر

چہرہ شوئیدہ گربہ سے ظاہر | صید موشان کو جہ کی خاطر
ہین یہہ عابد برای نام وغرور | بانگ طبل تہی کی جاتی ہے دور
وہ یہہ کہتا ہتا لوگ تہے حاضر | مضطرب اسکی سمت تہے ناظر
کہتے ہین وہ کے بولا عاقل وخش | ای خدا نور اس غریب کو بخش
اور اگر اسکا ہی یہہ کہنا سچا | طاقت توبہ دی کہ مین ہون رہا
مجھے یہہ عیب جو پسند آیا | کہ مرا عیب مجھکو بتلایا
جو ہے جیسا کہا برا مت مان | جو نہین کہہ بکا کر ای نادان
وہ جو کہتا ہے مشک کو گندہ | کہنے دے بکتا ہے پراگندہ
کہتا ہے جو پیاز کو اینا | مت بگڑ بلکہ کہہ کہ ہے ویسا
ہے خلاف طریق ودانشوری | کہ مستبعد ہے دہوکا دانا کہاے
عاقل اپنے جو کام سی باز آے | بند بدخواہون کی زبان ہوجاے
نیک ہو تو کہ پہر ترا بدخواہ | تیری بدگوئی کی نپائیگا راہ
لگے دشمن کی بات اگر دشوار | کر نہ سختی ضعیفون سے زنہار
ہے وہی شخص نیک گو تیرا | عیب تجہکو بتلائے جو تیرا

حکایت ۲۷

سعدیا راہ یہہ ہی سالک راہ | کری عزت نسے آپ پہ نگاہ
جو شرف کہتی تہی فرشتون پر | خود کو سگ سے سمجھے تہی کمتر

حکایت[۲۵] مست مطرب اور نیک بخت پارسا کی

شب کو زاہد کے مست نے سر پیا | مارا بربط جو رکہتا تہا بربین
دن جو نکلا وہ نیک مرد حلیم | لیگیا اُسکے پاس کچھہ زر و سیم
کہا کل تو تہا مست اور مغرور | تیرا بربط ہوا مرا سر چور
زخم میرا تو ہو گیا اچہا | تیرا لیے زر ہو ویگا اچہا
اسلیے یار حق مین سب سہ پر | سہتے ہین سبکی جب تب سر پر

حکایت[۲۶] مردون کی وفا اور نا اہلون کی جفا پر

وخش مین ایک تہا بزرگ زمان | کنج خلوت مین تہا جہان سے نہان
سعنیا وہ تہا خلق سے تنہا | نہ تہا عارف وہ دلق سی تنہا
جیسے اب دیکھنے مین ہین آتے | خلق کے آگے ہاتہہ پہیلاتے
کہلا اُس پر در سعادت تہا | بند اوروں پہ باب جلوت تہا
ایک شوخی سے بیخرد بدخو | ہوا اُس نیک مرد کا بدگو
الامان ایسے مکر و دستان سے | دیو بن بیٹھے ہین سلیمان سے

مین بہی کہتا ہون کہ ہر ایک علام ۔ جب نہ تب سخت کہتا ہوا ...
اب سختی سی کام مین لو گو نگا ۔ سختی کار گل نہ بہولو ...
نہ سہیکا بزرگون سے جو جفا ۔ سو ضعیفون پہ رحم لائیگا ...
کہا بہرام نے وزیر سے تو ۔ مت ضعیفونکا ہوا اذیت جو
حاکمون سے جو رنج پاتا ہی ۔ ضعفا کو نہین ستاتا ہے

حکایت سید الطایفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ اور سگ ضعیف کی

دیکہا اک سگ جنید نے یکبار ۔ دشت صنعا مین دانتو نسے لاچار
زور پنجہ سے وہ غضنفر گیر ۔ ہوا مجبور مثل روبہ پیر
آگے آہو پکڑنے جاتا تہا ۔ اب برہے سے لات کہاتا تہا
دیکہا مسکین و ناتوان اسکو ۔ اپنی نان سے دی آدہی نان اسکو
رو کے کہتا تہا کچہہ نہین معلوم ۔ کون ہم دونو مین ہی خوش مقسوم
آج ظاہر مین اس سے ہون بہتر ۔ کیا خبر کل کی گذری کیا سر پر
... ایمان نہ پہیلیگا جو مرا ۔ رکہونگا سر پہ تاج عفو خدا
... سوت معرفت اگر تن پر ۔ نہ رہیگا تو ہون بہت کمتر
... جے بدنامی سے بہی جائیگا ۔ تو بہی دوزخ مین جا نہ پائیگا

کیا ہی خوب اُسنے یہہ جواب دیا — چاہیئے اُسکو آب زر سے لکھا
منزل مہر یار ہے یہہ دل — نہ کسیکی ہے کینہ کی منزل

حکایت بہلول دانا کی

کیا ہی بہلول نے کہا ہی نکو — دیکھا جو عارف ستیزہ خو
ہوتا یہہ مدعی جو عارف یار — کبھی کرتا نہ خصم سے پیکار
اپنی ہستی سے جو یہہ کہتا خبر — کل جہان آتا اُسکو نیست نظر

حکایت لقمان حکیم و مرد بغدادی کی

سنا لقمان حکیم تہا سیہ فام — نہ تہا تن پرور و ضعیف اندام
یک نے سمجھا اُسکو اپنا غلام — اُس سے تعمیر کا کرایا کام
ال بہر مین بنا دیا خانا — پر کسی نے اُسے نہ پہچانا
ا پہر گیا ہوا اپنے — ہوا لقمان سی سخت شرمندہ
پر کے اُسنے عذر کیا — سنکے بولا کہ اب ہے عذر سے کیا
ی تک جو تیرا ظلم سہا — ایک ساعت مین دل سی گیا ہو جدا
ین بخشتا ہون جرم ترا — ہے تری سود سے زیان نہ مرا
ر تو نے خانہ خویش — حکمت و معرفت مجھے ہوئی بیش

مرد شب رَو نے تب جہکایا دوش
چڑہ کے اوپر گیا وہ صاحب ہوش

تہا جو دستار و جامہ خت مکان
لا کے اوپر سے ڈالا اسنے وہان

پہر پکارا کہ دزد آیا دزد
ایجوانون ہو و تہت یاری مرد

چور لیے اپنے پانو تیز کیے
جامہ پارسا بغل مین لیے

مرد خوش اعتقاد شاد ہوا
کہ وہ سرگشتہ بامراد ہوا

ایسے ناپاک پر کہ تہا بے رحم
لایا یہہ نیک مرد دل سے رحم

سیر نجر دان سے کیا ہے عجب
نیک ہون بد سی جو کرم کی سبب

بد بہی جیتے ہین نیکونکی سے پیچہے
گو نہین مستحق ہین نیکی کے

حکایت رقیب کی جفا حبیب کی خاطر سہنے مین

مثل سعدی تہا ایک سادہ دل
تہا کسی سادہ چہرہ پر مایل

سخت گوئی یہہ اسکی تہا سہتا
پیش چوگان گیند سا رہتا

چین برابرو نہوتا تہا کسی سے
غصہ کو ٹالدیتا تہا ہنسی سے

ایک لولاتے تہے نہین کچہہ عار
اسقدر سہتا تہے بدن پر مار

عاجز اپنے بدن کو کہتے ہین دوستون
جور سہتے ہین دشمنونکا زبون

بخشش ہرگز نہ جا ہلونکی خطا
زور مردی کہینگے کہتا نہ تہا

ایک شب دیکھا ایک کوٹھے پر ۔ ڈالا اک چور نے کمند آکر
کی خبر لوگون کو اُٹھا آشوب ۔ اُٹھے ہر سو سے لیکے ہاتھ مین چوب
سُنی اس شہ نے جو اُنکی صدا ۔ اپنا رہنا وہان نہ جانا روا
شور و غل سے اُنہون کے گھبرایا ۔ بہاگنے کے سوا نہ صبر آیا
پگہلا دل پارسا کا مثلِ موم ۔ کہ گیا چور رات کو محروم
اُٹھکے تاریکی مین وہ اُسی چلا ۔ دوسری رہ سے جاکے اُس سے کہا
کہ بجا مین ہون آشنا تیرا ۔ سجدا مین ہون خاکپا تیرا
نہین سرپنجہ تجھ سا کوئی اور ۔ کہ ہے جنگ آوری فقط دو طور
ایک ہے آگے خصم کے آنا ۔ ایک ہے جان بچاکے لے جانا
انہین دو باتون پر ہون تیرا غلام ۔ بندہ نام ہون بتا مجھے نام
تو کہے تو مین لیچلون ہمراہ ۔ اُس مکان پر ہون جس سے مین آگاہ
در ہی بند اور چہوٹا سا ہی مکان ۔ اور مالک نہین ہی اُسکا وہان
اینٹ اوپر تلے دو اک رکھکر ۔ چڑہیے ایک دوسرے کاندہی پر
کر قناعت جو کچھ ملے اُس پر ۔ ہے یہ تہیدست جانے سے بہتر
ہو کے مکر و فریب سے دلجو ۔ لایا اپنے مکان پر اُسکو

عاقلون مین سی ایک نے یہہ کہا — ہے عجب ای بزرگ راہ خدا
تو نے کیونکر سنی طنین مگس — جسکا سننا ہی ہمکو مشکل بس
تو سن لیتا ہی مگس کی صدا — بہرہ کہنا تجھے نہین ہے روا
ہنسکے بولا کہ ای خبر پرور — بہرہ باطل نیوش سے بہتر
یہہ جو خلوت کی ہین شریک تمام — ہین ہنر پرور عیب پوش مدام
میری اخلاق بد چھپاتے ہین — یعنی مجکو نہین بتاتے ہین
کرتی ہی میری مستی مجکو پست — کبر کرتا ہی میرا مجکو مست
بس مین کہنا نیکو بہرہ بنتا ہون — تا تکلف سے مین مبرا ہون
اہل مجلس یہ سمجھکے کالیوہ — کہتے ہین نیک و بد مرا شیوہ
ہنون بد سنتے سی اگر مسرور — رکہون کردار بد سی دامن دور
پڑ نہ کوئے مین سنکے تو حسرت — بہرہ حاتم سا بنکے سن غیبت
خیر دیکھی نہ خوش نصیبی لی — جسنے مانی نہ بات سعدی کی
چاہیئے تجھکو ناصح بہتر — نہین معلوم گذری کیا تجھپر

حکایت زاہد تبریزی اور ایک دزد کی

ملک تبریز مین تہا ایک عزیز — راتون کو جاگتا تہا نیک تمیز

ہوکے شرمندہ وہاں سے پہر لگا
شرم سے حال یہہ نہ پوچھہ سکا

سنکے عارف نے اسکی پاکی صدا
کہا آ کسلئے وہان ہی کہڑا

سمجہا ای نور دیدہ تو یہہ راز
مین ہی بولا تہا کتّے کی آواز

وہ خریدار عاجزی دیکہا
چہوڑا عقل و غرور کا لیکہا

اسکے در پہ ہون مثل سگ نالان
مثل سگ ہی نہ کوئی بیسامان

بہیجا جاہے جو قدر والا پر
ہے تواضع کا شیب بالا بر

وہ ہی اس بارگہہ مین پاتے ہین صدر
جو یہان خود کو رکہتے ہین بیقدر

سیل آتا ہی جب ہول نہیب
سر کے بل گرتا ہی بجانب شیب

اوس افتادگی دکہاتی ہے
مہر سے تب عروج پاتی ہے

حکایت حاتم اصم کی اور تواضع مین اسکی سیرت کے

سنتے ہین یہہ کلام دانشور
کہ تہا حاتم اصم یقین مت کر

آئی آواز مکہی کی اسکو
مکڑی کی جالی مین پہنسی تہی جو

اسکا کل ضعف و خامشی تہا کید
قند سمجہا تہا جسکو سو تہی قید

دیکہکر اعتبار دل سے کہا
صبر رکہہ ای اسیر حرص زرا

نہین ہر جا ہی قند و شہد و شکر
کہین صیاد و دام ہی ہی مگر

کہینچا جلاد سنگدل نے وہان ‏— دشنۂ تیز مثل تشنہ زبان
کہتے ہین درد دل سے اسنے کہا ‏— الحمد اسنے خون معاف کیا
کیونکہ پیوستہ ناز و نعمت مین ‏— خوش رہا ہون مین اسکی خدمت مین
نہو ہا خود کل میرے خون پہ ‏— اور خوش ہوین اسکے دشمن سب
کہنا اسکا کیا جو شاہ نے گوش ‏— دیگ خشم اوسکی پہر نہ لائی جوش
خوب بخشش دی دست بوس کیا ‏— صاحب نیزہ طبل و کوس کیا
پائی یہہ پائگہ مدارا سے ‏— بچکے اس خوف و خطرہ کی جا سے
غرض اس سے یہہ ہی کہ نرم کلام ‏— آتش خشم کو ہے آب مدام
نہین دیکہا کہ جب گہہ پیکار ‏— گرم چلتے ہین ہر طرف ہتیار
تب پہنتے ہین ہوشیار اکثر ‏— چند تہ والا ریشمی بکتر
چاہیے نرمی پیش دشمن تند ‏— تیز شمشیر نرمی سے ہو کند

حکایت ۱۸ صالحون کے عجز و نیاز مین

ایک ویرانہ مین تہا عارف نیک ‏— سنکے آواز سگ کی وہ اٹہا لیک
بولا دلمین کہ سگ کہانسے یہان ‏— آیا عارف گیا یہانسے کہان
دیکہا ہر سو نہ سگ کا پایا پتا ‏— وہان عارف تہا اور کوئی نہ تہا

ہوکے شرمندہ وہ ہنسنے پھر لگا
شرم سے حال یہہ نہ پوچھہ سکا

سنکے عارف نے اُسکی پاکی صدا
کہا آسکیلئے وہان ہی کھڑا

سمجھا ہی نور دیدہ تو یہہ راز
مین ہی بولا تہا سگ کی آواز

وہ خریدار عاجزی دیکہا
چھوڑا عقل و غرور کا لیکہا

اُسکے در پر ہون مثل سگ نالان
مثل سگ ہی نہ کوئی ہی سامان

بہیجا چاہے جو قدر والا پر
ہے تواضع کا شیب بالا بر

وہ ہی اسن بار رکہہ مین پاتے ہین صدر
جو یہان خود کو رکھتی ہین بقدر

سیل آتا ہی جب بہول نشیب
سر کے بل گرتا ہی بجانب شیب

اُوس افتادگی دکہاتی ہے
مہر سے تب عروج پاتی ہے

حکایت ١٩ حاتم اصم کی اور تواضع مین اسکی سیرت کے

کہتے ہین یہہ کلام دانشور
کہتا حاتم اصم یقین مت کر

آئی آواز مکہی کی اسکو
مکڑی کی جالی مین پہنسی تہی جو

اُسکا کل ضعف و خامشی تہا کید
قند سمجہا تہا جسکو سو تہی قید

دیکہکر اعتبار دل سے کہا
صبر کہہ ای اسیر حرص ذرا

نہین ہر جا ہی قند و شہد و شکر
کہین صیاد و دام بہی ہی مگر

کھینچا جلاد سنگدل نے وہان — دشنۂ تیز مثل تشنہ زبان

سب کہتے ہین ذرو دل سے سُننے کہا — الحذر اسنے خون معاف کیا

کیونکہ پیوستہ ناز و نعمت مین — خوش رہا ہون مین اسکی خدمت مین

نہوا خود کل میرے خون بہ — اور خوش ہووین اسکے دشمن سب

کہنا اسکا کیا جو شاہ نے گوش — دیگ خشم اوسکی پہر نہ لائی جوش

خوب بخشش دی سب بوس کیا — صاحب نیزہ طبل و کوس کیا

پائی یہہ پاگیہ مدارا سے — بچکے اس خوف و خطرہ کی جا سے

غرض اس سے یہہ ہے کہ نرم کلام — آتش خشم کو ہے آب مدام

نہین دیکہا کہ جب گہہ پیکار — گرم چلتے ہین ہر طرف ہتیار

تب پہنتے ہین ہوشیار اکثر — چند تہ والا ریشمی بکتر

چاہیے نرمی پیش دشمن تند — تیر شمشیر نرمی سے ہو کند

حکایت ۱۸ صالحون کے عجز و نیاز مین

ایک ویرانہ مین تہا عارف نیک — سُنکے آواز سگ کی وہ انسی ایک

بولا دل مین کہ سگ کہان سے یہان — آیا عارف گیا یہان سے کہان

دیکہا ہر سو نہ سگ کا پایا پتا — وہان عارف تہا اور کوئی نہ تہا

بے ارادت کہان سعادت ہے
ہے سعادت جہان ارادت ہے

تیری دلکو ہو عشق کا کیا سوز
جیسا خورشید کو ہی دل افروز

بیخودی سے بہرا ہوا ایسا
ہووی قندیل آپ ہی جیسا

وہ ہی دی نور شب کو محفل مین
شمع سان سوز جو رہی دل مین

حکایت ۱۲ خودبینون کی محرومی مین

ایک کو کچھ ہجوم آتا تھا
پر نہین اسمین سماتا تھا

دور سے پیش گوشیار آیا
شوق دل پر غرور سر چھایا

اس سے وہ آنکھہ بہی ملاتا تھا
اسکو اک بات بہی سکھاتا نہ تھا

لگا بے بہرہ وہان سے پہرنے جب
بولا وہ بلند دانا تب

عقل سے جانتا ہی خود کو بہرا
کیا بہرے وہ جو پہلے سے ہو بہرا

آ خودی سے ہی کہ تو پر ہو
پر خودی سی ہی خالی جاتا ہی جو

خالی ہستی سے سعدی سا بہر جا
معرفت سے بہرا ہوا بہر آ

حکایت ۱۳ باب مین نار غضب کو آب حلم و نرمی کی سوا نہین بجہا سکتے

ایک بندہ بدلگی شہ سے گیا
ڈہونڈہنے کو گئے نہ ہاتھ لگا

پہر جو آیا تو شہ نے خشم کیا
واسطے اسکے حلم قتل دیا

جہانکے صالح آگر وہان آکر / مارے جوتون کی توڑون اسکا سر
سنا صالح نے یہہ جو اُسنے کہا / پھر ٹھہرنا وہان درست نہ تہا
تہوڑی عرصہ مین نکلا چشمۂ نور / چشم مردم سے خواب ہوگیا دور
آدمی بہیجا اونکو بلوا یا / جاسے بیٹہا جگہہ سے بیٹہلا یا
آنکے اوپر کی اُسنے بارش جود / کیا صاف انکا گرد دل سے وجود
سبکے وہ رنج بارش و سرما / پائی ایسے معززون مین جا
رات دن کرتے تہے جو بیجا منہ / خوشبو کرتے تہی عود سے جامہ
ایک نے اُنمین سے ملک سے نہان / کہا ای تیرا ہو مطیع جہان
کہ پسندیدہ پاتے ہین عزت / ہمسے آئی پسند کیا خدمت
مثل گل شادی سے ہوا خندان / ہوا گو بندہ پیش رو پشیان
مین نہین ہون غرور رجاہ سے جو / پہیرون بیکس فقیر ونسے رخ کو
تو بہی کر خوی زشت سے سر دور / آنہ مجہہ سے بہشت مین ہو نفور
آج کہولا ہی مین نے صلح کا در / کل درصلح تو بہی بند نکر
جو ہی مقبل کر اختیار یہہ راہ / چاہے عزت اگر گدا کو نباہ
شاخ طوبی سی بار وہ کہا لی / بیج ارادت کا جو ہین ڈالی

عیب کوئی مرہی جنہی لکھی نیک
آگے لیجائے جسے نسخہ ایک

ہین وہی لوگ مرد راہ خدا
جو ہین پرجا اس تہیر رنج وبلا

انکو بد کہتے ہین وہ نادان
اچہے سے ہوتے ہین بار بہی ناکان

لوگ مٹی سے ہین بناتے سبو
سنگ سے توڑ دیتے ہین بدکو

حکایت درویشون کی گستاخی اور بادشاہ کی نیکی حلم مین

شاہ صالح تہا ایک شام کا شاہ
تہا نکلتا غلام کے ہمراہ

پہرتا بازار و کوچہ مین ہر سو
آدہا شل عرب چہپا کر رو

تہا وہ درویش دوست اہل نظر
شاہ صالح ہی جو ہی ایسا بشر

ایک مسجد مین دو گدا خفتہ
پائے تشویش مند و آشفتہ

رات تہی سرد شدید تہی شورا
یا و خورشید مین تہی حرباوار

ایک نے دوسرے سے کی گفتار
ہوگا محشر مین ہی کوئی داور

یہہ جو ہین حاکم ارم عالیجاہ
مایل لہو و عیش خاطرخواہ

آئین جنت کو عاجز و ہین اگر
نہ اٹہاوین مینا قبر سے کبہی سر

ہے بہشت برین ہمارا مکان
بند غم مین ہی پا ہمارا یہان

کیا خوشی دیکہی اپنی جیسے جی
کہ سہے ظلم آخرت مین بہی

بیت بھرتے ہین لقمون سے تا سر
جیسے نگین فقیرون کا گہر

انکی کرتا نہین زیادہ صفت
اپنی سیرت کا کہنا ہی شنعت

اسنے دیکھی ایسی باتین کہین
عیب جو دیکھتا ہنر کو نہین

جسنے نے آبرو نہین کے کم
آبرو کا کسیکے کیا اُسے غم

شیخ کو اک مرید نے یہہ کہا
گرچہ یہہ کہنا کچہہ درست نہ تہا

بدہی سے بیچ جو بد بتلائے مجھے
بدتر اس سی جو سنائی مجھے

ایک نے تیر پہینکا رہ مین سے
نہ لگا تن مین اُسکا دکہہ نہ سہا

تو اسے لیکے میرے پاس آیا
جا بہا ہے جگر مین پہنچایا

ہنسکے بولا اے وہ مرد خدا
غم نہین اس سے کہہ کرا ور سنا

جو بدی ہی کہی سو کم ہی ابہی
جانتا ہون ہی سو مین ایک کبہی

وہ گمان سی سمجہتا ہی جیسا
مجہے تحقیق ہی کہ ہون ویسا

وہ ہمارا شناس ابکی سال
جانے ہفتاد سال کا کیا حال

جانتا ہے نہ کوئی میرا عیب
مجہسے بہتر سوای عالم غیب

نیک پندار کون ہے اتنا
جو کہے میرا عیب ہے جتنا

وہ جو محشر مین ہووے میرا گواہ
نہین دوزخ سی ڈر نہین ہی گناہ

ہاتھ مین اسکی تب تہا کچھ زر — ڈالتا مثل خاک جو اس پر
نکلا باہر وہ خیرہ رو بد خو — لگا کہنے برا بہلا اسکو
ایسے خاموش گرد موسے پناہ — ایسے پر مکر مرد موسے پناہ
ظاہرا صوف پوش ہین اکثر — باطنا ہین پلنگ مردم در
بیٹھتے ہین سگ کے گربہ وار — صید پر ٹوٹتے ہین سگ کردار
لائے مسجد مین شید کی دوکان — صید کرتا ہے گہر مین بے امکان
راہ تجار مرد مارتے ہین — لوگون کے کپڑے یہہ اتارتے ہین
سیتے ہین پارہ سفید و سیاہ — کہتے ہین سیم و زر کو جای پناہ
واہ کیا کرتے ہین فریب نو — گیہون و کہلاکی بیچتے ہین جو
ہین ہمیشہ لوگ ہر گرد گدا — دانہ خرمن سے مانگتے ہین سدا
دیکھہ مت بندگی مین پیر و سست — رقص و حالت مین ہین جوان و چست
ہین عصائے کلیم سے بس خوار — خود کو دکہلاتے ہین ضعیف و نزار
نہین پرہیزگار و دانشور — دنیا لیتے ہین مول دین دیکر
پارسایانہ ہے عبائے تن — اور دخل حبش ہی جامہ زن
نہین سنت سی ہی خبر اسکے خبر — خواب ہے پیش تان وقت سحر

پیار سے نیکی کر نہ بد کے ساتھہ | مثل گربہ نہ پھیرین سگ پے ہاتھہ
کتنا بہتر جو حق شناسی کرے | آدمی سے جو ناسپاسی کرے
دے نہ ہرگز خسیس کو برف آب | دے تو پیچ پر رقم کر اسکا صواب
نہین دیکھا ہے ایسا نالایق | رحم کرنا ہے اس پہ کیا لایق
ہنسکے بولا کہ اے مری دلبر | سچ اس بات سے نہ لا دل پر
ناخوشی سے بُرا ہے اسنے کہا | یہہ برا میرے واسطے ہے بھلا
ایسے کے ظلم سے نہو بیتاب | جسکو بیتابی سے نہ آئی خواب
آپکو دیکھے جب قوی و خوش | شکر مین ہو ضعیفونکا غمکش
جو ہی صورت طلسم کی مانند | اسم بہی چاہیے جسم کی مانند
جو لگائیگی تو درخت سخا | پائیگی بار نیکنامی سدا
گو کرخی بہت سے ہین موصوف | گو معروف سے نہین معروف
ہے وہی سربلند ثروت سے | جسکو نفرت ہی تاج نخوت سے
بندہ جاہ ہے غرور نما | جاہ ہے حلم مین ضرور سدا

حکایت نااہلونکی حماقت و زشت گوئی اور صاحبدلونکی تحمل مین

ایک شخص ایک مرد سے سائل | ہوا جسوقت کچھہ نہ تہا حاصل

اور اُس بقعہ مین نہتا دیّار — یا تہا معروف یا تہا وہ بیمار
وہ ہی خدمت مین رات کو سہتا — کرتا مانند مرد جو کہتا
ایک شب سر پر اسکی دوڑا خواب — مرد نا خفتہ لائی کب تک تاب
انکہین اسکی لگی جہپکنے جب — لگا وہ واہیات بکنے تب
ایسی ناپاک نسل پر نفرین — خالی مکر و فریب سے جو نہین
ہین یہہ پاکیزہ پوش اہل یقین — صاحب مکر و زور و بائع دین
جانے کیا مست خواب ناگاہ — کہ نہین سویا شب کو بیچارہ
بولا معروف سے کلام خراب — کہ ہوا اُس سے کیون وہ غافل جب
شیخ تو سنکے پی گیا یہہ بات — لیک سنتی تہین اسکی مستورات
بولین معروف سے نہین دیکہا — کیا کہا اس فقیر سے لنے بیجا
کہہ اسے اٹھہ یہانسے اب گہر جا — دکھہ نہ پا مرتا ہے وہان بیجا
نیک مردی ہی نیکون سے زیبا — نیک مردی بدون سے ہے بیجا
رکہہ نہ سفلہ کے سر کو بالش پر — ظالم ہے سنگ پر بہتر
نیکی کرتی ہی بدسی کب شایان — پیر لوتے مین شوربہ مین نادان
نہین کہتے کسی سے نیکی نکر — کرکے ناکس سے کہہ نہ نیکی مگر

ملنے اسکی ایک دمڑی لا — سچ جو پوچھو نہ ہے یہہ دمڑی کا
سنا سنکے وہ مرد نیک نہاد — بولا اے مہربان نیک نژاد
بد ہے یہہ اور اسکی عادت لیک — میری حق مین ہے اسکی عادت نیک
اسکی برداشت کرسکونگا جب — دوسرونکی بہی کرسکونگا تب
بیچنے مین نہین نکوئی ہے — غیر سے اسکی عیب گوئی ہے
ہو تحمل جو اسکی آفت کا — بیچدینے سے اسکو ہے اچہا
گرچہ برداشت اولاً ستم ہی — پڑی عادت نہ شہد سے کم ہی

حکایت معروف کرخی اور مسافر رنجور کی

راہ معروف کرخی اسنی لی — جسنے معروفی اسکے بابر کی
ایک مہمان اسکے گہر آیا — جو مرض سے تہا مرگ پر آیا
گئی موی و صفا سرور وہی — رہ گئی جان بدن مین کم موہی
شب کو اسکا لگایا وہان بستر — روتا تہا زار و زار وہ مضطر
وہ تہا بیخواب رات بہر بیتاب — اسکی بیتابی سے تہی سب بیخواب
بڑبڑاتا تہا غصہ کرتا تہا — اور مرتے تہے وہ نہ مرتا تہا
بیٹہنے اٹہنے اور کرنے سے آہ — تنک کے لوگون نے لی گریز کی راہ

حکایت نیک مردون کی تواضع مین

ایک عابد سی جو تہا فرزانہ — اُلجہا اِک رند مست دیوانہ
اُس سی دل سے گرچہ ظلم سہا — لیکن اس صاف دل نے کچھ نہ کہا
ایک بولا کہ تو بہی تو ہے مرد — حلم ایسے کے ساتھہ ہی پر درد
سنکے یہہ بات بولا وہ خوش خو — کہہ نہ یہہ بات تو کبہی مجھکو
مرد نادان سی ہووی وہ لاچار — رکھے جو شیر سے سر پیکار
نہین بہا اگر نہ نادان ہو — پکڑے دیوانہ کے گریبان کو
عقلمند ایسی زندگانی کرین — ظلم بہی سہکی مہربانی کرین

حکایت لوگون کی اعزاز مین

ایک صحرا نشین کا سگ نے پا — کاٹا اس غصہ سے کہ خون ٹپکا
خواب آیا نہ درد سی شب بہر — ایک دختر تہی چہوٹی اُسکے گہر
ہو کے برہم پدر سی اُسنے کہا — کیا تری منہ مین کوئی دانت نہ تہا
سنکے وہ بعد گریہ و زاری — بولا اس سے کہ ای مری پیاری
خود کو کم زور اُس سی کم پایا — لیک حیف اپنی دانتون پر آیا
نہین ممکن اگرچہ کاٹین سر — کرون کتے کی خو مین دندان تر

تلخ گوئی مین ہر خرابی ہے ۔۔۔ میٹھی بولی مین کامیابی ہے
سیکھہ شیرین زبانی سعدی سے ۔۔۔ مرنے دے ترش و گو تلخی ہے

حکایت ایک شہد فروش کی

ایک شکر خند بیچتا تھا عسل ۔۔۔ اسکی شیرینی پر تھے دل بیکل
بت کمر بستہ منشکر سے تمام ۔۔۔ مشتری تھے مگس سے گرد مدام
فی المثل زہر بھی تھا دیتا اگر ۔۔۔ کھاتے تھے لیکے مثل شہد و شکر
ایک بدخو کی پھر لگی جو نظر ۔۔۔ اسکے بازار مین ہوا یہہ اثر
گیا پھر جو لگانے کو چکر ۔۔۔ شہد سر پر تھا سر کہ ابرو پر
پھرا ادھر سو پکارتا آلا ۔۔۔ مکھی نے بھی نہ شہد پر کی جا
شکو بے نقد اپنے گھر آکر ۔۔۔ بیٹھا گوشہ مین تنگدل جاکر
جیسے عاصی وعید سے بیزار ۔۔۔ جیسے زندانی عید سے غمخوار
اسکی زن نے ہنسی سے اسکو کہا ۔۔۔ شہد بھی تلخ ترش رو کو سدا
نان اسکی حرام ہے مجھکو ۔۔۔ مثل نفرہ کی منہ سکوڑے جو
ہت کر انچو خواجہ کار خود پر سخت ۔۔۔ زشت خو آپ ہے تباہی بدبخت
مانا تو سیم و زر سی ہے رتیا ۔۔۔ خوش بیان ہی تو ہے نہ سعدی سا

کیونکہ گلگونہ سے گلرنگ
دہونیسے چہوٹتا نہ تہا رخ سنگ

ہوا بالوصہ گر خراب تو کیا
اتنے دن گن شراب پی تہی سدا

پہر جو بربط کوئی اٹہاتا تہا
مثل دف منہہ پہ مار کہاتا تہا

جو کوئی چنگ کہتا تہا بردوش
مثل طنبور اسکے ملتی تہی گوش

مست پندار و کبر سے وہ جوان
بیٹہا گوشہ مین مثل پیرزنان

ہوا تہا باپ بار بار خفا
کر تو رکہہ اپنا قول و فعل صفا

سہا ظلم پدر اٹہایا بند
ہوا سو مند جیسا پند

سخت کہتا جو کہنی والا اہل
کہ جدا سر سے کر جوانی و جہل

لاتا اسمین اسکے خیال و غرور
زندہ اسکو نچہوڑتا وہ ضرور

جنگ سے ڈالے شیر غران ڈہال
بارش سنگ پر نہ لائی خیال

پوست خصم اکہیڑ نرمی سے
دوست بہی ہووے خصم گرمی سے

مثل سندان جو سخت رہتا ہے
سو ادب کا ہتوڑا سہتا ہے

مت اسیرون کی ساتہہ سختی کر
نرمی کر سختی گر کرین تجہپر

خلق سے ہر کسیکی خاطر کر
ہووی کم زور خواہ زور آور

کیونکہ یہہ نرمی سے اٹہائیگا سر
میٹہی بولی سے وہ جہکائیگا سر

آتہان تو رکہون قدم پر سر
جہل و نار استی سی بس کر کر

تہی دو روبہ سبیہ کہڑی در پر
پیش شہ آیا وہ سخن پرور

دیکہی عناب و قند و شمع و شراب
شہر پر نعمت آدمی تہی خراب

ایک تہا مست ایک تہا بیہوش
ایک گاتا تہا ایک تہا می نوش

اس طرف خوش صدا تہی مطرب کی
اس طرف ساقی کہتا تہا می لی

سارے مدہوش بادۂ گلرنگ
چنگ سا بر مین خواب سی سر چنگ

جتنے گردن فراز تہی سردار
کوئی نرگس سوا نہ تہا بیدار

تہی دف و چنگ یکدگر شیدا
نالۂ زیر دل سے تہا پیدا

اسنے فرمایا توڑ ڈالے سب
بدلا وہ عیش صاف و درد سراب

چنگ کو اور رود کو توڑا
مطربون نے سفر کو چہوڑا

پہوڑ دی میخانہ مین شراب کی دن
اور کاٹی کدو کی بہی گردن

می روان چنگ سے نگون تہی ہاون
لیطِ کشتہ سے گویا خون تہا روان

نو مہینے سی خم جو حاملہ تہی
اس بکہیڑی مین اسکی لڑکی چہنی

ناف تک پہاڑی جو شکم کی مشک
چشم خونین تہی جام کی پر سنگ

کہا اسنے تو سنگ صحن سرا
کہو کر دوسرا لگایا بجا

ایک اُس گوشہ گیر کے آگے — سر خدمت زمین پر لا کے
بولا اس رندمست کی خاطر — کر دعا ہم ہین عاجز و قاصر
دم پر سوز با خبر دل سے — ہے قوی لاکہہ تیغ قاتل سے
ہاتھہ اُس پیر نے اُٹھا کے کہا — ای خدائے کریم ارض و سما
خوش ہی یہ اور اسکا وقت ہے خوش — اسکا ہر ایک وقت رکہہ دلکش
ایک نے پوچھا ای نکو فرجام — ایسے بد سے ہی نیکی کا کیا کام
ایک ہی چاہیے نیکی بد چاہ — چاہیے ہو خلق و شہر کا بد خواہ
بولا وہ عقلمند صاحب ہوش — جو سمجھتا نہین ہے رہ خاموش
نہین بکتا کلام ناواجب — چاہتا ہون یہہ حق سے ہو تائب
کہ اگر اپنی خو سے باز آئے — عیش و آرام جاودان پائے
ہے فقط پنجروزہ عیش مدام — جو ہے مرنے مین ہی اُسکے عیش مدام
اِس سخن ساز نے کہی جو بات — ایک نے شاہ سے کہی وہ بات
وجد سے آب چشم بھر لایا — سیل سا بہکے چہرہ پر آیا
دل جلا اسکا شوق سے یارے — جھک گئین چشم شرم کی مارے
آدمی بھیجا پیش نیک نہاد — تا نہ کر سن مری فریاد

اہل مجلس نے تب مچایا شور | کہ کہا کسنے یہہ آیا تہا منہ زور
گئی ہر سو نقیب تیچہے دوان | کہہ ہے دیکہا کسی نے ایسا جوان
ایک بولا کہ ایسا عذب بیان | صرف سعدی کو جانتے ہین یہان
آفرین اُس لے جسنے ایسا کہا | دیکہہ کڑوی کو میٹہا کیسا کہا

حکایت پادشاہ زادہ گنجہ کی توبہ کرنے مین

ایک تہا شاہزادہ گنجہ | محض نالایق اور سر پنجہ
آیا مسجد مین مست گاتا ہوا | مے سے پیسا نگین بجاتا ہوا
ایک مقصورہ مین تہا زاہد ایک | بات تہی دلپذیر دل تہا نیک
بات پر اُسکے مجتمع تہے عوام | نہین عالم تو مستمع ہو مدام
اُسنے بیجرئتی وہان پر کی | اک خرابی اُنہونکی جان پر کی
ہووی منکر جو پادشہ کا قدم | کون معروف و امر کا ہر دم
دیتی ہے پیش سیر نکہت گل | جیسی آوازِ چنگ پیش دہل
نہی منکر جو تجہسے ہو ممکن | مت اپاہج سا بیٹہہ کر کہو دن
گر نہین اختیار ہے تجہکو | کہہ نہ اندرز سے سدہرتی ہے جو
نہ رہی جب مجال دست و زبان | کرین ہمت سے مرد ہی عیان

سبز رنگی مین کچھہ نہین ہے بہی — ہے کدو سبز رنگ پر ہے تہی
پر کچھہ نہ دستار و ریش سے کچھہ اس — وہ زبونی ہو تو یہہ ہے سو گہی گہاس
آدمی جو ہین صرف صورت سی — چاہیے جیب مین وہ مورت سی
اگر بقدر ہنر تلاش محل — رفعت و بخشی کچھہ نہ مثل زحل
ہے نہی بوریا مین گو رفعت — پر نہین نیشکر کی خاصیت
نہین پاتا کمال خر سے نام — چلین پیچھے ترے ہزار غلام
ایک کوری نے اک حریص سے جو — لیا کپڑے سے کیا کہا اسکو
تجھے کچھہ ملنے کا نہین ہے تجھے — ریشمی کپڑے مین نہ باندہ مجھے
نہین منعم ہے مال سے بہتر — خر ہے گو اوڑہے جل اطلس خر
ہوا یہہ مرد حسینت یون گویا — کینہ سینہ سے اپنے یون دہویا
ہے وے آزردہ کا کلام کرا — سستی مت کر جو خصم ہووے بڑا
ہو سکے خصم کا نکال و مار — وقت دہو ہوئیگا یہی دل سے غبار
ہوگیا قاضی اسقدر لاچار — نکلا منہ سے یہہ فن جو ادشوار
تہا تعجب کہ ماجرے سے گزرا — چشم تہین دونون فرقدین سے وا
اس طرف وہ جوان وہانسے گیا — ڈہونڈہتا لیکن کہین پتا نہ لگا

اک کہن جامہ عالم مفلس ‎ ‎ مجلس قاضی مین ہوا بس
دیکھکر قاضی نے نگاہ کڑی ‎ ‎ کی معرف نے آستین پکڑی
کہ نہین جانتا ہے ای نادان ‎ ‎ یہہ مکان ہے نہین ترے شایان
بیٹھہ نیچے قرینہ سی جاکر ‎ ‎ یا کھڑا رہ نہین تو جا باہر
تو بزرگون کی جا دلیری نکر ‎ ‎ زور پنجہ نہین ہے شیری نکر
نہین ہر آدمی ہی لایق صدر ‎ ‎ جای ہر آدمی ہے لایق قدر
اور کیا حاجت نصیحت ہے ‎ ‎ کم عقوبت نہ یہہ فضیحت ہے
بیٹھتا ہے جو نیچے عزت ہے ‎ ‎ نہین پڑتا ہے نیچے ذلت ہے
آگ سا کہنچا اسنے دل سی دہوان ‎ ‎ اٹھکے اونچے سے نیچے بیٹھا وہان
عالمون نے کی علم کی تکرار ‎ ‎ چلے آپسمین کیون نہین ہتیار
واکیا جنگ اور جدل کا در ‎ ‎ نہین اور ہان کا جو اٹھا یا سر
گویا شاطر خروس لڑتی تہے ‎ ‎ چونچ اور چنگ سے جہگڑتی تہے
ایک غصہ کے مارے بیخود و مست ‎ ‎ مارتا تہا زمین پہ دوسرا دست
عقدۂ پیچدار تہا مشکل ‎ ‎ نہ کسیکو تہی راہ حل حاصل
وہ کہن جامہ گوشہ اخیر نشین ‎ ‎ آیا غرش مین مثل شیر عرین

بخشے اُسنے کئی تھی کام جو زشت — فضل سے اُسنے اُسکو دی جا بہشت
اُس عبادت پرست کو جو عار — اُسکی صحبت سے خلد مین ہو خار
کہہ قیامت مین اُس سے مت شرما — خُلد اُسکی ہے دوزخ اُسکی جا
درد و سوزش سے اُسکا خون ہے جگر — تکیہ ہے بندگی پر اُسکو اگر
نہین آگہہ بارگاہ غنی — عاجزی اچھی ہے نہ کبر و منی
جسکا جامہ ہے پاک و دل ہے پلید — اُسکو دوزخ کی جا ہے نہ کلید
عاجزی و غریبی اِس در پر — طاعت و خود پسندی سے بہتر
خود کو جو نیک سمجھے سو ہے بُرا — کہ خدائی مین ہے خودی کو نہ جا
گر نہ مردی کا مرد ہے تو بیان — فوق لیجا نے ہر سوار کہان
پوست نکلا پیاز سا خالی — پستہ سا جو نہ سمجھا تھا خالی
فائدہ ایسی بندگی سے کیا — عذر تقصیر بندگی دکھلا
بر طاعت نہ پاسے نا بخرد — جو ہو خالق سے نیک و خلق سے بد
یاد رہتی ہین عاقلون سے کلام — یاد رکھہ مجھسے ایک یہ ہی مدام
جو گنہگار رہے کہے خوف خدا — زاہد بندگی نما سے بھلا

حکایت دانشمند درویش اور متکبر قاضی کی

ہوا آزاد طفلی مین جو موا / کہ نہ پیری مین شرمسار ہوا
بخشش آئے آفریدگار گناہ / کہ نہین مجھکو نیک کار پناہ
یہان یہہ پیر گوشہ مین نالان / کہ پکڑ میرا ہاتہہ اے رحمان
سرنگون تہا یہہ شرمساری سے / چشم سے اشک حیف جاری تہے
وہان عابد نے پرغروری سے / ترش ابرو کی اس پہ دوری سے
کہ یہہ ناجنس مدبر و جاہل / آگے ہم مین کہان ہوا داخل
تا گر دن پڑا ہے آتش مین / عمر کہو کر کمینہ خواہش مین
ایسی کیا خیر کی ہی اسکو جو / میری اور روح حق کی صحبت ہو
اچہا ہے یہہ یہان لئے باہر ہو / کار دوزخ پر اپنے حاضر ہو
اسکی صورت سے ہوتا ہون بیزار / کہ مبادا جلای اسکی نار
ہوو ین حاضر جو حشر کو بحضور / ایخدا مجکو اس سے رکہیو دور
اس تصور مین تہا کہ حق سے پیام / پہنچا حضرت کو انکو پہنچے سلام
گو یہہ عالم ہی اور وہ ہی جہول / مجکو ان دونون کی دعا ہی قبول
اسنے جسنے کئے مین دن برباد / کی ہی مجہسے بسوز دل فریاد
اسکو جو آئے ہوتے کے بیچارہ / نکرون اپنے در سے آوارہ

سر تہا بے عقل و احتشام سے پُر — پیٹ تہا لقمۂ حرام سے پُر
ذیل ناراستی سے آلودہ — دودۂ ناراستی سے اندودہ
تہا نہ چلتا وہ چال بینا کی — نہین سنتا مقال دانا کی
مثل قحط اسنے خوف کہائی تہی — سہو نو سال اُسے بتاتے تہے
تہا ہوا و ہوس سے خیر من سوز — نہ تہا نیکی سے نام نیک اندوز
متنعم تہا ایسا نامہ سیاہ — نہ تہی نامہ مین جاے درج گناہ
تہا گنہ گار و خود سر و فاجر — مست و مخمور روز و شب ظاہر
کہتے ہین گہر مین ایک عابد کے — حضرت عیسی آئے جنگل سے
آیا پیچہے وہین وہ گوشہ نشین — چومی اُنکی ملازمت کی زمین
دور ہی سے وہ عاصیِ گہیان — ہوا نور اُنکا دیکہکر حیران
متامل ہوا پشیمان وار — جیسے درویش پیش پایہ دار
تہا خجل عذر خواہ زیر لب — خواب غفلت مین رہ گئی تہی شب
اشک باران تہی مثل بارش میغ — کہ گئی عمر مفت ہاے دریغ
دیا برباد نقد عمر عزیز — نہ خریدی کوئی صواب کی چیز
مجہہ سا زندہ کوئی نہوا اصلا — مرگ میرا ہے زندگی سے بہلا

کب سمجھتا ہے مرد دانشمند — سر گرانی مین اپنی قدر بلند
اِس سے بہتر نہین کوئی درجت — کہ پسندیدہ خو کہے خلقت
تجھہ سا تجھہ پر غرور کرتا ہی جب — تو بزرگ اُسکو مانتا ہے کب
جیسے مغرور تجھکو ہی منفور — تو بہی اورونکو ہی جو ہی مغرور
تو اگر اونچے پر ہے استادہ — ہنس نہ اُسکو جو ہووی افتادہ
بیشتر ایستادہ پڑتے ہین — اونکی جا افتادہ چڑہتے ہین
مانا تو عیب سے بری ہی ولے — رنج مجہہ عیب سے بہرے کو نہ دے
اِک در کعبہ پر ہے استادہ — اِک در میکدہ پر افتادہ
جو بلائے اُسے تو روکے کون — جو نکالے اُسے تو ٹوکے کون
نہ عمل پر اُسے بہروسہ ہے — نہ اِسے بند باب توبہ ہے

حکایت عیسی علیہ السلام اور عابد ناپارسا کی

کہتے ہین ایسا اویان کلام — عہد عیسی مین پہنچے انکو سلام
ایک نے کی تہی زندگی برباد — نہ تہا جز جہل و گمرہی کچہہ یاد
سخت ناپاک و شوخ و نامہ سیاہ — اس سے ابلیس مانگتا تہا پناہ
کہوئی عمر عزیز بے حاصل — ہو کے پیدا نہ خوش کیا کوئی دل

اک یہی ہے طریقت درویش — کہ کہے افتادہ وہ تن خویش

گر تواضع جو ہے بزرگی کی چاہ — اور اس بام کی نہین کوئی راہ

حکایت سلطان بایزید کی

عید کو بایزید نیک سیر — گھر سے نکلا نہانے کے وقت سحر

ایک نے ایک طشت خاکستر — بیخبر ڈالا کوٹھے سے اسپر

…اکھہ دستار پر تھی اور مو پر — دست شکرانہ ملتا تھا او پر

…کہتا تھا نفس مین ہون لایق نار — مجھے اس اکھہ سے نہین کچھہ عار

…و دبین کرتے نہین بزرگ نگاہ — تو خدا بینی خویش مین سے بچاہ

…ین گفتار و ننگ مین عظمت — نہین پندار و دعوی مین رفعت

…ر کو پائیگا بہشت مین جا — طالب معنی تارک دعوے

…ے تواضع مین رفعت و عزت — ہے تکبر مین نکبت و ذلت

…ستی سرنگونی کی ہے راہ — برتری چاہی برتری مت چاہ

…تار عجب کی عاقبت اور اسکی شکستگی کی برکت مین

…ت دنیا کو کیا خبر دین سے — کیا خدا بینی ہووی خود بین سے

…ی چاہ ہے تو مثل خسان — مت حقارت سے دیکھہ سوے کسان

کون ہون مین وہان جہان ویا   وہ اگر ہے تو مین نہین حقا
آپکو جب نگاہ سے ڈالا   لیکے سیپی نے گود مین پالا
آسمان نے بنایا اوسکا کار   ہوا لولوے نامور شہوار
پائی ایسی بلندی جو ہوا پست   نیستی اختیار کی ہوا ہست

حکایت مردان حق کی آپکو حقارت سے دیکہنے مین

آیا دریا سے اِک جوان عاقل   ہوا در بندر روم مین داخل
دیکہا رکہتا ہے فضل و فقر و تمیز   رخت اُسکا رکہا بجاے عزیز
ایک دن بولا اُسے ور صلحا   جہاڑ گرد و غبار مسجد کا
مرد رہرو نے یہہ کلام سنا   چلدیا اٹہکے پہر پتہ نہ ملا
سمجہے اوسے مرید و پیر تمام   نہین خدمت سے کچہہ فقیر کو کام
ایک خادم نے راہ مین دیکہا   دوسرے دن کہا کیا بیجا
تو نہ کچہہ خود پسندی سے سمجہا   مرد خدمت سے پائی مین درجا
رویا باصدق و سوز یہہ سنکر   بولا اے دل فروز جان پرور
دیکہی سینے وہان نہ گرد نہ خاک   مین سے اس اپکا بین تہا نا پاک
اسلئے وہان سے مین ہوا لیس پا   جا ہے پاک خاک سے وہ جا

ایک پہر رات رہگئی تہی گل　　ایک پری رخ نے کر دیا آکے گل

دو دو سر پر تہا اور تہی گویا　　عافیت تہی یہہ عشق کی گویا

ہوا چاہیے جو عاشقی آموز　　مرگ ہے باعث فرح نی سوز

دست عاشق مراد نہ اٹہائے　　تیر یا سنگ گرچہ سر پر آئے

گو مقتول یار پر مت رو　　اسکا مقبول ہوگیا خوش ہو

جو ہے عاشق تو رہ مرض کے ساتہہ　　مثل سعدی کی ہو عرض ہاتہہ

کہتا ہون تجہسے جا نہ دریا پر　　جا سے تو تن کو نذر دریا کر

باب چوتہا تواضع مین

خاک سے تو بنا ہے ای بندے　　اسلئے خاکساری مین تن دے

مت ہو جانسوز و طامع سرکش　　ہے بنا خاک سے نہ بن آتش

نار سوزندہ سر اٹہاتی ہے　　خاک بیچارہ تن گراتی ہے

سرکشی اس سے ہے کمی اس سے　　نے دیو اس سے آدمی اس سے

حکایت اسی معنی مین

گرا بادل سے قطرۂ باران　　ہوا دریا کو دیکھکر حیران

مثل خودبین ہے خود پرست کی چاہ | کوچۂ پرخطر مین مست کی راہ
جب سے سر پر لیا ہی مینے یہہ کار | تب ہی سے ہوا ہون دل بیزار
ہے سرانداز عشق مین صادق | اور بدزہرہ خویش پر عاشق
ایکدن موت لیگی میری جان | اس سے بہتر کہ لیوے وہ جانان
موت لکھی ہوئی ہی جب سر پر | دست دلبر سے مرنا ہے بہتر
نہ مریگا تو ایکدن لاچار | کیون نہین مرتا پھر بپاے یار

مکالمہ شمع اور پروانہ کا

سنا ایک شب جو مین نہین سویا | ہوا پروانہ شمع سے گویا
مین ہون عاشق اگر جلاون تو بجا | گریۂ و سوز تجھکو کیون ہے بھلا
بولی ای نیک خواہ مسکین یار | اٹھگیا میرا شہد شیرین یار
مجھسے شیرینی ہوتی ہی برباد | اٹھتی ہے سر مین آتش فرہاد
ایسا کہتی تھی سیل درد نہان | اسکے رخسار زرد پر تھا عیان
عشق ای مدعی نہین تیرا کام | نہ دل صبر ہے نہ پای قیام
تو گریزان ہی شعلہ سے دایم | اور مین جلتی رہتی ہون قایم
آتش عشق ہی تری پرسوز | دیکھتا پا ہے وہ میری سرسوز

نہین دل گلستان کا دامان کش — اشتیاق اسکا ہے گریبان کش

آگ مین خود نہین ہون خود افگن — شوق اسکا ہے حلقۂ گردن

دور تہا تب سے دل جلاتا ہے — نہ کر اب شعلہ جب لگاتا ہے

وہ نہین کرتا شادی مین یار — کر سکین زاہدانہ کچہہ گفتار

عیب کیا یار کے تولا مین — خوش ہون مرنیکو یار کی پا مین

کیون ہی آز تلف نہین ہے عیان — کہ روا ہی نہون جو ہو وہ جہان

مین ہون سوزان کہ ہے نہ یار نکو — جسمین تاثیر سوز یار نہو

پہر تو سست کہہ کہ اپنے لایق حال — پیدا گر کوئی یار نیک خصال

پند شوریدہ حال کو دے جو — کہے بچہو کے کاٹے سی مت رو

اسکو دینا نہ چاہیے کبہی پند — پند جسکو نہو وہی فائدہ مند

ہاتہہ سے جسکے چہٹ گئی ہو عنان — کہہ نہ اسکو کہ مت ہو تیز روان

یہہ سخن سند باد سی ہے یاد — عشق ہے نار اور پند ہی باد

باد سے نار ہوتی ہی روشن — جیتا ہوتا ہی یار سے دشمن

تو برا کرتا ہے کہ دل میرا — چاہتا ہے مجہہ لیسے پرہیز

ہمنشین ڈہونڈہ آپ سی بہتر — وقت کہوتی ہے صحبت کہتر

مت ہین پہر نام خرقۂ زرق جامہ پوشیدہ مرد ہوتا ہی غرق
ہے تعلق ہی درمیان حایل بے تعلق ہو پہر ہی تو واصل

حکایت ۲۷

کہا پروانہ سے کہ ای نادان چاہ اسکو جو ہو تری شایان
راہ وہ چل کہ دیکہے راہ رجا تجہہ مین اور شمع مین ہی فرق بڑا
نہ سمندر ہے پہر نہ گرد نار چاہیے مرد کی پہلے پہر پیکار
خور سے پوشیدہ ہووے موشک کور آنہین تجہہ سے عبث ہی زور
جانکر اپنا دشمن جانی دوست رکہتا ہی محض نادانی
کوئی تجہکو نہین کہے نیکو اسکی خاطر جو کہوئی توجی کو
جو گدا چاہے شاہ سی دختر دکہے کہائے خیال بیہودہ پر
تجہہ سے کو کب خیال مین لائے بادشاہ ہونگا جس پہ دل آئے
مت سمجہہ لیے جلسہ مین گاہ کہے تجہسے غریب کی کچہ چاہ
اور سب سے اگرچہ نرم سا ہے تو ہے بیچارہ تجہسے گرم سا ہے
کیا ہی پروانہ سے نے دیا ہی جواب گر جلون مین تو کیا ہی استعجاب
ہے خلیل آسا مرے دلمین نار شعلہ ہی میرے واسطے گلزار

منتشر باد صبح سے گل ہو — نہ کہ ہیزم تبر سے کٹتی ہے جو
ہے جہان مین سماع و مستی و شور — لیک کیا آئینہ مین دیکھے کور
کہہ نہ درویش مست کو تو برا — دست و پا مارتا ہے غرق ہوا
نہین دیکھا کہ کیا حدائے عرب — اونٹ کو لاتی ہے برقص و طرب
طرب و شور اونٹ کو ہے اگر — آدمی کو اگر نہو تو ہے خر

حکایت ۲۶

ایک شکر لب جوان تھا نے آموز — نار نے سوز سا تھا خود دل سوز
باپ اس سے بگڑتا تھا اکثر — اور کہتا تھا نے کو آتش پر
ایک دن اسکا سر کیا جو گوش — ہو گیا آپ بیخود و بیہوش
کہتا تھا ہو کے اشک سے دربار — آگ دی نے نے مجھہ مین اب کی بار
نہین معلوم کس لئے یہہ مست — رقص مین اپنے مارتے ہین دست
یار ہو دل پہ واردات کا در — ہیچ آئے یہہ کائنات نظر
یاد جانان مین ہووے وہ رقصان — جو رکھے اپنی آستین مین جان
مانا تو پیرنے مین ہے ہشیار — پیرہن نے برہنگی سے بار
مانا تو ہے شناور یکتا — جز برہنہ نہ مارے دست و پا

اگتی ہی دانہ سے نبات کہان — جب تلک خاک مین ہووے نہان
کریگی ایسا آشناے خدا — ہوویگا آپ سے تو آپ جدا
جب تلک اپنا ہے خیال تجھے — جاننا اپنا ہے محال تجھے
یہہ اشارہ اُنہین کو ہی معلوم — جو سمجھتے ہین آپکو معدوم
ہووے مطرب صدای پای ستور — رکھے دل مین اگر محبت و شور
کوئی مکھی کبھی نہ پر مارے — پیش شوریدہ جو نہ سر مارے
حال آشفتہ جانے کیا بم و زیر — روئے آواز جانور سے فقیر
گانے والا کبھی تہین خاموش — لیک دم نہین کھلا ہی گوش
ہون جو آشفتہ حال بادہ پرست — ہووین دولاب کی صدا پر مست
مثل دولاب چرخ مین آئین — مثل دولاب اشک بھر لائین
سر رضا کا رکہین گریبان پر — نہو طاقت تو ہون گریبان در
مین بتاؤن سماع کیا ہے مگر — مستمع کونسا ہی جانون اگر
برج معنی سی جو ہوا اُسکی طیر — چھوڑ کے نیچے ملک کو اُسکی سیر
اور جو ہو لہو و بازی پر مایل — لہو کی ہو نہ یا دتی حاصل
نہین مرد سماع شہوت باز — خفتہ کو کیا اٹھاے خوش آواز

سہتا تہا جو رخصم بہر دوست　　کم نہ تریاک سے ہے زہر دوست
نہیں آگاہ طعنۂ یاران　　نہیں غرقہ کو دہشت باران
پاے دل جسکا ہو وے زیر سنگ　　نر کہے کچھ خیال شیشۂ ننگ
ایک شب صورت پری پیکر　　ہوا ایک دیو اس سے ہم بستر
صبح اسکو نہ تہی مجال نماز　　کوئی یار اسکا تہا نہ واقف راز
مارا پانی مین غوطہ وقت سحر　　گیا سردی کے مارے اینٹھ ٹہہر
ایک ناصح ہوا ملامت گر　　کہ موا آب سرد کے اندر
سنکے بولا وہ صاحب انصاف　　رکہہ مجہے لفظ کفر سے تو معاف
چہپنا کچہہ روز اس پسر نے دل　　اسکی الفت سے صبر ہے مشکل
نہ خوشی کا کیا کبہی اظہار　　دیکہہ جان پر اٹہاتا ہون کیا بار
جسنے یہہ خاک سے بنایا تن　　اور کیا جان پاک کا مسکن
گر سہون اسکا بار امر بجا　　کہ ہے احسان و فضل اسکا سا

گفتار اہل دل کی سماع مین اور حق باطل کی تفریق مین

گر ہے عاشق تو آپکو مت چاہ　　ورنہ لے اپنی عافیت کی راہ
مست محبت سے ذرا اگر ہے خاک　　زندہ ہوگا جو وہ کریگی ہلاک

منکے بولا امید و بیم سے تب / کانپتا تہا میرا بدن بیڈہب
آخر اللہ بس کے فیضان سے / ہوا مستغنی مال گیہان سے

حکایت حق شناس مرد کی

شام کے ایک شہر مین جہگڑا / ہوا ایک پیر نیک کو پکڑا
یاد ہے کی تہی اسنے جو تقریر / جب یہ دو پاہین ڈالی تہی زنجیر
کہ اگر نہ شاہ فرمائے / کسکی طاقت جو لوٹنے آئے
جانئے دوست ایسے دشمن کو / دوست سے جو ہوا معین ہو
عزت و جاہ یا ہی ذلت و قید / باعث اوسکا ہی حق نہ عمر نہ زید
اے خردمند رکہہ مرض سے نہ بیم / جو دوا تلخ تجہکو بہیجے حکیم
کہا بلا شبہ وہ جو دوی حبیب / دانا بیمار سے سوا ہے طبیب

حکایت عاشق صادق و پارسا کی

ایک کا دل تہا میر اسا مائل / ایک پر تہین خرابیان حاصل
تہا جو ذی ہوش اور فرزانہ / ہوا مشہور سب مین دیوانہ
اپنے یارونکی مار کہاتا تہا / مثل مسمار سر جہکاتا تہا
ایسا غالب خیال دلبر تہا / کہ لگد کوب کاسۂ سر تہا

دہشت آلودہ ہین بزرگ زبان | دیکھی ہے بارگاہ شاہ جہان
ابھی تک تو ہے کانو کے اندر | کہ سمجھتا ہے آپکو سرور
نہ زبان آورون سے ہو وہ مقال | جسپہ سعدی نے بدلو کوی تمثال

حکایت کرم شب تاب کی

دیکھا ہو یگا صحرا مین بیشک | شب کو روشن چراغ سا کرمک
ایک نے پوچھا کہ ای شب تاب | کسلئے دن مین ہے تو ہی نایاب
آتشین کرم خاک زاد نے کیا | عاقلانہ اُسے جواب دیا
صحرا مین میری رات دن ہی جا | پر نہین پیش مہر مین پیدا

حکایت دانشمند کی اتابک سعد بن زنگی کے ساتھ

سعد زنگی کی ایک نے مدحت | کی ہو تربت پہ اُسکی صد رحمت
لبس خلعت سے مہربانی کی | جاسے زیبا سے قدردانی کی
دیکھا اللّہ لبس جو نقش زر | پہنکا خلعت اُٹھی یہہ سوزش سر
شعلہ سوزش سے یہہ لگا جانین | کہ اُٹھا اور گیا بیابان مین
ایک صحرائی نے کیا یہہ سوال | کیا ہوا جو بدل گیا ترا حال
چومی جب تین جا پہ تو نے زمین | تیرا اعراض پھر درست نہین

...آتنے اُس سے ہین کمتر — جسکی ہستی سے ہست ہین یکسر

...بی — اوج سے آسمان بلند کھڑا

...بحر موج سے ہے بڑا — اہل معنی ہین جاکے پہنچے جہان

...صورت مگر نہ پہنچے وہان — اور یہہ بحر ایک قطرہ ہے

...یہہ مہر ایک ذرہ ہے — سر چھپائے جہان بجیب عدم

...عت اگر اٹھائے علم

حکایت دہقان کی لشکر سلطان مین

ایک دہ کا رئیس و اُسکا پسر — گئے ایک شہ کی قلب کے اندر

دیکھی چاوش اور تیغ و تبر — اطلسی و زری قبائے و کمر

پہلوان با کمان شکار افگن — بندے ترکش کش او ناوک زن

کسیکے تن پہ پرنیانی قباہ — کسیکے سر پہ خسروانی کلاہ

دیکھا جب اسنے یہہ فر و پایہ — سمجھا تب باپ کو فرومایہ

کر اُٹھا رنگ رخ ہوا حیران — ایک ہیولہ مین ہوا پنہان

لڑکا بولا کہ تو بھی ہے سرور — کہ بزرگان دہ کا ہے افسر

کیا ہوا کیسی توڑی جان سے امید — کسلیے کانپا جیسے باد سے بید

بولا ہان حاکم اور سرور ہون — جب تلک اپنے دہ کے اندر ہون

ڈالا سجادہ اسنے بر سر آب — جانامین نے خیال ہے یا خواب

شب کو مدہوشی سے نہین ہوش آیا — صبحدم دیکھکر ہوا گویا

اے نکو راے کیا عجب آیا — تجھے کشتی سے مجھے خدا لایا

اہل صورت نہین سمجھتے یہہ حال — آب و آتش مین چلتے ہین ابدال

نہین جس طفل کو شرر سے خبر — رکھتی ہے اسکی مادر اوس پہ نظر

بس جو رہتے ہین غرق وجد سدا — سو ہین منظور چشم لطف خدا

حافظ یار نار سے ایسا — حافظ موسی و نار سے جیسا

ہے شناور کے ساتھہ جو لڑکا — سو نہین کہتا دجلہ سے دھڑکا

مرد سالک سے چلے تو دریا پر — رکھتا ہے خشکی پر بھی امن تر

حکایت ۱۹ واجب تعالی کی آگے موجودات کی ہیچی مین

عقل کی رہ مین پیچ پر ہین پیچ — جز خدا جانتے ہین عارف ہیچ

یہہ حقایق شناس سے کہیے — ڈرتے اہل قیاس سے رہیے

نہ کہین کیا ہین پھر یہہ ارض و سما — یہہ دد و دام و آدمی ہین کیا

ہے پسندیدہ یہہ سوال مگر — دون جواب اسکا ہو پسند اگر

کہ بیابان و بحر و کوہ و فلک — پری و آدمی و دیو و ملک

دیکھ کر شاہ نے اسے پوچھا | مال غارت سے لایا ہی تو کیا
عرض کی مین تو کچھ نہین لایا | آپکے ساتھ ساتھ ہون آیا
شغل کہتا ہون جیسا خدمت سے | نہین کہتا ہون میں لیا نعمت سے
ہے اگر بارگاہ مین داخل | ست ہو خدمت سے شاہ کی غافل
وہ خلاف طریق چلتا ہے | حق سے جز حق جسے تمنا ہے
جسکو احسان ہی یار سے درکار | پاس عزت نہ اسکو ہی نہ پاس یار
دہن آز جب تلک ہے باز | نہین کہلتا ہی غیب کا کچھ راز
ہے حقیقت کا ایک نقش مکان | گرد حرص و ہوا اٹھے ہے جہان
نہین میں کہتا کہ اٹھتی ہی جب گرد | بینا نابینا وار ہوتا ہے مرد

حکایت مردون کی ثابت قدمی مین

باری ایک پیر اور مین ہر دو | جاکے مغرب مین پہنچے بر لب جو
ایک دم تہا مجھے کیا اسوار | کشتی پر اور اسنے رکہا لاچار
ناخدا ترس ناخدا نے روان | کی وہ کشتی وہانسے مثل دخان
مین جو اس ساتھی کے لئے رویا | قہقہہ مار کے ہوا گویا
رو نہ میری لئے کہ کشتی جو | لاتا ہے لائیگا مجھے بھی سو

اٹھہ گیا سر سے شور لیلی مگر — گئی خواہش ہوا خیال دگر

سنکے سو یا کمال وہ مجبور — بولا ای خواجہ کہہ مجھے معذور

آپ ہی زخم دل سے ہون مضطر — کیون چہڑکتا ہے تو نمک اُسپر

نہ سدا دوری سے صبوری ہے — بیشتر دوری خود ضروری ہے

کہا ای یا وفا مبارک خو — کہہ جو لیلی سے کہنا ہو تجہکو

بولا مت کہہ تو میرا ذکر وہان — حیف ہے ذکر میرا وہ ہی جہان

حکایت ایاز اور سلطان محمود کی

عیب جو شاہ غزنین کا ہوا اک — کہ نہین صورۃ ایاز ہے نیک

نہین جس گل کو رنگ و بو حاصل — ہے عجب بلبل اُسپہ ہو مایل

کہا محمود سی کسی نے یہہ حال — ہوا پیچیدہ فکر سے بکمال

بولا عاشق ہون نیک خوئی پر — نہ قد و بالا کی نکوئی پر

کہتے ہین ایک کو مین ایک شتر — گرا صندوق ٹوٹے بکہری دُر

پھر غارت ملک نے حکم دیا — اور گہوڑے کو وہان سے تیز کیا

سب سوار اُسکے ساتھہ سے چہوٹے — دُر و مرجان کی لوٹ پر ٹوٹے

اُنسے جو تہے غلام دولت خواہ — جز ایاز ایک بہی نہ تہا ہمراہ

...جا زادون مین ہوئی وصلت — دونون عالی نژاد و حور طلعت
...ڑکی لڑکی سے شاد و خوشخاطر — لڑکا لڑکی سے سرکش و نافر...
...ڑکی کا خلق تہا فریفتہ وار — لڑکے کا رو بجانب دیوار
لڑکی رکہتی تہی تن کی آرایش — لڑکا رکہتا تہا مرگ کی خواہش
...دہ کے پیرون نے لڑکی سی یہہ کہا — مہر رکہتا نہین تو مہر چکا...
سنکے بولا کہ غم نہین جی کو — شو بڑون پر بہی جو رہائی ہو
بولی وہ ناخنون سی نوچکے پوست — کب سہون اتنے پر جدائی دوست
ترک الفت وفا وصول کری — ردکری یا مجہے قبول کری
آتو ایسی ہی زندگانی کرون — ظلم بہی دیکہون مہربانی کرون
سو تو کیا مین لاکہہ بار زنہار — روے جانان کے ہون نہ ہم مقدار
ہووے دلبر سے تیرا دلبر جو — ہے حقیقت مین تیرا دلبر سو
پوچہا اسکو جو عشق سے تہا تباہ — کہ ہے دوزخ کی یا بہشت کی جا...
کہا مت پوچہہ مجہسے یہہ وہ خوب — سمجہے اچہا میرے لئے ہے نکو...

حکایت لیلی کے عاشق صادق مجنون کی

پوچہا مجنون سی ای مبارک پے — کیون نہین آیا ہے تو جا...

تھا پریرو طبیب ساکن مرو / باغ دل مین تھا جسکا قامت سرو
درد دلہای ریش سے نہ خبر / چشم بیمار خویش سے نہ خبر
کیا ایک دردمند نے مذکور / کچھ وہ کون اُسکے ساتھ تھا مسرور
تندرستی نہین تھی اپنی پسند / کہ کہین اسکا آنا ہووی نہ بند
عشق کا سودا دیکھا ہے اکثر / زیر کرتا ہے عقل زور آور
سودا ملتا ہے جب خرد کی گوش / سر اُٹھا سکتا ہے نہین پھر ہوش

مثال عشق کے غلبہ سے عقل و ہوش کے جاتے رہنے کی

پنجہ آہن ایک نے تیار / کیا جو چاہے شیر سے پیکار
شیر جب اپنے پنجہ مین لایا / زور اُسنے نہ پنجہ مین پایا
بولا ایک سوتا ہے تو کیا زن سا / مار رکھتا ہے پنجہ آہن سا
سنا کہتا تھا اُسکے نیچے پڑا / پنجہ سکتے مین شیر سے نہ لڑا
عقل دانا ہے پیش عشق دلیر / پنجہ آہنی سے عشق شیر
تو ہے پنجہ مین شیر مرد کی زن / سے ہے عبث کہا پنجہ آہن
عشق کے آگے عقل حیران ہے / آگے چوگان سے گو گریزان ہے

حکایت حبیب کی نظر مین محبوب کی عزت ہونے اور سگوں سے نفرت ہونے مین

حکایت ۱۱ اس شخص کے جفا سہنے مین جس بغیر صبر نہین کر سکتے

نوعروس جوان نے پیش سحر	کیا یکبار شکوۂ شوہر
ساتھہ اس لڑکے کے زیادہ نچاہ	کہ ہو تلخی سے میری عمر تباہ
یہہ جو ہین میرے ساتھہ ہم منزل	مجھسے کوئی نہین پریشان دل
ایسے آپسمین مردوزن مین وست	گویا دو مغز ایک کہتے ہین پوست
سالتنے دن مین کبھی نہ میرا شو	متبسم ہوا ہے میری سو
سنکے اس پیر مرد نے یہہ سخن	ہوتے ہین ہوشیار پیر کہن
کیا ہی پیرانہ جواب دیا	خوبرو ہے تو اسکا ناز اُٹھا
چھوڑنا اسکو حیف ہے ہر طور	جسکی مانند ملسکے نہین اور
کھینچ مت اس سے سر جو سر کھینچے	کلک حرف وجود پر کھینچے
حکم حق پر ہو راضی بندہ وار	ایسا خاوند پانا ہے دشوار

حکایت ۱۲

ایک بندے پہ دل جلا بیڈ سب	کہتا تھا بیچتا تہا مالک جب
مجھسے بندے بہت ملینگے تجھے	تجھسا صاحب نہین ملیگا مجھے

حکایت ۱۳ محبوب کی وصال کی امید سے دوا پر درد اختیار کرنے مین

…شب بھی کرو طاعت سے — تہا نہ کچھ کام استراحت سے
…ایک مرید نے تہا جو — واقف حال یوں کہا اسکو
…اسطرف کا در دیکھا — کر نہ پھر ابھی تہجد و جد بیجا
…دوست فام چہرے پر — لا کے حسرت سے بولا اے کمتر
…کہہ اسنے گرچہ ان تو بہی — مینے فتراک ہاتھ سے چہوڑی
…تاہ ہے مگر محرم — دوسری راہ ہوتی گر معلوم
…لیک در سے جو پہر پابوس — اور در جانے تو ہے کیا افسوس
…کو میں نہیں مجہکو — پر نہیں اور رہ کہیں مجہکو
…تہا یہ سر بارض فدا — گوش جان میں کسی نے دی یہ ندا
…ہے گو ہنر سے نہیں — کہ نہیں اور ہے پناہ کہیں

حکایت ١٥

…شا پور میں ہوا گدا — بیٹا جو بے نماز شب سویا
…رست امید رکھہ اصلا — کہ بلا تہجد پانے گا در جا
…ان جو میں آئے بار — جسم بے نفع ہوتا ہے بیکار
…سو ور کہہ یان سے دور — طالب عشق میں نہ بہرہ ور

کہتے ہین ایک سال بیٹھا وہان — مثل فریادی آہ و نالہ کنان
ایک شب اوسکا پای عمر تہکا — ناتوانی سے دل سنبہل نہ سکا
صبح ایک لیگیا چراغ وہان — تہی چراغ سحر سے کچہہ ایک جان
تہا خوشی مین زبان پہ یہ راز — جسنے تہوکا در اسکا پایا باز
جو ہے طالب تو ہو صبور و حمول — کیمیاگر نہین بنا ہے ملول
کرتا ہے کتنے زر کو خاکستر — تا کہ بن جاے ایکدن مس زر
زر ہے کچہہ لینے کے لئے بہتر — لیگا کیا ناز دوست سے بہتر
ایک دلبر سے دل جو گہبرا گئے — دوسرے دلربا سے صبر آگئے
ترش روئی سے تلخ عیشی اوٹہا — آب دیگر سے اوسکی آگ بجہا
لیک خوبی مین بینظیر ہو جو — چہوڑ مت تہوڑی بات پر اوسکو
دل اوٹہانا اوسی سی ہی ممکن — ایسی اوقات کٹ سکین جس بن

حکایت اسی باب مین کہ طالب صادق جفا سہنے سے نہین پہرتا

ایک بیدار ایک رات رہا — صبح پہیلائے دونون دست دعا
ایک ہاتف نے غیب سے دی ندا — جا یہان لینے نہوگا کام تیرا
نہین تیری دعا یہان مقبول — خواہ جا خواہ بیٹہہ زار و ملول

پیاسا پڑتا ہے آب مین ہر تاب | ڈوبنے والا مرتا ہے سیراب
جو ہے عاشق ہوا اسکا دامن گیر | جا ہے جان دینے مین نکرتا خیر
ہووے حاصل بہشت راحت | دوزخ ہستی سے گذرے جب
تخم کارندہ غم مین ہوتا ہے | پاکے خرمن خوشی مین سوتا ہے
اسنے اس انجمن مین پایا کام | دور آخر مین جسنے پایا جام

حکایت صبر و ثبات مین

مین نے مردان راہ سی ہی سنا | جو تہے منعم فقیر و شاہ و گدا
گیا بہر گدائی ایک گدا | دیکہا مسجد کا در سنائی صدا
ایک بولا نہین یہہ خلق کا گہر | کچہہ نپائیگا جا یہان نہ ٹہر
پوچہا پہر کس کا یہہ مکان ہی یہان | نہین جس سے کسیکو فیض عیان
کہا یہہ کہنا نامناسب ہے | صاحب اسکا ہمارا صاحب ہے
دیکہا قندیل دیکہی اور محراب | نعرہ کہینچا کلیجہ سے بیتاب
کیجیے افسوس جانا اس گہر سے | حیف مایوس جانا اس در سے
کسی در سے پہرا نہین محروم | پہر در حق سے کیون پہرون مغموم
نہین خواہش کا ہاتہہ پہیلاؤن | تہیدست اسجگہہ سے کیا جاؤن

ایک بولا کہ اب کر اپنا کام　　سہل تر اس سے ہاتھہ مین لا کام
یہہ غرض تیری نہ ہین آنی　　جان ہے دل کے خیال مین جانی
سنی جب یہہ ملامت جانکاہ　　کھینچی دردِ جگر سے اسنے آہ
کہا بس تا کہ زخم تیغ ہلاک　　خون میرا بہائے بر سرِ خاک
دوست دشمن مین ہو مگر چرچا　　کہ یہہ مارا ہوا ہے دلبر کا
اسکے کو سے گریز ہے دشوار　　آبرو ریز گو ہو وہ جبار
نہ سکھا مجکو تو یہہ اے خودبین　　تو یہہ کر آپ ہی کو تو تلقین
کرے اسکے جو خوش لگے جی کو　　قصد خون رکھتا ہے بہت نیکو
جلتا ہون اسکی آگ سے شب بھر　　جیتا ہون اسکی بو سے وقت سحر
آج اگر کوی یار مین مرون　　تو بغل مین کل اسکے خیمہ کرون
پھر نہ اس جنگ سے سکے جب تک　　کشتۂ عشق زندہ ہے اب تک

حکایت اہل محبت کے فدا ہونے اور ہلاک کو غنیمت سمجھنے مین

مرتا تھا ایک پیاسا کہتا ہوا　　خوش ہی خوش بخت پانی مین جو موا
کہا ایک طفل نے اچنبا ہے　　جب موئے خشکی و تری کیا ہے
کہا اسنے جو تر ہو میرا دہان　　دون تصور مین اسکے شیرین جان

ہین صدف وار سر فرو بردہ | تہین دریا سے کف برآوردہ
ہر کوئی پوست و استخوان ہی کب | یعنی ہر شکل سے عیان ہے کب
ہر کسی بندہ کو خریدے نہ شاہ | زندہ ہر زندہ مین پڑے نہ نگاہ
ہو جو ہر ژالہ ہو در شہوار | سب جیسے کوڑی سے دُر سے پر بازار
مثل بازیگران نہ باندہین پا | پاسے چوبین پہسلتے ہین ہر جا
جا بسی گوشہ سرا سے الست | تا قیامت ہین ایک جرعہ سے مست
نہ غرض سے اُٹہائین تیغ سی چنگ | کہ ہین پرہیز و عشق شیشہ و سنگ

حکایت عشق کی غلبہ اور محبوب کی بےپروائی اور عاشق کے محویت مین

تہا سمرقند مین کوئی دلدار | ایک کا خوبرو شکر گفتار
ہتا گرو حسن آفتاب لیا | خانۂ زہد تہا خراب کیا
واہ کیا حسن بےنہایت تہا | گویا رحمت کی ایک آیت تہا
جہان جاتا وہ فتنۂ دوران | انکہین دیتے تہین جانین تہین قربان
دیکہا کرتا تہا یہ اُسے چہپ کر | دیکہکر وہ ہوا خفا اس پر
بولا اے خیرہ سر نہ آ میرے ساتہہ | مین نہین انکہا کہین سر ہاتہہ
پہر اگر مجہکو آئیگا تو نظر | کاٹونگا بیدریغ تیغ سے سر

بیخور و خواب ہجر مین تہا پڑا
کی ملامت تو سنکے بولا یہ

اُس سے جوڑی ہے دوستی جب سے
مین نے توڑی ہے دوستی سب سے

بخدا جب سے دیکہا اُسکا جمال
اور جو دیکہا دیکہا خواب و خیال

جس نے منہہ خلق سے پہرایا ہے
نہین کہو یا کہ کہو یا پایا ہے

بس پراگندہ حال رہتے ہین
اُنکو دُنہی ملک ہی کہتے ہین

یاد حق مین فرشتونسے نہین کم
دد سے اہل جہان کے رکہتے ہین رم

ہین قوی بازو اور کوتہ دست
عاقل و ہوشیار و بیخود و مست

گوشہ خرقہ دوز مین گاہے
مجلس خرقہ سوز مین گاہے

نہ ہے اپنے نہ اورون کی پروا
کنج وحدت مین رہتے ہین تنہا

عقل اور ہوش کل پراگندہ
قول ناصح سے گوش آگندہ

بط کو کیا اطلاع حال غریق
ہو سمندر کو کیا خیال حریق

ہین تہیدست لیک حوصلہ ور
ہین بیابان نورد بے رہبر

نہین رکہتے جہاں نے چشم پسند
اگر پسندیدگی حق ہے بسند

ہین عزیز اہل دہر سے پنہان
نہین منکر بجامۂ ایمان

ثمر و سایہ دار ہین رزدار
نہین رنگین لباس مین سیہ کار

ہنسکے بولا نہ پہیر مجہسے عنان
شاہ پہیرین عنان کسی سے کہان

روبرو تیرے مین ہون ہنستا نہین
یاد مین تیرے خودپرست نہین

عیب مت کر گناہ دیکہے اگر
تو نکالے ہے میری جیب سے سر

پکڑی ہے اس سبب سے تیری رکاب
کہ نہین کرتا ہون کچہہ اپنا حساب

نام پر اپنے مینے کہینچا قلم
کام پر اپنے مینے رکہا قدم

مارتا ہے تیری نگاہ کا تیر
کیون چلاتا ہے مجہہ پہ شمشیر

آگ نیے مین لگاتا جا تو ادہر
رہیگا بیشہ مین نہ خشک نہ تر

حکایت اہل محبت کے فنا ہونے مین

کہتے ہین سنکے لحن غنیا گر
رقص مین آیا ایک پری پیکر

اس پاس آسکے تہے جو عاشق زار
لگی دامن مین اسکے شمع سی نار

ہوا بیزار اور غصہ ناک
ایک انمین سے بولا کیا ہی باک

ہے جلا آگ سے تیرا دامن
جل گیا ایک ساتہہ میرا تن

تو اگر یار ہے تو دم مت مار
شرک ہوتا ہے باخود و بایار

حکایت اہل محبت کے اشتغال مین

یاد ہے ایک بزرگ نے تہا کہا
ایک شوریدہ بادیہ مین گیا

کبھی سا مار کر بٹھلاتے تھے
ایک نے پوچھا ای سڑی کیا ہے
بولا اسی دست یار سے پہر مار
مین ہون اب دستاریکا دشمن
صبر ہوگا نہین مجھے اوس بن
طاقت صبر ہے نہ جای ستیز
کیسے اس بارگہہ سے بہاگون اب
مرے پروانہ پیش شمع اگر
کہا چوگان سے تجھکو مارے اگر
کہا ماریگا تیرے سر پر تیغ
جس کا معشوق ہو کوئی دلبر
نہین ہتی ہے سر کی مجکو خبر
مجھہ سی بے صبر سے ہنو بیزار
مین جو یعقوب و ابراہیم سپید
ایکدن اسنے چومی اسکی رکاب

تو بھی شکر کے گرد بات
تو جو یہہ سنگ و چوب کہاتا
چاہیے دست یار سے نزدیک
وہ مجھے دوست سمجھے یا دشمن
کہ نہین صبر ورد ممکن
رہنا ممکن یہان نہ پائے گریز
تیغ سا کہینچے طلب سے جب
سے اندہیرے مین جلنے سے بہتر
بولا مانند گو پڑون پا پر
بولا اس پر بھی کچہ نہین ہے دریغ
پہر کم رنج لائے کب دلبر
تیغ سر پر ہے میرے یا ہے تبر
عشق مین صبر کہنا ہی دشوار
تو بھی دیدار سے نہ توڑون امید
باگ اسنے پہرائی کرکے عتاب

اسقدر صبحگار وتے ہین
چشم سے کحل خواب ہوتے ہین

رات بہر دوڑا کرتے ہین بہم
صبح سے آگہے ہین پیچہے رہ گئے ہم

بحر سودا و سوز مین ہین غرق
جانتے ہین نہ روز و شب مین فرق

حسن صورت نگار پر حیران
حسن صورت کے ہین نہین خواہان

مایل پوست مین نہین عاقل
محض بے مغز ہین جو ہین جاہل

مے وحدت سے وہ ہوا مسرور
دو نو عالم سے جو ہوا بس دور

حکایت ایک گدازادہ اور بادشاہزادہ کی

سنا ہے مین نے ایک گدا کا پسر
ایک شہزادہ پر تہا کہتا نظر

جاتا اور کرتا تہا خیال حسام
جانتا تہا کہ ہوگا حاصل کام

اسکے میدان مین رہتا مثل سبیل
اسپ کے ساتہہ رہتا مثل بیل

نہ رہا اسکا راز دل مستور
گریہ و آہ نے کیا مجبور

جب رقیبون کو ہو گئی یہہ خبر
ہوئے مانع کہ اب نہ آنا ادہر

ایکدم گذرا تہا کہ روتے یار
دل مین گذرا گیا بکوئے یار

ایک نے توڑے اسکے دست و پا
کہ کہا تہا تجہے ادہر مت آ

پہر گیا دلپر اختیار نہ تہا
چین بے دیکہے روئے یار نہ تہا

رہتا ہی صدق دل سی سر بقدم — دہر سمجھا ہی آسکے آگے عدم
چشم شاہد مین قدر زر نہین جب — خاک و زر تجھکو ہے برابر تب
نہین رہتا کسیکے پاس ذرا — کہ نہو اسکے پاس اور کی جا
رکھتا ہے آنکھون ہی کی منزل مین — موندتا ہی تو منزل دل مین
نہین رسوائی کا خیال سے تجھے — ایکدم صبر ہے محال سے تجھے
جان بھی چاہے تو نہین انکار — سر جھکائے جو کھینچے وہ تلوار
عشق جسکی بنا ہوا پر ہے — ایسا فرمان روا و باشر ہے
کیا عجب ہی جو سالکان طریق — رہتے ہین بحر معنوی مین غریق
مشتغل ہین خیال جانان سے — نہین آگاہ حال کیہان سے
یاد حق مین ہین خلق سی بھاگے — مست ساقی گرائے مے آگے
انکے دکھہ کو دوا سے کیا ہو فاہ — انکے دکھہ سے کوئی نہین آگاہ
ہے ازل سے الست انہین ظاہر — شور قالو بلی سے خوشخاطر
اہل عزلت مین کار دار جہان — آتشین دم مین خاکسار زمان
کوہ ایک نعرہ مین اکھاڑتے ہین — ملک ایک نالہ مین اجاڑتے ہین
باد سے ہین نہان و پوشیدہ — مشک سے ہین خموش و گویندہ

ہین گدایانہ شاہی سے نافر | آس سے ہین گدائی مین صابر
دمبدم پیتے ہین شراب الم | تلخ ہی ہو تو مارتے نہین دم
عیش مل کے لئے بلا ہی خمار | پشاہ گل کے لئے سیاہ ہی خار
یاد مین اُسکے صبر تلخ نہین | تلخی ہے دست یار سے شیرین
ہین اسیر اُسکے بند مین خورم | صید اُسکی کمند مین خورم
شاہ عزلت ہین اور گدا گر حے | واقف جا ہین گم کئے ہوئے پے
سنتے ہین سبکی بات مست یار | اشتر مست سہل تہاتے ہین بار
پائے کون انکو اہل گیہان سے | ہین اندھیری مین آب حیوان سے
خانہ پاک سے ہین پاک درون | اُنکی دیوار سے خراب برون
مثل پروانہ نار کے اندر | مثل سپیلہ نہ تار کے اندر
یار کے پاس یار کے جویا | لب جو پر ہین تشنہ لب گویا
نہین کہتا کہ آب پاتے نہین | مثل مستسقی تاب لاتے نہین

گفتار ثبوت عشق حقیقی مین دلیل عشق مجازی سے

عشق تجھہ سے بشر کا تجھکو مدام | رکھتا ہی بے قرار و بے آرام
جاگنے مین ہے فتنہ خد و خال | سونے مین بھی ہے مبتلای خیال

کہا بہرام گور نے سنکو | اسپ یکران نے پٹکا جب اوسکو
دو سر اسپ گلہ سے لیجے | گر جو سرکش ہو حکم مین کیجے
چشمہ ہو میل سے مسدود | بہرنے پر ہو نہ پیل سے مسدود
باندہ دریا کو جب گہٹا ہی آب | نہین بند بنی کا جب ہوا سیلاب
پائے قابو تو گرگ کو مت چہوڑ | گوسپند و لنے ورنہ الفت توڑ
کبہی ابلیس سے سجود نہو | بد گہر سے کسیکو سود نہو
دے بد اندیش کو نہ فرصت جا | دیو شیشہ مین خصم چہ مین بہلا
کہہ نہ لکڑی سے مارئے یہ مار | سنگ کے نیچے آئے فوراً مار
زیر دستون پہ جو چلائے قلم | بہتر اسکا جو ہاتہ ہووے قلم
جو مدبر بناتے بدفتا نون | کہ کرے آگ مین تجہے مدفون
کہہ نہ وہ ملک کا مدبر ہے | نہ مدبر ہے بلکہ مدبر ہے
قول سعدی سعید لائے بجا | کہ ہے توفیر ملک و عقل سدا

تیسرا باب عشق مین

خوش ہین وہ کہتے ہین جو اسکا غم | خواہ دے ریش خواہ دے مرہم

کہا زن نے کہ کیون اٹھاتا ہی — کسلئے اپنے گہر چھپاتا ہے
بات مین آکے وہ گیا باہر — گہیری زنبوروں نے وہ زن آکر
مرد دوکان سے اپنے گہر آیا — غصہ اُس بیوقوف پر لایا
بہاگتی تہی جو ہر طرف نالان — دیکہکر اسکو بولا اے نادان
ترش رو اور اون پر نہو زنہار — کہتی تہی ان غریبوں کو مت مار
درگذر بد کے ساتہہ ہے نہ روا — بدی ہوتی ہے درگذر سے سوا
ہووی آزار خلق گہر مین جو — دفع کر تیغ تیز سے اسکو
کون ہی سگ کہ اسکو خوان دیوین — حکم دے تا کہ استخوان دیوین
خوب ہے ایک پیر دہ نے کہا — لت مرا بیل ہشیار بہلا
کرے گرگو تو ان نیکوئی — سونے پائے نہ چور بستی کوئی
ایک نئی نیزہ خشک کے اندر — لاکہوں ہی نیشکر سے بڑہکر
نہین ہرکوئی پال کے لایق — ہین کوئی گوشمال کے لایق
پالے گربہ تو ہو کبوتر بہر — گرگ پالے تو ہووے یوسف در
ست اٹھا جو بنا نہین محکم — جو اٹھاتا ہے اُس سے ڈر ہر دم

حکایت پیش بینی اور عاقبت اندیشی مین

شجر خشک کاٹتے ہین سب
نخل بردار کاٹتے ہین کب

رہ بہت روز سا یہ درخت سبز
کہ تو ہے سایہ دار و صاحب بر

گفتار بادشاہون کی ہیبت اور ملک کی سیاست مین

مین نے احسان نہین ہے بہت سا کہا
پر نہین ہر کسی کے ساتھہ روا

کہا سینے ظالمونکے خون و مال
مرغ بد کے اکھیڑئیے پر و بال

تیری صاحب سے جسکو ہے تکرار
ہاتھہ مین اُسکے تو نہ دے ہتیار

کہو د اُس بیخ کو جو لائے خار
پال اُس پیڑ کو جو لائے بار

دے بزرگون کا مرتبہ اُسکو
سرگران زیر دستون پر نہو جو

کر نہ ہرگاہ رحم ظالم پر
رحم اس پر ہے ظلم عالم پر

سجہا اچہا چراغ عالم سوز
تانہ سوزان ہو اس سے عالم روز

آگ مین ایک بہتر اُس سے جو
سوختہ ایک خلق اُس سے ہو

جو لوٹیرون پہ رحم لاتا ہے
آپ ہی کاروان لٹاتا ہے

کر ستم پیشون کے سرونکو صاف
ہے ستم پیشون پر ستم انصاف

گفتار نالایق سے احسان کرنے مین

کہا ایک مرد نے غم خانہ
چہت مین بہونرنے کیا لانہ

وقت ہی تیرا وقت امن و امان | نہین دیکھا کبھی یہہ وقت یہان
نہ کسیکو کسی سے ہے آزار | نہ گلستان مین گل کو ہی غم خار
تو زمین پر ہے لطف ادر سا | رحمۃ العالمین پیمبر سا
غم نہین تیرے قدر دان جو نہین | کہ نہین قدر کی ہی ہنر کہین

حکایت نیکوکاری کا ثمرہ پانے مین

ایک نے دیکھا خواب مین صحرا | حشر کا جلنا مہر سے مس سا
شور مردم فلک پہ جاتا تھا | مغز گرمی سے جوش کھاتا تھا
ایک اُن سب سے سایہ کے اندر | تھا بہشتی لباس تھا تن پر
پوچھا اے ایسی بزم کو زیبا | یہان لائے ہین تجھکو کس لیے پا
ولا تھا ایک رز مرے در پر | سویا تھا اُسکے نیچے ایک بشر
ح نومیدی کا جو روز آیا | اُسنے سارا گناہ بخشایا
خدا یا کر اس پہ بخشایش | کبھی پائی ہی اس سے آسایش
ین نے جو یہہ اشارت کی | شاہ شیراز کو بشارت دی
ہبت مین اسکے خلق خدا | خوان نعمت پر اسکے خوش ہی سدا
ہے باردار مرد سخا | ہے جلانے کی بزم اسکے سوا

چل دیا وہ جوان تو پکڑا وہ پیر — لائے اسکو حضور شاہ اسیر

پوچھا دہمکا کے شاہ نے اسسے یون — چاہی تہی میری موت تو نے کیون

نیکی ور آشتی ہے میری خو — کیون بدی میرے ساتہہ ہی تجھکو

سنکے اس پیر نیک دل نے کہا — کا اے خدیو پناہ خلق خدا

میری اس ہونٹ سے کہ شاہ ہوا — نہ موا بلکہ جان پناہ ہوا

کہ بچا قتل سے وہ بیچارہ — جسکی جان تن سے ہوتی آوارہ

یہہ سخن شہ کو ایسا خوش آیا — کچہہ دیا اور کچہہ نہ فرمایا

یہاں گیا جاتا تہا ادہر وہ جوان — اُٹہتا اور پڑتا خوف جان تہا عیان

ایک نے پوچھا کس طرح سے بتا — چار سوئے قصاص سے بچا

کیا کانون مین اسکے اسنے بیان — کہ بچائی ہے ایک دانگ نے جان

تخم اس سے زمین کو دیتے ہین — بار تنگی کے روز لیتے ہین

ایک جو رو کتاب ہے سخت بلا — عوج کُش تہا ہمین سنا ہے عصا

مصطفے کا ہے یہہ کلام بجا — کہ سخا و کرم ہے دفع بلا

نہین آنیکا پائے خصم یہان — کہ ہے بوبکر سعد شاہ زمان

یہہ جہان تیرے دم سے ہی خورم — وہ جہان بہی ہووے تو بے غم

پر سون پاتا نہین وہ ذر نقصان | سہے جو سر پر طلب مین لرزان
توڑ کر سنگ مرگ سے آخر | بانٹ لیوینگے گنج خوشخاطر
کہا کہلا جمع کرکے مثل مور | تجہکو جب تک نہ کہائین کرم گور
باتین سعدی کی ہین نصیحت و پند | ہوگا عاقل تو ہوونگی فائدہ مند
جایئے ایسے اپنا منہہ نہ پہرا | کہہلا ہوتا ہے اہین نہین سے ترا

حکایت تہوڑے احسان سے بہت فائدہ پایئین

ایک نے ایک انگ کے عطا | کام ایک پیر کا کیا تہا روا
ہوا ماخوذ ایک گناہ مین جو | بہیجا مقتل مین شاہ نے اسکو
بام پر عام تہے تماشہ کنان | کوچہ و راہ مین تہے ترک و دوان
دیکہا اس پیر نے وہ مرد جوان | خلق کے بیچ مین اسیر وہان
حال پر اسکے دل مین ترس آیا | کیونکہ تہا پہلے ترس وہ لایا
روکے بولا کہ مر گیا سلطان | دہر مین نام کر گیا سلطان
اور لگا رونے سالکے دست دریغ | سنا ترکون نے جنگی تہی کہچی تیغ
وے بہی تب روئے بہوت ٹہوکی سب | سر و سینہ کو کوٹ کوٹہکی سب
دوڑے درگاہ تک پیادہ پا | تخت پر دیکہا بادشہ بیٹہا

ہمت خرچ ایک تہا ہارا — زر تہا پر کہانی کا نہ تہا یارا
کہ نہین کہاتا آپ سکہہ پاتا — نہین دیتا کہ کل کو کام آتا
رات دن سیم و زر کا تہا پابند — سیم و زر اسکے ہاتہہ مین تہا بند
ایک دن لڑکے نے لگایا پتا — اس زمین مین کا جہان و زر تہا رکہا
لیکر اوسنے اڑا دیا کل زر — رکہہ دیا اسکے بدلے اک پتہر
اسکے ہاتہو مین زر لینے کی نہ تہا — ایک ہاتہہ آیا ایک ہاتہہ گیا
ایسا لی مایہ مصرف و بدرو — ٹوپی اور کرتی تنک پڑی تہی گرو
باپ نے پہانسی فکر سے کہائی — بیٹی نے چنگ و نائے بجوائی
آہ و زاری سے شب سو یا پدر — صبحدم اٹھکے اس سے بولا پسر
اے پدر کہانیکے لئے زر ہے — رکہنے کو سنگ و زر برابر ہے
سنگ سے زر کو کرتے ہین باہر — کہانے کی اور کہلانے کی خاطر
مرد طامع کے پاس جو زر ہے — ابہی تک خاک ہی کے اندر ہے
اپنے گہر کون سے ہے اگر کنجوس — جا مین مرتا ترا نہ کر افسوس
سیر کہاینگے مثل حشمار و — اونچے سے نیچے جب پڑیگا تو
متمول بخیل ہے دایم — گنج زر پر طلسم سا قایم

اے پسر سارے سنگ دیکھہ مگر
لعل انمین نہین پڑیگا نظر

پاک اوباشون مین پشیمان ننگ
ہین اندہیری مین جیسے لعل و سنگ

گہنیچ عزت سے بار ہر جاہل
ملے گا کوئی تجھکو صاحبدل

دل ہی جس آدمی کا طالب یار
کیسی دشمن کے کہینچتا ہے بار

گل سے ہین جامہ چاک خارون سے
دل ہے خون نشستہ ہین یارون سے

سب کا ہوا یک کے لئے غمخوار
سب کا ہوا یک کے لئے دلدار

گو یہہ سب خاک یا پریشان حال
تیری نظرون مین ہین نہین کچھہ مال

ہو تجھکو نہین گرانکی تمیز
یہہ خداوند دہر کے ہین عزیز

وہ جو تیرے خیال مین ہے تباہ
تو نہین جانتا ہے صاحب جاہ

ہے در معرفت اسیکو کہلا
اور ہر ایک در ہے جسکو بندا

بیشتر تلخ عیش و بے سامان
مثل خوش نوش چلتے ہین نازان

عقل و تدبیر ہے تو خدمت کر
شاہزادہ کی قید سے اندر

کہ کبھی ہو جو قید سے آزاد
کرے دلشاد ہمین تجھے دلشاد

نہ خزان مین درخت گل کو جلا
کہ بہار آئین وہ لگیگا بہلا

حکایت ٢٩ پدر بخیل اور فرزند لاابالی کی

گفتار ایک کی خاطر سبکا دل رکہنے مین

اہل دل کی طرف جو ہی خاطر | ہو خدمت گذاری مین قا
سب پرندون کو روز روز چگا | کہ ہے ممکن کسی دن آئے
پہینکے تیر ہزار جو ہر سو | کبہی پا جائے کوئی صید
در بہی نکلے جو دیکہے چند صدف | چند جو ہر سے ایک بار

حکایت اسی باب مین

ایک نے کہو یا راحلہ سے بسر | کی شبانگاہ قافلہ مین گذر
پوچہتا ہر طرف پہرا نا گاہ | ملا تاریکی مین اوسے وہ ماہ
لوٹ کر آیا کاروان مین جب | سنا کہتا تہا ساروان ہے تب
جانتا ہے یہہ کس طرح پایا | یہہ ہی سمجہا جو سامنے آیا
ہر کسیکے بزرگ ہین طالب | کہ کبہی پائینگے کوئی صاحب
پہر یک دل یہہ بار اوٹہاتی ہین | پہر یک گل یہہ خار کہاتی ہین

حکایت اسی باب مین

تاج شہزادہ سے سے لاخ مین جب | گرا ایک لعل سنگ لاخ مین تب
باپ بولا کہ ہے اندہیری شب | اسمین پہچانین لعل سنگ سے کب

کہا اُسنے کہ اتنا رنج نہ پا ۔ آجکی رات چل میری گہر کہا
کہینچکر خلق و لطف سے لایا ۔ اپنے گہر اور کہانا کہلوایا
ہوکے آسودہ اُسنے مانگی دعا ۔ روشنی اسکو بخشش بار خدا
شب کو چشمون سے کچھہ گرا پانی ۔ صبحدم دیکھی دہر نورانی
شہر مین پہیلی جابجا یہہ بات ۔ انکھین پائی اُس اندہی نے کل رات
سنا اس سنگدل نے بہی آخر ۔ کیا تہا جسنے وہ گدا باہر
پوچہا جاکر اُسے کہ ای خوشنام ۔ سہل کیونکر ہوا یہہ مشکل کام
کسنے بخشا یہہ نور دہر افروز ۔ کہا اے ظلم پیشہ بدروز
تو تہا بی عقل اور بغیر بصر ۔ نہ ہما پر کے چغد پر کی نظر
میری انکہونکو اُسنے نور دیا ۔ جسکو کل تونے گہر سے دور کیا
خاک مردان اگر ہو بوسندہ ۔ ملے جو نور تو ہے جوئندہ
وہ جو رکہتے ہین بند چشم دل ۔ بیشک اُس تو تیا سے ہین غافل
اُسنے سنکر یہہ بات حرمان سے ۔ کاٹی حسرت کی انگلی دندان سے
کہ پہنسا تیری جال مین میرا باز ۔ میرا طالع ہوا تیرا دمساز
آتا ہے اُسکے ہاتھہ کب شہباز ۔ رکہتا ہی موش کیطرح جو آز

سنکے یہہ اوسکی گفتگوی خراب — لاسکا سننے بولنے کی نہ تاب
دیکھہ کر شاہ نے جو پشتہ پر — سنتا تہا اسکی گفت گو ابتر
پوچھا اپنے رفیقون سے اسکا — میرے اوپر ہے کس لئے غصا
ایک بولا کہ مارئیے گردن — نہین چھوڑی کسی کی دختر و زن
شاہ نے دیکھا تہا بلا مین پھنسا — اور کیچڑ کے اندر اسکا گدہا
حال پر اس کے مہربانی کی — سہی جو کچھہ تہی بدزبانی کی
زر و اسپ و قبا دئے اسکو — وقت کین مہر ہوتی ہے نیکو
ایک بولا عجب ہے اے بیہوش — بچ گیا قتل سے کہا خاموش
ہوا مین اپنے درد سے نالان — دیا اسنے جو اسکو تہا شایان
ہے بدی کا عوض بدی آسان — مرد ہے کر بدی کی جا احسان

حکایت تونگر سفلہ و درویش صاحبدل کی

ایک مغرور نے غرور کیا — ایک سائل کو در سے دور کیا
ایک گوشہ مین بیٹہا وہ پر درد — تہا جگر گرم اور آہ تہی سرد
ایک پوشیدہ چشم نے پوچہا — باعث غصہ کہتا ہے تو کیا
رو کے با درد و آہ اسنے کہا — ظلم جو اسکے ہاتہہ سے تہا سہا

جیسا حاتم ہے کوئی مرد سخی ‏ دور گیتی مین دیکھا ہے نہ کبھی

پر ابوبکر جس کا دست نوال ‏ بندر کہتا ہے کل وہان سوال

اے رعیت پناہ رہ دلشاد ‏ دین اسلام تجھسے ہو آباد

تیرے دم سے ہو یہہ زمین فیروز ‏ روم و یونان پر شرف اندوز

نام حاتم نہ جانتا کوئی ‏ گر نہین رہتی اُسکی نیکوئی

ذکر اُسکا ہے جیسے درج کتاب ‏ تیرا بھی ہووے ایسے درج کتاب

اُسکو مطلوب تھی جہان مین ثنا ‏ تجھکو مطلوب ہے رضاے خدا

نہ تکلف سے شیوۂ درویش ‏ نہ وصیت ہے کوئی اس سے بیش

خیر کر ہو سکے جو کچھ تجھ سے ‏ خیر تجھ سے سخن رہے مجھ سے

حکایت بادشاہونکے حلم مین

تھا پھنسا ایک کا گدہا گل مین ‏ خون سودا سے تھا پڑا دل مین

سیل و صحرا او بارش و سرما ‏ چھا رہا تھا اندھیرا بھی ہر جا

رات بھر غصہ کے سبب بیجا ‏ رہا بکتا کلام نازیبا

بچا اس سے نہ یار نے اغیار ‏ نہ وہ شہ جو وہان کا تھا حقوار

اتفاقاً وہ سرور خوش نام ‏ جو تھا سیر و شکار مین خوش کام

حکم فرمایا قتل کی خاطر
کیونکہ بد دین تہے سب کے سب کافر

بولی اک زن ہون دختر حاتم
عرض میری کرو کہ اے حاکم

کرم سے حق مین کچھہ کرم کی نظر
کہ تہا اہل کرم سے میرا پدر

پاکے حکم رسول نیکو اسے
کئے دور اُسکے بند دست و پاے

اور ون کو مارنے لگے تلوار
کہ بہی بیدریغ خون کی دہار

روکے شمشیر زن سے زن نے کہا
میرا بہی سب کے ساتہہ کاٹ گلا

ہنین یہہ بیوفائی مجکو پسند
خود چہٹون اور رہین رفیق بہ بند

کہتی تہی یون وہ حال طرز زار
پہنچی گوش نبی مین اُسکی پکار

بخشا ان سبکو اور بخشی عطا
کہ نبہی اصل سے ہوگی خطا

حکایت حاتم کی آزادمردی اور ذکر بادشاہ کا

حاتم طے کے گہر سے اک انسان
دس درم بہر ہوا لشکر خواہان

کہنے والے سے یاد ہے یہہ خبر
بہیجدی اُسکو ایک تنگ شکر

پوچہا خیمہ سے ایک زن نے یہہ کیا
نہ تہی مطلوب دس درم سے سوا

سنکے یہہ بات نامدار سے طے
ہنسکے بولا کہ اے نگار سحے

جو یہہ دینا بقدر حاجت تہا
آل حاتم کی تہی سخاوت کیا

ملکے چشموں کو اُسکے بوسہ دیا
پھر وہاں سے مین کا رستہ لیا

دیکھکر چہرہ شاہ نے جانا
نے سے کیئے کام اسکا ہے آنا

بولا آگہہ گیا غضب آیا
کاٹکر کیوں نہ اُسکا سر لایا

نام اُسکا مگر ہوا غالب
ہوا جو نیرو کا طالب

چومی اُسنے زمین خدمت کی
کی ثنا اور شہ کی عزت کی

کہا اے شاہ عقلور باداد
سن سخنہای حاتم آزاد

دیکھا مینے وہ نیکنامی جو
عاقل و نیک منظر و خوش خو

دیکھا فیاض و صاحب جوہر
دیکھا مردی مین آپ سے برتر

بار احسان سے اُسنے دار لیا
تیغ لطف و کرم سے قتل کیا

دیکھا تہا اُس سے جو کرم سو کہا
سنکے کی شہ نے آل طے کی ثنا

یہہ کہا اسکو دیکے مہر و درم
مہر حاتم کے نام پر ہے کرم

اسکو زیبا ہے کوئی ہو جو گواہ
نام اور کام جسکے ہوں ہمراہ

حکایت حضرت حاتم و پیغمبر علیہ السلام کی

کہتے ہین طی نے جب تہا وقت رسول
حکم ایمان نہین کیا تہا قبول

بہیجا ایک لشکر بشیر و نظیر
چند لوگوں کو لائے کر کی اسیر

نیک رو خوش زبان و دانشور
ہوا لطف و کرم سے جو دلآ
چوم کر صبح آ اسکے دست و پا
بولا رہ سکتا ہون یہان مقیم
کہا مجھسے اگر سے تو بیان
بولا اے مہربان ادہر کر گوش
یہان حاتم کو جانتا ہے تو
اسکا سر چاہتا ہے شاہ یمن
ہے تیری مہربانی سے یہہ جا
ہنسکے بولا کہ مین ہی ہون حاتم
کہ مبادا ہوا آفتاب بلند
کہا حاتم نے اسکے آگے سر
خاک پر رکھے پھر اٹھا ایک ساتھ
تیغ و ترکش زمین پر ڈالے
کہا اگر مارون ایک گل مجھکو

پھر مہمانی لیگیا اوسے گھر
کیا وہ بدسگال اپنا یار
کہا کچھہ دن قیام رکھہ اسجا
کہ ہے درپیش اک مہم عظیم
کرون یارون کیطرح جہبجان
جانتا ہو تمین تجکو پردہ پوش
ہے بہت نیک نام و نیکو خو
کون جانے ہوا ہے کیون دشمن
کہ مجھے اسکا تو بتا دے پتا
کاٹ لی تن سے سر مرا اسی دم
جائے نومید یا اٹھائے گزند
مثل آزادہ وہ ہوا مضطر
گاہ پا چومے گاہ چومے ہاتھ
دست بستہ کھڑا ہوا آگے
مرد کیا زن نہ سمجھین گل مجھکو

زر دیا انکو اسپ و خلعت بہی — اصلی ہے خلق نیک نے کسبی
یہہ خبر شاہ روم نے سنکر — آفرین کی ہزار بار اوسپر
نہین حاتم کا ایک ہے یہہ سخن — اوس سے بہی بڑہکے ایک اور ہین

حکایت بادشاہ یمن کی حاتم کی آزادمردی آزمانے مین

نہین معلوم کس سے مینے سنا — کہ یمن مین ہے ایک شاہ ہوا
تہا وہ نام آور و یمن سب سے کبیر — گنج بخشی مین کہتا تہا نہ نظیر
اسکو کہہ سکتے ہین سحاب کرم — منہہ سا برساتا تہا ہمیشہ درم
اسکے آگے جو نام حاتم کا — کوئی لیتا تہا اوس پہ برہم تہا
کہ نہ کہہ ایسی بادسنج کا حال — نہ جہان رکہتا ہے نہ حلم نہ مال
کہتے ہین اسنے ایک کی محفل — خوش کئی مثل چنگ سب کے دل
کیا حاتم کے ذکر کا در باز — ایک نے دوسرے نے وصف آغاز
ہوا شہ حاسدانہ بر سر کین — قتل حاتم کو بہیجا ایک امین
کہ ہے دنیا مین جب تلک حاتم — نیکی مین نام میرا ہوگا کم
وہ بلا جو چلا اسجانب طے — ڈہونڈہتا تہا بہی قتل اسکا پے
ملا رستہ مین اسکو ایک جوان — آدمیت تہی جسکے رو سے عیان

سنکے یہہ بادشہ نے فرمایا ۔ بیگواہی کی جہوٹا ہے دعوی
مانگون اوس سے وہ اسپ خوش رفتار ۔ نکرے دینے مین اگر انکار
جانون رکہتا ہے وہ شکوہ بہی ۔ ورنہ رکہتا ہے بانگ طبل تہی
بہیجا پہر طے کو اک سفیر لبیق ۔ دیکے ہمراہ دس خبیر لبیق
ارض مردہ تہی ابر تہا گریان ۔ بخشی تہی پہر صبا نے اسکو جان
ہوئی آسودہ اسکے گہر جا کر ۔ جیسے پیاسے کنار دریا پر
کہانا کہلوایا مار کر گہوڑا ۔ دیا پیچہے سے قند و زر تہوڑا
رات بہر اوسجگہہ کیا آرام ۔ دیا اٹہکر سویرے وہ پیغام
سنکے حاتم بہت پریشان تہا ۔ یہہ سخن کہتا تہا پشیمان تہا
کائی نکو بخت موبد خوش نام ۔ کیون نہ پہلے سنایا یہہ پیغام
میںنے وہ بادسیر نرخرام ۔ کل تمہاری لئی بنایا طعام
کہ چراگاہ و خیل مین جانا ۔ سخت باران و سیل مین جانا
اور تدبیر کچہہ نہ آئی نظر ۔ اس فرس کی سوا نہ تہا مری گہر
میرے نزدیک ہے نہین شایان ۔ ہوئے فاقہ سے ریش دل مہمان
چاہتا ہون جہان مین نام نکو ۔ نامور گہوڑا گر نہو تو نہو

کہا تصحیفی بوسۂ نے مجکو — توشہ بہتر ہے بوسہ سی مجکو
بہر خدمت نہ جوتا میرا اٹھا — روٹی دی چاہیے سر پہ جوتا لگا
مرد حق ہین جو کہتے ہین ایثار — نہ کہ دل مردہ گو ہین شب بیدار
دیکھی ہین پاسبان تاتاری — مردہ دل شب کور کہتی بیداری
نان دہی و کرم کرامت ہی — طبل خالی عبث مقالت ہی
حشر کو وہ بہشت مین جائی — چہوڑ کے دعوی معنی جو چاہی
دعوی ہوتا ہے معنی سے زیبا — بے قدم دم پہ تکیہ ہے بیجا

حکائیت حاتم طے کی جوانمردی کے وصف مین

خیل حاتم مین ایک تہا گہوڑا — تیز گامی مین باد کا جوڑا
رعد بانگ اور رنگ مین تہا سیاہ — جلدی مین برق مانگتی تہی پناہ
دوڑنے مین تہا اُڑے پرساتا — ابر نیسان سا تیز تر جاتا
سیل رفتار ایسا پہرتی سے — گرد سے باد رہتی تہی پیچھے
عالمون نے حضور شاہ روم — کیا حاتم کا حال یون معلوم
کہ کریم اوس سا ہے نہ گیہان مین — گہوڑا اُسکا سا ہی نہ جولان مین
جاتا ہے جون غراب بر سر آب — اُڑتا ہے اُسکی سیر پر نہ غراب

تا کہ اپنے وقت پائے کہا | تیری کوشش مین سمجھا جائیگا
مردسا اور ونکو کہلا کر کہا | ہیچ بڑے سا اور ونسے سنا کر کہا
جو پڑا ہووے اسکو جا کے اٹھا | آپ پڑ کر نہ کہہ کہ آ کے اٹھا
ہے اوسی پر خدا کی بخشایش | جس سے ایک خلق کو ہے آسایش
وہ کرم سے کہتے ہین جو ہین عاقل | پست ہمت ہمیشہ مین جاہل
وہ ہی دونون جہان مین نیکی پاے | نیکی خلق خدا کو جو پہنچاے

حکایت مجمل عابد کی

سنا جو ملک روم مین اک سن | عارف پاک زاد و پاک نفس
مین کئی ساتہیون کے ساتھ اسجا | اُسکے دیدار کے لئے پہنچا
بڑی خاطر سے چومی سر اور ہاتھ | سبکو بٹھلا کے بیٹھا سبکی ساتھ
رکھتا تھا رخت و زرع و خادم و زر | لیک لے جو دولی ثمر سا شجر
گرم تھا خلق و لطف مین اللہ | سرد از بس تھا دیگدان اسکا
وہ تھا شب بھر نماز سے بیخواب | اور ہم بھوک سے بیتاب
صبحدم اٹھکے پھر گیا در باز | اور اسی لطف کا کیا آغاز
ایک خوش طبع بذلہ گو آگاہ | اس سفر مین ہمارے تھا ہمراہ

حکایت[١٨] درویش اور روباہ کی

ایک نے ایک لومڑی دیکھی — بے نصیب اپنے دست و پا سے ہی
ہوا حیران کہان سے کہاتی ہے — کس طرح جان کو بچاتی ہے
اسی عرصہ مین ایک شیر آیا — اک شغال اپنے چنگ مین لایا
کہا کے اسکو چلا گیا جب شیر — ہوئی باقی سے لومڑی تب سیر
دوسرے روز بہی گذر جو کیا — دیکہا رازق نے اسکو رزق دیا
دیدۂ اعتقاد تب ہوئی وا — لایا پروردگار پر تکیا
کہ رہون مثل مو گوشہ گزین — زور سے پیلون کو بہی روزی اپنی
جیب مین لیگیا زنخدان کو — روزی دیتا ہے روزی جان کو
الکہی نے نہ کچھہ خبر آکر — ہوا اٹہہ تہرہی سا سو کہہ کر لاغر
ضعف سے ہوش و صبر کچھہ نہ رہا — آئی دیوار سے تب اسکو صدا
مثل درندہ شیر رہ جا کر — روبہ شل سا بیٹہہ مت آکر
شیر سا چہوڑ دے جہد ایسا کر — روبہ سا چہوڑ دے سی شکم مت بہر
گردن شیر کہلے روبہ سا — پڑتا ہی اس سے کتا ہی اچہا
لا کے اورونکے ساتہہ کیجے نوش — اور ونکے فضلہ پر نرکہیے گوش

خصم پر ڈال اپنے لطف کا بند — ٹوٹتی ہے نہ تیغ سے یہہ کمند
دیکھے دشمن اگر تلطف و جود — دشمنی پر نہ اوس سے پائے وجود
بدنگر بد کریگا یار نیک — تخم بد سے نہوگا بار نیک
جو بگاڑیگا یار کی خاطر — تیری صورت سے ہوویگا نافر
ہونگے جو محسنانہ کار ترے — ہونگے دشمن بھی دوستدار ترے

حکایت دلون کو احسان سے صید کرنے مین

راہ مین دیکھا مینے ایک جوان — ساتھہ تھی ایک گوسپند دوان
کہا رسّی ہے اسکی تیرے ہاتھہ — جس سے آتی ہے گوسپند یہہ ساتھہ
وو نہین رسی گلے سے کرلی دور — ہوئی پوئیدہ اس و جب سرور
ویسی ہی اوسکے ساتھہ جاتی تھی — کہا نادانا جو اوس سے پاتی تھی
کھیل کر اوسکے ساتھہ مجھسے کہا — اے خداوند عقل و فہم و ذکا
نہین لاتا اسے یہہ رسی کا بند — بلکہ احسان کا ہے گلے یہ کمند
نیکی پیلبان ہی باعث صاف — نہین آتا جو پیل اُسکے خلاف
کر بدون کے بہی ساتھہ تو احسان — کتا رکہتا ہے پاس کہا کر نان
جیسا اوس پر نہ حملہ لاتا ہے — جسکی دو دن پنیر کہاتا ہے

حکایت ۱۵

…سن نیکمردونکی سیرت	تو ہے گر شیکر دو خوش نیت
…ں جانوت گیہون واسطے	ایا گیہون کا تہلہ جو سے لیکے
…ں اون گیہونمین جیونٹی نظر	پہر لی تہی جو ادہر اُدہر مضطر
…سے رات بہر نہین سویا	صبح پہنچا کے گہر ہوا گویا
…روت نہین یہہ بیچارہ	میرے باعث ہو گہر سے آوارہ
…ر کہہ تو دل پریشان کو	تا نہین تو کبہی پریشان ہو
…ب فردوسی طوسی نے کہا	کرے تربت پر اسکے رحم خدا
…ستا مور جو ہی دانہ کش	جان رکہتی ہی جان شیرین خوش
…یہہ دل ہی سنگدل ہماری	چاہیے جو مور کی دل آزاری
…ان پر نچہوڑ دست زور	نہ کہین زیر پا ہو مثل مور
…ع اسواسطے ہے جل جاتی	رحم پروانہ پر نہین لاتی
…زور تجہہ سے ہین اکثر	کوئی تو ہوگا تجہہ سے زور آور

…بار جوان مردی اور جوانمردی کے نتیجہ مین

…رم سے تو آدمی کو صید	نیکی سے وحشیونکو کرتے ہین قید

شاد ہوتا تہا دیکہکر غربا ‌ ‌ جیسے ہوتے ہین پاکے زر غربا
لقمہ جو شب کو آیا ایک گدا ‌ ‌ سست سختی کشی سی کہتا پا
دیکہکر بندہ کو کیا ارشاد ‌ ‌ جا کے اوس مستمند کو کر شاد
لیگیا اوسکے پاس کہا جو ‌ ‌ رو دیا بیخود وہ دیکہکر اسکو
ہوا خواجہ کے پاس جب حاضر ‌ ‌ ہوا اشکون سے راز سب ظاہر
ہوا پرسان وہ خواجۂ خوشخو ‌ ‌ ظلم سے کسکے اشک ہین بررو
بولا رقت ہی میرے دلکو کمال ‌ ‌ دیکہکر اس ضعیف پیر کا حال
کیونکہ مین پیشتر تہا اسکا غلام ‌ ‌ یہہ تہا ذی ملک و مال حشمت و نام
ہوا کوتہ جو دست عزت و ناز ‌ ‌ کرتا ہے اب دراز دست نیاز
کہا اُسنے کہ یہہ نہین ہے جور ‌ ‌ ہے کسی پر نہ جور گردش دور
تنگ روزی نہین یہہ سوداگر ‌ ‌ کبر سے عرش پر تہا اسکا سر
مین وہ ہون جو نکالا تہا گہر سے ‌ ‌ پایا ہے میرا دن یہہ داور سے
پہر خدا نے جو کی نگاہ کرم ‌ ‌ دہوئی منہہ سے میرے وہ گرد الم
ایک در موندتا ہے حکمت سے ‌ ‌ دوسرا کہولتا ہے رحمت سے
ہوگئے ہین بہت فقیر امیر ‌ ‌ ہوگئے ہین بہت امیر فقیر

ہنین ڈرتے کہ حق کری زردار | اور رکھے انکے دل پہ غم کا بار
بیشتر زورمند کرتے ہین | اور گردون کے نصیب پھرتے ہین
چاہیئے زیردستون کو نہ ستا | نکرے زیردست تجھکو خدا

حکایت ۱۴

رویا لاچاری سے گدا جاکے | تندرو مالدار کے آگے
اسنے دینار و دام کچھہ ندیا | بلکہ انکار اور غصہ کیا
ظلم سے اسکے وہ ہوا ناخوش | ناخوشی چھوڑکے کہا کیا خوش
ترش و کسلئے ہی صاحب مال | تلخی خواست کا نہین ہے خیال
اپنے بندہ کو اسنے حکم دیا | گھر سے باہر بہہ ظلم و زور کیا
شکر پروردگار جو نہ کیا | کہتے ہین روزگار اس سے پھرا
اسکے اقبال نے قدم کھینچا | منشی چرخ نے قلم کھینچا
بخت نے سر سا برنہ کیا | نہ کیا بار و بار گیر رہا
تہیدستی سے فاقہ کرنے لگا | کچھہ متعبد صفت نہ پاس رہا
حال اوسکا تمام ہوگیا اور | ہوئے کچھہ روز منقضی اسطور
اسکا بندہ رہا کسیکے یہان | جو تھا دریا دل و سخی زمان

کہینچکر اس طرح سے لایا آب
ناتوان کُتے کو پلایا آب

اُسکی نسبت کہا پیمبر نے
بخشے اُسکے گناہ داور نے

گر جفاکار ہے کر اندیشہ
اور وفا و کرم کا کر پیشہ

کُتے سے بہی نچہوڑے جب نیکی
چہوڑین نیک آدمی سے کب نیکی

کر کرم جسقدر سکے کسی پر
نہین موندا خدا نے خیر کا در

نہین جنگل مین رکہتا چاہ اگر
کسی مسجد مین جا چراغ ہی دہر

جتنا محنت سے اپنے ایک دینار
ہے نہین دیتا گنج سے قنطار

بوجہہ اُٹہاتے ہین سب بقدر زور
بہاری ہے پائے ملخ کا پیش مور

نیکی کر خلق سے تو اے خوش بخت
تا نہ پکڑے خدا تجہے کل سخت

نہین افتادگی کے دن لاچار
جو کوئی افتادون کا ہے یار

حاکم آزار کر نہ نوکر پر
نہو حاکم کہین ترے سر پر

جاہ و تمکین جو ہے تجہکو ملا
مرد درویش کو نہ زور دکہا

کہ کبہی پائے جاہ اور تمکین
جیسے بیذق کہ ہوتا ہی فرزین

سن نصیحت کہ نیک بین ہر گاہ
نہین کرتے کسیکو کینہ خواہ

اہل خرمن ہین کرتے اپنا زیان
کرتے ہین خوشہ چین پہ جو گران

وون ہین اسکو پکڑ کے تنگ کیا ‌ ‌ کہ چکا اسکا دینا یا اُسے لا
گیا زندان مین آخرش لاچار ‌ ‌ مرغ رفتہ کا آنا تہا دشوار
رہا کچہ روز قید وہ آزاد ‌ ‌ نہ لکہا رقعہ اور نکی فریاد
دنکو بیچین رات کو بیخواب ‌ ‌ کیا ایک پارسا نے استصواب
مال لوگونکا تو نہین کہاتا ‌ ‌ پڑا زندان مین یہہ سبب کیا تہا
بولا ہان ابتک اے نکو اعمال ‌ ‌ مفت کہایا نہین کسیکا مال
ایک بیچارہ قید مین تہا تنگ ‌ ‌ کچہہ نہ تہا اسکے چہوٹنے کا ڈہنگ
بجز اسکے کہ آپ قید پڑون ‌ ‌ اور اسکی مصیبتون سے لڑون
میرے نزدیک یہہ نہین تہا پسند ‌ ‌ خوش ہون آپ دوسرا رہے بند
موا آخر کو نیک نام ہوا ‌ ‌ نیک ہے وہ جو نیک نام موا
زندہ دل خفتہ خاک کے اندر ‌ ‌ زندہ مردہ دل سے ہے بہتر
دل زندہ کبہی نہووی ہلاک ‌ ‌ دل مردہ اگرچہ ہی نہین باک

حکایت ۱۳ احسان مین

ایک نے پیاسا سگ بیابان مین ‌ ‌ دیکہا تہا ایک رمق رہا جان مین
کیا اُسنے جو نیک تہا جی کا ‌ ‌ ڈور پگڑی کی ڈول ٹوپی کا

آب مین آئینہ مین ہی ہی صفا ۔۔۔ پر صفا کو ہے امتیاز بجا

حکایت تنگدست کریم کی سایل کے ساتھہ

ایک کو تہا کرم نہ قوت تھی ۔۔۔ جتنی آمد نہ تہی مروت تہی
نہ کمینہ ہو صاحب ہستی ۔۔۔ نہ سخی کو کبہی تہے دستی
جسکی ہمت ہی بیشتر عالی ۔۔۔ اسکی قسمت ہی بیشتر خالی
جیسے سیلاب کوہسار کہین ۔۔۔ اونچے پر پاتا ہے قرار نہین
جیسا سرمایہ ہی نہین ہے سخا ۔۔۔ تو تنک مایہ اسلئے ہے رہا
بہیجا ایک تنگدست نے لکھہ کر ۔۔۔ کہ ای مبارک اخیر نیک سیر
کچہہ درم سے مری مدد فرما ۔۔۔ قید مین ہون کہ گذرا ہے عرصا
اسکے آگے یہہ بات تہی نہ بڑی ۔۔۔ پر نہ تہی اسکے پاس ایک دمڑی
آدمی بہیجا قیدبان کی پاس ۔۔۔ کہ اسکو بخت نیک و نیک اساس
بخشوا اسکو رہائی تہوڑی دن ۔۔۔ لیکے پہر آئے گا مجہے ضامن
کہا زندان مین جا کے پہر اسکو ۔۔۔ جا جہانتک کہ پا مین طاقت ہو
مثل گنجشک دیکہا جب در وا ۔۔۔ پنجرے کا پہر نہ چین اندر تہا
چلا اوس جا سے جیسے باد صبا ۔۔۔ گرد کو بہی پہنچ سکے نہ ہوا

اوسے ابلیس نے دکہایا یہہ چاہ — کہ نہین اس سے خوبتر کوئی راہ
رحم اس پر جو حق نہ فرماتا — کبر کے مارے راہ سے جاتا
ایک ہاتف نے غیب سے یہہ ندا — دی کہ ای نیک بخت و نیک بنا
مت سمجہہ بندگی اگر کی ہے — کہ کوئی نذر تحفہ تر دی ہے
ایک احسان سی ایک دل خوش کر — ہے ہزارون نماز سے بہتر

حکایت ۱۱

بولی سرہنگ شاہ سے یون زن — اٹہہ در روزی کا ہو حلقہ زن
جاکہ کچہہ خوان سی دیوینگی تجہی نان — بہوکے مرتے ہین تیری طفل یہان
بولا ٹہنڈا ہی آج مطبخ شاہ — نیت روزہ شہ نے کی شبگاہ
زن نے نومیدی سی جہکایا سر — اور لگی کہنے فاقہ سے مضطر
روزہ سے کیا مراد سلطان نے — اسکا افطار عید طفلان ہے
مرد بے روزہ ہے اگر خستہ — لاکہی روزہ دار سے بہتر
روزہ رکہنا اسیکو زیبا ہے — روزی جو عاجزون کو دیتا ہے
ورنہ تکلیف کیون اوٹہاتا ہے — چہین کر خود سے خود ہی کہاتا ہے
بس خیالات عاکف جاہل — کرتے ہین دین و کفر کو شامل

دے زر و نعمت اب ہی تیرا مال ۔ حکم اس پر ہے بعد مرگ محال
عقبیٰ دنیا سے لے کے لے سکیگا ۔ ورنہ جا کر یہاں لئے منہہ تکیگا

حکایت ۹

روکے شوہر سے ایک زن نے کہا ۔ پہر نہ بقال کو سہی نان تولا
گیہون والونکی منڈوی مین جا ۔ پہہ ہی گیہون دکہاتا جو دیتا
کہیون کے ہجوم سے گاہک ۔ دیکھتے ہین نہ اسکو ہفتہ تک
کہا شوہر نے پہر دلدار ری ۔ متحمل ہوا ہے مری یاری
اپنی امید سے رہا ہے یہان ۔ لائے اسکے نفع مین زیان
مردمی کر کہ تو ہے استادہ ۔ چاہتے پکڑا دست افتادہ
درگذر اسلئے کہ مرد خدا ۔ ہین خریدار مفلسو نسے سدا
سچ جو پوچھے تو ہے کریم ولی ۔ ہے کرم پیشہ عمیم علی

حکایت ۱۰

ایک کس جاتا تہا براہ حجاز ۔ ادا کرتا ہر ایک قدم پہ نماز
گرم رو اسقدر براہ خدا ۔ خار بہی تہا نہ کرتا پا سے جدا
ہوا آخر یہہ دل بہ پیش خیال ۔ کہ پسند آئی اسکو اپنی یہہ چال

ہو وہی دنیا سے آخرت مکسوب ‌ ‌ پنجۂ دیو زر سے ہو مغلوب
دست خالی سے پوری ہو نہ امید ‌ ‌ اکہڑی دولت سے چشم دیو سپید
جو ہے بے زر تو پیش یار نجا ‌ ‌ جو ہی زردار تو تو آ اور لا
مل نہ خوبون سی جا کے خالی ہاتہہ ‌ ‌ ہیچ سمجہینگے پا کے خالی ہاتہہ
جو ہی سو ہاتہہ سی جو دی ایک سا ہاتہہ ‌ ‌ وقت حاجت ہو تیرا خالی ہاتہہ
تیری کوشش سے یہہ گدا نہ کبہی ‌ ‌ موٹی ہو وینگے ہو گی تو دبلی

پہر اسی فرزند جواد کی حکایت لکہتے ہین

مانع خیر نے کہی یہہ بات ‌ ‌ پر اثر سے تہی رہی یہہ بات
بگڑا اس گفتگو سے اسکا جی ‌ ‌ ہو گئی آشفتہ بولا ای واہی
یہہ جو دولت ہی میری ہاتہہ آئی ‌ ‌ باپ کہتا تہا دادی سی پائی
دونون خست کے مارے جوڑ گئے ‌ ‌ موئی حسرت سے بار چہوڑ گئے
باپ سے مینے پایا ہی یہہ مال ‌ ‌ میری پیچہے ہے بیٹے کا ہر حال
اچہا ہے اب جو آدمی کہائین ‌ ‌ اس سے جو پیچہے لوٹ لیجائین
کہا ہین بخشش اور دی آرام ‌ ‌ رکہہ نہ اور ونکے واسطے بکام
لیکے جاتے ہین عاقل اپنی ساتہہ ‌ ‌ ملتے جاتے ہین جاہل اپنے ہاتہہ

نیک اور بد کو بانٹ سیم و زر | کیونکہ ہے کسب خیر و دفع شر
نیک وہ جو بصحبت عاقل | کرے اخلاق نیکونکے حاصل
جسکو ہی عقل و رای و دانش و ہوش | کرے عزت سے پند سعدی گوش
بیشتر جسکی ایسی ہی ہی مقال | نہ بناگوش و چشم و ابرو و خال

حکایت ممسک پدر اور جوانمرد پسر کی

مر گیا باپ چہوڑ کر دینار | اُسکا بیٹا تہا نیکدل ہشیار
مثل ممسک نہین چہپایا زر | مثل آزاد کس لٹایا زر
ساتہہ اُسکا نہ چہوڑتے تہے گدا | گہر تہا اُسکا مسافرونکی سرا
خویش و بیگانہ کو کیا خورسند | نہ کیا باپ کی طرح زربند
ہمصرفا بولا ایک ملامت گر | جو ہے سو خرچ دفعتہً مت کر
جمع ہوتا ہے سال مین خرمن | نکلا ایک خیال مین خرمن
تنگدستی مین گر شکیب نہین | مت فراخی مین کہو شکیب نہین

مثل

بانو نے دہ کی بیٹی سے یہہ کہا | برگ سختی کا رکہہ بروز نوا
رکہہ بہرے تو ہمیشہ مشک و سبو | نہین جاری ہمیشہ راہ مین جو

ایک کے دس درم ہین مجہپر وام | دلکو دس من سا ہے گران ہر دام
رات کو رہتا ہے پریشان حال | دن کو رہتا ہے سایہ سا وبنال
کرتا ہے کہکے دل پریشان کلام | در خانہ سا دلکو تشویش مدام
جب سے پیدا ہوا مگر یہی دس | درم اسکو دئے خدا نے بس
حرف دین کی کتاب کا نہ پڑہا | باب لا ینصرف سوا نہ پڑہا
کوہ سے مہر جب اٹہاتا ہی سر | آگے وہ قلتبان بلاتا ہی در
اسلئے فکر مین ہون کوئی کریم | پوچہا اس سے پہرا ہے بخشنگے سیم
سنکے اس پیر جو تہا خوش خو | بخشش دو ایک اشرفی اسکو
ہاتہہ لگتے ہی زرفشانہ گو | گیا مانند مہر تازہ رو
ایک نے پوچہا اس سے ہے آگاہ | گر مرے چاہئے نکرنی آہ
یہہ گدا ہووے شیر پر اسوار | بل ابو زید اس سے مانے ہار
بولا عابد بگڑ کے رہ خاموش | ہین مرد زبان ہی تو رہ گوش
بات اسکی جو سمجہے گر سچ تہی | آبرو اسکی خلق مین کہہ لی
شوخ چشمانہ گر گیا سالوس | تو بہی مجکو نہین ذرا افسوس
کہ بچا اپنی آبرو کے ساتہہ | پہنکے اس شوخ یا وہ گو کی ہاتہہ

پوچہا اک پیر گوی دیرین سال
کیون نہین تیرا پیرونکا سا حال

نامناسب ہی جب تو روزی کہا ہی
کہ زبان پر نہ نام رازق لائے

بولا جو پیر گبر سے مسموع
ہوا جاتا ہون مین ممنوع

کیا دلمین نبی نے تب یہہ خیال
کہ ہے آذر پرست یہہ بدچال

غیر تہا خواری سے کیا باہر
پیش پاکان پلید ہے کافر

بہیجا پروردگار نے پیغام
پر غضب کا ہے خلیل نیکونام

میںنے دی اُسکو روزی صد سال
تو نے نفرت کی ایکدم مین کہان

گو وہ کرتا ہے پیش نار سجود
کس لئے کہینچتا ہے تو یدجود

حکایت نیک و بد مردم کی ساتہہ احسان کرنے مین

بند احسان مین گرہ مت مار
کہکے غدار یہہ ہے وہ مکار

مرد تفسیر دان کرین نقصان
بیچین علم و ادب جو بہر نان

عقل شرعی کبہی نہ دی فتوی
کہ کوئی بیچے دین لیئے دنیا

لیک توڑکے کرلیتے ہین عاقل
جن برابر زان فروش از تہ دل

حکایت ایک عابد اور مکار کی

ایک لستان نے پیش مرد خدا
کہا کیچڑ مین بطرح ہون پہنسا

گو ہے دوران نے اسکو صاف کیا — ابھی خنجر نہین غلاف کیا
حب دعا گو ہی اپنے دیکھے ہزار — لطف اللہ کا ہو شکرگذار
کہ نہین تو کسی سے خواہشمند — بلکہ کہتے ہین تجھسے خواہش چند
سیرت سروران پڑہا ہے کرم — بہول کی خلق انبیا ہی کرم

حکایت پیغمبرون کے خلق مین

نہ مسافر سنا ہے ہفتہ بھر — آکے مہمان ہوا خلیل کے گہر
نہین کہاتا تہا کہانا وقت سحر — کہ کوئی ہو کا آکے گذرے ادہر
جاکے باہر ادہر ادہر دیکھا — جانب وادی کے نظر دیکھا
ایک تنہا وہان تہا مثل بید — برف پیری سے مو سر ہی سفید
پہر دنجو سے مرحبا بولا — پہر کرمیانہ یہہ صلا بولا
مردم چشم سے عزیز ادہر — آکے نان و نمک سے مردی کر
کہکر اسنے نعم اٹہایا گام — جانا خلق خلیل آنپہ سلام
خادمان سرا نے باعزت — اسکو بٹہلا کے خوب کی خدمت
حکم فرمایا خوان ہوا تیار — بیٹہے کہانیکو آس پاس کبار
کی جو بسم اللہ جمع نے آغاز — گوش اس پیر سے نکلی آواز

دیکھے جب بے پدر سر افگندہ ‏ ‏ ‏ ‏ ہو نہ روئے پسر کا بوسندہ
کون تسکین دے جو روئے یتیم ‏ ‏ ‏ ‏ کون جھیلے جو غصہ ہوئے یتیم
ہان نہ رونی دی کیونکہ عرش عظیم ‏ ‏ ‏ ‏ ہلتا ہے روتا ہے جو کوئی یتیم
آب چشم اسکا پونچھہ رحمت سے ‏ ‏ ‏ ‏ خاک جسم اسکی پونچھہ شفقت سے
اُٹھہ گیا اسکا سایہ سر سے جو ‏ ‏ ‏ ‏ اپنے سایہ مین پال تو اسکو
میں اُسوقت تاجور تہا سر ‏ ‏ ‏ ‏ کہ تہا والد کی گود کے اندر
بیٹھتی تہی جو مکھی بہی تن پر ‏ ‏ ‏ ‏ دل کئی تن کے ہوتے تہے مضطر
اب کرین قید خانہ مین جو اسیر ‏ ‏ ‏ ‏ کوئی اگر نہووے میر انصیر
در وسے طفلونکے ہی مجکو خبر ‏ ‏ ‏ ‏ طفلی مین سر سے اوٹھہ گیا ہی پدر

حکایت نیکی کا ثمرہ ملنے کے بیان مین

ایک امیر خجند نے یکبار ‏ ‏ ‏ ‏ خواب مین دیکھا ایک نیکوکار
کہ نکالا یتیم کے پا سے ‏ ‏ ‏ ‏ کانٹا جو تہا لگا کسی جا سے
سیر کرتا جنان مین کہتا تہا ‏ ‏ ‏ ‏ کہلے اس کانٹے سی ہین گل کیا کیا
تا سکے رحم سے نہو باہر ‏ ‏ ‏ ‏ رحم دیکھے گا رحم کے اندر
دیکھے بخشش نہ خود پرستی کر ‏ ‏ ‏ ‏ کہ یہہ ہین زیر دست مین ور

گر بچا ہے ہو رنج سے رنجور　　رکہہ نہ رنجیدگان کو دل سے دور
آج گنجینہ خوب بانٹ کہ کل　　جائینگی ہاتہہ سے کلید نکل
چاہیئے ساتھہ زادرہ لیجائے　　زن و فرزند سے نہ شفقت آئے
گو کہ دولت اوسیکے ہاتہہ آئے　　دنیا سے جو نصیب لے جائے
کوئی غمخوار کی سی میری پشت　　نہ کہجائے مگر عزیزی انگشت
دے کسیکو جواب ہی تیرے پاس　　تا نہ کل کاٹے پشت دست یاس
ستر درویشونکا چہپا جو سکے　　ستر حق تا کہ ستر تیرا دہکے
مت پہرا بے نصیب در سے غریب　　پہرے در در نہو کے گہر سے غریب
خیر محتاجون پر وہ کرتا ہے　　اپنی محتاجی سے جو ڈرتا ہے
حال دل خستگان پہ کر تو نظر　　کہ کبہی تو بہی خستہ دل ہو مگر
کر فرو ماندون کے دلونکو شاد　　کر فرو ماندگی کے دن کو یاد
دوسرون سے نہین اگر سایل　　کر نہ اس شکر مین بدر سایل

گفتار ٢٤ یتیمون کے حال پر مہربانی و رحم کرنیکے بیان مین

سایہ افگن یتیمون پر ہو مدام　　گرد غم اونکے دل سے پونچہہ تمام
نہین معلوم کیون ہین عاجز سخت　　کبہی بے بیخ ہون نہ تازہ درخت

دوسرا تیری رے آجائے گر
روبیئے ایسی راہ و دانش پر

کر کرم پر نکر ستیزہ و کین
تب جہان لائے گا بزیر نگین

کام لطف و خوشی ہو سو وہی جب
تندی و سرکشی سے کیا مطلب

چاہیے تو درد سے ہو مجبور
دردمندون کو درد سے رکھہ دور

باتوان بازو سے ہو کی سپاہ
جا کے تو ناتوان سے ہمت چاہ

ہے دعائی ضعیف حاجت در
بازوے مردی سے توانا تر

مستمد جو ہوا فقیرون سے
جیتا ہے جو لڑا امیرون سے

دوسرا باب احسان مین

حکایت

عقل ہے میل معنی کر دایم
معنی صورت سے رہتا ہی قایم

نہین جسمین خرد و سخا تقوی
اسکی صورت ہے محض بے معنی

وہ ہی سوتا ہے خوش بزیر گل
جس سے سب لوگ سوتے ہین خوشدل

فکر اپنی کر اپنے جیتے جی
نہین کرنکی خویش مردے کی

حرص دنیا مین مبتلا ہونگے
فکر مین تیرے پھر وے کیا ہونگے

دے زر و نعمت اب کہ تیرا ہی مال
حکم اسپر ہے بعد مرگ محال

وہ بچاتا ہے اپنا کینہ ور
سے اپنے مالک سے باغی ہوئے جو
سے اپنے مالک کا حق شناس نہیں
اسکے سوگند و عہد پر مت جا
ڈھیلا کر ریسمان نو آموز
لیوے ملک و حصار دشمن جب
رکھے قیدی جو اسکے خون پرداخت
دست دشمن سے ملک ہے جو لیا
تا جو پھر لڑنے کے لئے آئے
پر جو پہنچا ہے شہریوں کو گزند
کہہ نہ دشمن ہے شہر کے در پر
جلد تدبیر جنگ خصم دکھا
راز دل ہر کسی سے مت کر عام
شرق میں جنگ پر سکندر تھا
گیا از البتائین دشمن جو

جو سمجھتا ہے سب کو کینہ پر
رکھ نہ خدمت میں تا سکے اسکو
کریگا تیرا ہی سپاس نہیں
خفیہ اسپر نگاہبان بٹھلا
توڑ مت پھر نہ آئے گا کسی روز
کر سپرد اسکے قیدیوں کے تب
اسکے خون سے کبھی کرے پرداخت
رکھ رعیت کو شاد اس سے سوا
عام اسکا دمار برلائے
مت در شہر خصم پر کر بند
یار دشمن ہے شہر کے اندر
مصلحت سوچ اور ارادہ چھپا
دیکھے جاسوس بیشتر تمام
شب میں اسکے خیمہ کا در تھا
گیا دائین کو کھلے بائین کو

تیغ پیکار کہینچتا ہے اگر / دل مین رکہہ راہ صلح پر ہی نظر

کیونکہ لشکر شگاف و ملک ستان / ظاہرا جنگ چاہین صلح نہان

مرد میدان کا ہو نہان دل جو / پڑ ہی پائین عجب نہین جان کو

کوئی سردار خصم آئے ہاتہہ / قتل مین جلدی کر نہ اسکے ساتہہ

کیا عجب تیرا ہی کوئی سردار / دست دشمن مین پہنسکے ہو لاچار

ماریگا تو اگر وہ بندے ریش / دیکہنے کا نہین ہے بندے خویش

نہین ڈرتا کریگا بندے دور / وہ جو کرتا ہے بندیون پر جور

رکہتا ہے وہ خیال بندے کا / جسنے دیکہا ہے حال بندے کا

ایک سردار ہو تیرا تابع جو / جو رکہے نیک اور تابع ہو

خفیہ دو دل سکے تو ہاتہہ مین لا / کر ہے سوچا یہ مارنیسے بہلا

گفتار اس دشمن سی حذر کرنیمین جو طاعت قبول کرے

ہووے جب خویش خصم تیرا یار / ہو نہ ایمن فریب سے زنہار

تیرے کین سے ہو اسکا دل افگار / یاد آئے جو مہر رشتہ دار

لفظ شیرین خصم پر مت جا / زہر کے شہد مین ہے ممکن جا

ہو نہ آسیب خصم سے ایمن / سمجہے جو اپنے یارونکو دشمن

آیت صلح پڑھتے ہین اکثر — دن کو آتے ہین رات کو سر پر

ہین زرہ پہنے سوتے مرد جوان — بستر خوش ہے خوابگاہ زنان

تیغ زن مرد خیمہ مین اسلا — نہین سوتا برہنہ عورت سا

خفیہ تیاری ستیزہ کر — کہ عدو خفیہ آئیگا تجہپر

ہے حذر کار مرد کار آگہہ — ہے بزرگ روئین سد لشکر گہہ

گفتار دشمنون کی ساتھہ نیک تدبیری مین

دو عدو مین ہون گرچہ کوئی صحبت — ہوش رکھہ ہے نہ عاقلانہ نشست

کہ جو ٹھہرینگے بہم کچہہ راز — دست کوتہ اونکا ہوگا دراز

حیلہ سازی سے ایک کا رکھہ کار — برا ہستی سے دوسرے کا دمار

تیرا دشمن کرے جو قصد ستیز — تیغ دانش سے اسکا ہو خونریز

دوستی اسکے دشمنون سی کر — محبس اسکا لباس ہو تن پر

برخلافی ہو فوج خصم مین جب — اپنی شمشیر کر میان مین تب

جب ہون اپسمین گرگ خون آشام — درمیان بکری کو ملے آرام

مشتغل خصم خصم سی ہو جہان — چین کر دوستونکے ساتہہ وہان

گفتار دشمن کی ملاطفت مین عاقبت اندیشی

مثل زن چھوڑتا ہے میدان جو — جا کے مت آبروی مردان کہو
پیٹھ دکھلاے روز ہیجا جو — نا رے نام آورون کو نے خودکو
انہین دو یارون سے تھوڑ ہو — حلقۂ کارزار مین پڑین جو
مرد ہم جنس ہمزبان ہمخوان — ساعی ہون روز جنگ با دل و جان
شرم ہے جانا پیش تیر سے تب — بہائی جنگ عدو مین قید ہو جب
یاری یار ونکی بے حقیقت ہو — تب غنیمت سمجھ ہزیمت کو

گفتار ہنرمندون کی دلداری مین

پال دو ا یجد یو خوش قسمت — ایک ذی عقل ایک ذی ہمت
فوق نام آورون پر انکو ہو — پالین دانا و تیغ زن کو جو
کی نہین جسنے قدر تیغ و قلم — گرم ہے کرنا اسکے واسطے غم
پائے اہل تیغ و اہل قلم — نہین مضطرب سکے جو زن کے قدم
نہین سپا عدو دیکھے سر جنگ — تو ہے محو جام و ساقی و چنگ
اہل دولت ہو مایل بازی — دیکھے بدبختی حاصل بازی

گفتار دشمن کی صلح سے احتراز کرنے مین

نہین کہتا کہ جنگ خصم سے ڈر — صلح چاہے تو ڈر زیادہ کر

جانتے ہین ہر کبر جوان — روبہ پیر کے فریب کہان

عقل ور ہوتا ہے جہاندیدہ — کہ ہے نیک و بد زمان دیدہ

نہ جوان عقیل و طالع ور — پیر کی بات سے بہرا ہے سر

ملک آراستہ جو چاہیے کہا — دے نہ نوخاستہ کو کام بڑا

پیشہ و فوج کا اُسے مت کر — جنگ مین جو رہا ہو الکسر

سگ جو اکثر شکار کرتا ہے — نہ پلنگ ژیان سے ڈرتا ہے

شیر جسنے کبھی نہ دیکھی ہی جنگ — روبہ سے بھاگتا ہی عاجز و تنگ

ہو جو پروردہ شکار پسر — وقت ہیجا نہ لائے دل مین خطر

گو د آماج و کشتی و نخچیر — کرتے ہین مرد جنگجو کو اسیر

جو ہے پروردہ تنعم و ناز — ڈرے جب دیکھے جنگ کا دمساز

مدد غیر سے جو زین پر آئے — ایک کودک اُسے زمین پر لائے

جنگ مین جسکی پیٹہہ دیکھی تو — مار اسکو اگر نہ مارے عدو

بہتر اس مرد سے مخنث ہو — مثل زن بھاگے معرکہ مین جو

گفتار کار آزمودون کی رائے پر کام کرنے مین

کیا ہی گرگین نے بیٹو کو یہی کہا — کیش و قربان جو باندہی بہر وغا

جس دلاور نے ہی کیا کچھہ کام
چاہیئے اوسکو دینا کچھہ انعام

تاکہ پہر مرنے کے لیے جائے
جنگ یاجوج سے نہ گہبرائے

اس مین رکھہ سپاہی کی خاطر
تاکہ سختی مین وہ رہے حاضر

ہاتھہ مردان جنگ کا مت چوم
نہ کہ جب خصم تجھہ پہ لائے ہجوم

جس سپاہی کو برگ سے نہین کار
کس لئے ہووے مرگ کو تیار

ملک کا پاسبان ہو لشکر سے
اور لشکر کا پاسبان زر سے

شاہ غالب ہو اپنے دشمن پر
سیر و آسودہ دل جو ہو لشکر

اپنے سر کی بہا جو کہاتا ہے
ظلم ہے وہ جو سختی پاتا ہے

ہو سپاہی سے تجکو زر پیارا
ہو سپاہی کو تجھہ سے سر پیارا

تجہے آئے جو زر دلاتے حیف
کیون نہ آئے اسے اٹہاتے سیف

کیا جوان مردی وہ دکہائیگا
کہانیکو تجھہ سے جو نپائیگا

گفتار منصب اور جاہ کی افزونی سے سپاہ کو نوازنے مین

خصم کی جنگ کو دلاور بہیج
شیرون کی جنگ کو غضنفر بہیج

کر جہان دیدہ کی خرد پر کار
گرگ کہنہ ہے آزمائے شکار

نہ جوانان تیغ زن سے ڈر
پیر بسیار علم و فن سے ڈر

کرے دیوار و ہین کو مسمار	پھر کی عقل و برنا کی تلوار
جنگ کے وقت رکھہ خیال سفر	کون جانے کہ کس کو ہوگی ظفر
دیکھے جب بلگئے ہین دو لشکر	جان شیرین تلف نہ تنہا کر
ہر کران ہے تو قصد رفتن کر	درمیان ہے تو لبس دشمن کر
گرچہ ہے تو ہزار دشمن دو	ملک دشمن ہین مت ٹہر شب کو
شب کو پنجہ سوار پاسے کمین	پانچ سو کی طرح ملا ہین ہین
رات کو کاٹنا چاہے جو راہین	دیکھہ لے پہلے کل کمین گاہین
چلے دن بھر میان دو لشکر	بیخبر رہے نہ زور آور
لشکر ماندہ پر تو آسودہ	جا کہ وہ خود ہوا ہے نابودہ
گر عدو مارا ہے گرا نہ علم	تا کہلا زخم اسکا ہو نہ بہم
گر تون کو بہت تنگ مجبور	تا نہو جاے یار و لشنے تو دور
گرد بیجا سے ہو ہوا ہین میغ	نہو محصور تو بہ نیزہ و تیغ
پھر غارت نہ جانے دیو کی سپاہ	تا کہ خالی نہین ہے پس شاہ
حفظ لشکر ہے شاہ کو بہتر	اس سے جو ہو وے جنگ کے اندر

حکایت لشکریون کی نواخت مین

جنگ کمتر سے تو کنارہ کر | دیکھا سیلاب قطرہ کو اکثر

ہو سکے لا جبین پہ تو نہ شکن | دوست ہو گرچہ ہوں ہزار دشمن

اسکے دشمن ہون تازہ دوست ہیں پیش | جسکے دشمن ہون دوستونسے بیش

مت سپاہی سی پہر جو ہووی سوا | انگلی نشتر پہ چاہیئے نہ رکہا

جب توانا سے جنگ مین ہی تنگ | نہین مردی ہی ناتوان سی جنگ

گو رکہے زور پیل و جنگ ببر | تو بہی ہے صلح جنگ سے بہتر

چل سکے جب نہ حیلہ و تدبیر | ہے بجا جو چلاوے پہر شمشیر

گر عدو صلح چاہی مت پہیر | اور اگر جنگ چاہے کر مت دیر

جنگ سے وہ جو باز آئیگا | قدر و ہیبت تری بڑہائے گا

اور جو ہوویگا جنگ کو تیار | تجہسے پانچ نہ پوچہے گا دادار

تو بہی تیار ہو جو فتنہ اٹہا | کینہ ور پہ سے مہربانی خطا

جو تو نرمی دکہائے سفلہ کو | اسکی گردن کشی زیادہ ہو

آئے در پر جو خصم عاجز حال | دل سے کینہ و سر سے خشم نکال

چاہے زنہار کر کرم پیشہ | بخش پر مکر سے رکہہ اندیشہ

پہر نہ تدبیر پیر سے زنہار | ہوتا ہے پیر آزمودہ کار

م قیاسا نہین تیرا احسان
بلکہ ہے فضل و منت یزدان

ر کیا کار خیر پر قادر
نہ رکہا اوروں کی طرح قاصر

ساری میدان جہد مین آئین
کل نہین گوے جو دیکہا ہین

تونے کوشش سہی ہی ہشت نہ لی
ہے بہشتی سرشت حق سے ملی

ہون دل و وقت روشن و مجموع
قدم و پایہ ثابت و مرفوع

عمر خوش چلنا ہو براہ خدا
ہووے مقبول بندگی و دعا

گفتار اندر اسباب مین کہ جب تک تدبیر سے کام چلے جنگ کرنی نہین چاہیئے

تا کہ تدبیر سے بر آئے کار
صلح بہتر نہ چاہیئے پیکار

گر عدو کو نہ جیتے قوت سے
بند کر باب فتنہ ثروت سے

گر عدو سے ہی تجہکو وحشت جان
حرز احسان سے روک اسکی زبان

راہ دشمن مین گو کہو کی جا
مصلحت ہے کہ سیم و زر پہیلا

سنتا ہون عقلمند کہیان سے
تیر دندان ہون کند احسان سے

عقل و تدبیر سے جہان رکہئے
یہ نہ ہو سے کہ کاٹ جب سکئے

ہووے تدبیر سے تہمتن قید
ہوا اسفندیار جسکا صید

وقت فرصت اکہاڑ سکئے تو
رکہیئے دشمن سے بس مراعت و

حکایت نا اہل کی پند سے اغماض کرنے اور صاحب جہل سے اعتراض کرنے مین

ذکر کرتے ہین ظلم گستر کا
کہ تہا فرمان دہ ایک کشور کا

اس سے تہا روز شام لوگون کا
خواب شب تہا حرام لوگون کا

تنگ اس سے بلامین تہے سارے
لوگ اوس سے دعامین تہے ہارے

اس زمانہ کے شیخ کے آگے
لوگ کچہہ روئے ظلم سے جاکے

کہ اسے لے بزرگ روشن رای
کہہ کہ کچہہ دلمین لائے خوف خدای

کہا کہتا ہے حیف سب دو کا نام
نہین ہر اک کے لایق اسکا پیام

جسکو ای خواجہ دیکہے حق سے دور
حق کا اس سے کبہی نکر مذکور

سینے ای شاہ تجہہ سے حق ہے کہا
کہنا حق کا ہی مرد حق سے بجا

علم نادان سے کیا کرون شایع
تخم شورہ زمین مین ہو ضایع

گر نہ سمجہے عدو مجہے جلنے
برا مجہکو مناسے خود مانلے

تیری ای شاہ حق روی ہی خو
ہے قوی اسلیئے دل حق گو

ہے نگین کی یہہ خاصیت ظاہر
موم پر جمتا ہے نہ پتہر پر

کوئی ظالم جو مجہسے ہو بیزار
کیا عجب چور سے ہین چوکیدار

تو بہی انصاف کا ہے چوکیدار
حفظ اللہ ہووے تیرا یار

کاش یہہ آسمان خبر لیتا　　مجہے بہی تہوڑا گنج و زر دیتا
کہ کوئی دن نکالتا ارمان　　ڈہانپتا اپنا یہہ تن عریان
کہو دی اُسنے جو ایکدن یہہ مین　　گلی ہڈی فنخ کی پائی کہین
خاک مین اُسکی عقد ٹوٹی تہی　　ور دندان تمام چہوٹی تہی
بے زبان منہہ یہہ کرتا تہا ظاہر　　خواجہ ہونا مرادی پر صابر
جب ہے منہہ کا یہہ حال زیر گل　　چاہیے شکر کہا چاہیے خون دل
گردش روزگار سے مت ڈر　　روزگار الٹا چلتا ہے اکثر
ہوا یہہ راز دل نشین جسدم　　اُٹہہ گیا ایک ساتہہ دل سے غم
بولا اے نفس بیخبر زنہار　　بار تیمار کہینچ خود کو نہ مار
خواہ بندہ اٹہائے سر پہ بار　　خواہ اوج فلک پہ ہو سردار
ہووے جسوقت حال دیگرگون　　مرنے پر دونون سے ہون بیرن
غم و شادی کبہی رہے نہ سدا　　رہے خوش نام اور عمل کی جزا
صرف بخشش رہے نہ تاج و تخت　　بخشش تہی یہہ زمین مین اپنی خوش بخت
ملک و جاہ و حشم پہ تکیہ کیا　　تیرے پیچہے بہی ہوگا پہلے بہی تہا
چہوڑیگا دنیا سا ہو زر افشان　　زر نہ تہا سعدی ہی گہر افشان

سر اوٹھاے جو کوئی صاحب زور ۔ کرے زیر اوسکو باری خاک گور

کیا شہ نے بگڑ کے حکم روان ۔ کہ قفا سے نکالو اوسکی زبان

بولا وہ حق شناس مرد یقین ۔ مجھے اس بات سے بہی خوف نہین

غم نہین بیزبانی سے مطلق ۔ جانتا ہون کہ جانے بے کہے حق

بینوائی اوٹھاؤن خواہ ستم ۔ عاقبت خیر ہے تو کچہہ نہین غم

ہے عروسی وہ نوبت ماتم ۔ عاقبت نیک روزی ہو بہم

حکایت تنگدست زور آزما کی

مشت زن کہتا تہا نہ روزی وقت ۔ چاشت و شام کا نہ کہتا تہا رخت

پیٹ کا مارا کہنیچتا تہا گل ۔ مشت سے روزی پانی تہی مشکل

تہے زمانے کی فکر سے دایم ۔ جسم و جان اوسکے رنج مین قایم

کبہی اپنے دنون سے لڑتا تہا ۔ بخت بد سے کبہی بگڑتا تہا

عیش شیرین خلق دیکہہ کے گاہ ۔ پیتا تہا آب تلخ با صد آہ

گاہ [illegible] سے تہا رونا کبہی ۔ کہ ہے بدزیست مجہسا نا کبہی

[illegible] شہد و مرغ و برہ ۔ نہین نان دیکہتی ہے میری ترہ

[illegible] پہنے ۔ اور گر بہ ہو تو پوستین پہنے

تھا مگر اُسنے کچھہ درست کہا ۔ سرکشی سے مگر نہ اسنے سنا
بارگہہ سے دکھائی قید کی راہ ۔ کیونکہ زور آزما ہے بازوئے شاہ
کہا اِک یار نے اسے خفیا ۔ نہ تہا یہہ مصلحت جو تونے کہا
کہا کہتا ہے امر حق طاعت ۔ قید سے ڈر نہین ہے اِک ساعت
ہوتی یہہ بات انہین پوشیدہ ۔ نہ رہی شہ سے نانیوشیدہ
بولا ہنسکر غلط ہے اسکا گمان ۔ نہین آگہ کہ وہ مریگا وہان
جو غلام اس پیام کو لایا ۔ اُسی سے یہہ پیام پہنچایا
ایک ساعت سی ہی سوا نہ جہان ۔ غم و شادی گدا کو ہی یکسان
ہاتہہ پکڑے تو ہین نہین جز رم ۔ سر اڑائے تو ہین نہین پر غم
کیا جو رکہے سپاہ و زر فرمان ۔ کیا جو رکہون عیال و غم حرمان
پہنچینگے جب درِ اجل پر ہم ۔ ہونگے اک ہفتہ مین برابر ہم
رکہہ نہ دل پانچ دنکی دولت پر ۔ نہ جلا انکو آگ کے اندر
تجہسے پہلے بہت کمایا ہے ۔ یہہ جہان ظلم سے جلایا ہے
ایسا جی مرنے پر کرین تحسین ۔ نکرین تیری گور پر نفرین
چاہئے رسم بد کبہی نہ چلا ۔ ورنہ لعنت کرینگے تجکو سدا

بولی لے کاٹ تیغ سی بہیری سر	پر مرے ساتھہ خفت و خیز نکر
پوچھا کس سے ہے تیری دل پہ گزند	کونسی خو میری نہ آئی پسند
بولی سر کاٹ چاہیے جیسے مار	تیری بوی دہن سے ہون بیزار
مارین یک بار تیر و تیغ ستم	مارتے ہی دہان کی بو ہر دم
نہین بگڑا یہہ سنکے وہ خوش بخت	ہوا پیچیدہ وہ اپنے دلمین سخت
دل ہوا رنجہ اس سی اس دم گو	کی دوا منہہ ہوا غنچہ سا خوشبو
کیا اس باہوش کو اپنا ندیم	کہ کہا عیب یہہ ہی یار صمیم
میرے نزدیک وہ ہی نیکو خواہ	جو کہے ہے فلانہ خار راہ
جو غلط رہ بتانے پر رکہے گام	سے ہے قوی ظلم اور جور تمام
نہ کہین عیب تیرے آگے اگر	عیب کو جاہلی سے خالی ہنر
شہد و شکر نہ کہہ سے اسے فایق	ہووے سقمونیان جسی لایق
دار و والے نے کیا ہی خوب کہا	دار و ے تلخ پی جو چاہے شفا
ہو جو غربال معرفت سی چھنی	اور عبادت کے شہد مین ہو سنی

حکایت درویش صادق کی بادشاہ بیداد گر کے ساتھہ

ایک درویش تنگدل سے کہین	ہوا آزردہ ایک شاہ زمین

منہہ پہ تعریف کر غیر سے ہو گیا
پیچھے جب لوگ کہتے ہوویں برا

شاہ ظالم نے یہہ سخن کیا گوش
آیا غفلت کی مستی سے ہی ہوش

جس جگہہ یہہ بہی نظر آئے
حاکمی وہان کی اُسکو فرمائے

عقل و خو جتنی جاہلون سے تو
سیکھے سیکھے نہ عاقلون سے تو

اپنے دشمن سے سن تو اپنی خو
دوست دیکھے نہین سوای نکو

نیک گو کو سمجھہ نہ یار اپنا
جان بدگو کو دوستدار اپنا

سرزنش ترش رو کرے جیسی
یار خوش طبع کب کرے ویسی

اس سے بہتر نہ ہوئیگا کوئی پند
گر ہے عاقل تو ہے اشارہ بسند

حکایت مامون خلیفہ عباسی کی کنیز کے ساتھہ

پائی مامون نے جب خلیفہ گری
مول لی اک کنیز رشک پری

چہرہ مین مہر جسم مین گلبن
عقل مین عقلمند بانی کن

کیا خون اعدا مین تر چنگ
ہوا حنائی انگلیون پر رنگ

وسمہ عابد فریب ابرو پر
خور کی قوس قزح نثار ادہر

شب خلوت مین وہ نگار حسین
ہوئی مامون سے ہمکنار نہین

لگی غصہ کی آگ اسمین عظیم
چاہا سر اسکا مثل جوزا دو نیم

یہہ پہ تعریف کر سے ہو گیا ‏ ‏ سے پیچھے جب لگ کہنے ہو دینگا
سنا ظالم نے یہہ سخن کیا گوش ‏ ‏ آیا غفلت کی نیند سے ہوش
بس جگہہ یہہ پہ نظر آئے ‏ ‏ جا لگی دونوں کی اسکو ٹوٹے
نقل یہہ جو کہی جاہلوں سے تو ‏ ‏ سیکہے سیکہنے تو انہوں سے
اپنے دشمن سے سن تو اپنی خو ‏ ‏ دوست سے سیکہے دشمن سوا نکو
نیک گو کو سمجہہ تو یار اپنا ‏ ‏ جان بد گو کو دوستدار اپنا
سمرش ترش روا کرے جیسی ‏ ‏ یار سرخوش شیخ کب کرے ویسا
اس سے بہتر نہ ہوگا کوئی پند ‏ ‏ کرے جو عاقل تو ہو نشان بلند

حکایت مامون خلیفہ عباسی کی کنیزک کے ساتھ

یہی مامون نے جب خلیفہ گری ‏ ‏ مول لی اک کنیز رشک پری
چہرہ تہا ماہ جسم میں نگین ‏ ‏ عقل میں عقلمند بی بی تہی
گیا ستون اعضا میں تہی چنگ سا ‏ ‏ ہوا عشق زار انگلیوں میں جیسے
یہہ عابد شہرا برو پر ‏ ‏ خور کی تہا گوش نسیم صبح پر
شب خلوت میں جو دل گار ہوئی ‏ ‏ ہوئی مامون سے ہم بستر ہوئی
لگی غصہ کی آگ اسکے تن میں سم ‏ ‏ پڑا سر کا پشت چوٹی دو دم

دلمین شور طرب اٹھا جس آن — یاد آیا وہ رات کا دہقان
حکم فرمایا ڈھونڈہا باندہا سخت — ڈالا خورزی سے اسکو پیش تخت
اس سیہ دل نے کہینچا خنجر تیز — پائی بیچارہ نے نہ راہ گریز
گنا وہ زیست کا دم آخر — آیا خاطر مین سو کیا ظاہر
تیز تر چلتی ہے زبان قلم — ہوتا ہے کار و اسکے سر بدم
جب نہ دیکہے گریز سرکش سے — پہینکے بیباک تیر ترکش سے
نہین سو سکتے وہ مین گور کی رات — حالت یاس مین کہی یہہ بات
ہے جو بے مہری دور مین تیرے — شور عالم ہے جور مین تیرے
مین بہی اس ظلم سی نہین نالان — بلکہ ایک ایک خلق ہی بیجان
کیون مجہی سی ہے تیرا دل بیزار — مار سکتا ہے ساری خلق کو مار
جو نکوہش بری ہوئی معلوم — کر نکوہش کی بیخ کو معدوم
ہے علاج اس ستم سے باز آنا — نہ کہ خون بیگنہ کا پہیلانا
مت رکہہ امید گر ہے تو بدنہاد — کہ ہو نیکی سے نام تیرا یاد
کیسی کرتی ہین تیری دیدہ خواب — جب ستمدیدہ رہتی ہین بیتاب
کب ستودہ ہوا اسطرح کوئی شاہ — ہون ستانیدہ مردم درگاہ

تف ہے اس ملک اور دولت پر | تا قیامت ہو جس سے شنعت پر
ظلم ظالم نے خویشتن پہ کیا | نہ غریبان پر محن پہ کیا
کہ وہ فردا ہے بزم نام و ننگ | پکڑینگے اسکی ریش و جیب بجنگ
رکھینگے بار اسکی گردن پر | سر اٹھیگا نہ عار سے تن پر
مانا خر اسکا کھینچینگے اب بار | تب خرون کا وہ کھینچیگا کب بار
سچ جو پوچھے تو وہ ہے بد اختر | جسکے راحت مین ہے غم دیگر
پانچ دن گھر ہے اسکی آبادی | رنج مردم مین جسکی ہے شادی
اچھا ہے گر اٹھے نہ وہ مردہ | سوتے ہین جس سے لوگ آزردہ
کچھ نہ بولا ملک یہ سنکر بات | سو رہا رکھکے زین پہ سر اس رات
شب کو بیداری سے گئے اختر | خواب آیا نہ فکر سے پل بھر
بانگ مرغ سحر سنی جس دم | وہ پریشانی رات کی ہوئی کم
شب سوارون کی گھوڑی دوڑ آئے | کھوج گھوڑے کے صبحدم پائے
دیکھا اس جا سوار اسپ جو شاہ | دوڑی آئی پیادہ ساری سپاہ
سب نے سر عجز کا رکھا بر پا | موج لشکر سے تھی زمین دریا
بیٹھے ساری بزرگ مانگا طعام | کھایا آراستہ کی مجلس جام

نہین بیہودہ کرتا ہون یہہ کلام | جا سمجھتا نہین جو تو انجام
بیشتر تیرے آگے نا معذور | دیکھے تو مصلحت سے ہی نہین دور
لگا شہ کو برا یہہ اسکا خطاب | کہا بتلا کہ اسمین کیا ہی صواب
عقل سے تو مگر ہے بیگانہ | گو نہین مست پر ہے دیوانہ
ہنسکے بولا کہ چپ ہو ای نادان | ہے مگر تجہسے حال خضر نہان
نہ وہ دیوانہ تہا نہ وہ تہا مست | کیون کی پہر کشتی ناتوانکی شکست
کہا شہ نے اُسے تو جانے کیا | کس لئے خضر نے کیا ایسا
اِک تہا اوس بحر مین جفا پیشہ | جس سے ہر دل تہا بحر اندیشہ
تہے جزیرہ خروش مین اُس سے | تہا جہان یم سا جوش مین اُس سے
اِسلئے اُسنے کی وہ کشتی شکست | تا وہ ظالم نہ پاے اُسپر دست
ٹوٹا اسباب ہووے اپنے ساتہہ | اوس سے بہتر کہ ہووے خصم کی ہاتہہ
کہا دہقان نے ہنسکے اے صاحب | عاقبت آیا حق میری جانب
نہین نادان کہ توڑون پاخر کا | پر ہے ڈر اُس شہ ستمگر کا
لنگ و تیار کش یہان بہتر | پر نہین بارکش وہان بہتر
تو نہ کہہ اُسنے کشتی سی لیا کام | تا ابد خلق مین رہا بدنام

لایق عیش ہے نہ وہ بے بر — ہر سحر جو کرے نیا شوہر
نیکی کر اس برس ہے تیرا گانو — اُس برس ہوگا دوسرے کا نانو

حکایت بادشاہ ظالم کی جو گدہون کو بیگار مین پکڑتا تہا

غور مین ایک بزرگ تہا جبار — لوگون کے خر پکڑتا تہا بیگار
زیر بار گران بغیر علف — ہوتے تہے وہ غریب جلد تلف
جب کری وقت سفلہ کو زردار — رکہے درویشون کے دلون پر بار
اوسچا کوٹہا ہو تب کری خود بین — نیچے کوٹہے پہ بول اور چرکین
کہتے ہین ایک بار بہر شکار — گیا وہ شہریار ظلم شعار
عقب صید بہاگا جو مرکب — ہوا لشکر سے دور ہو گئی شب
رہ نہ سوجہی نہ چل سکا تنہا — رات کو ایک گانون مین اترا
ایک خر دیکہا بار بر چالاک — خوب مضبوط کار گر چالاک
ایک گرد استخوان سہی وار کی بار — استخوان اسکے کرتا تہا بیکار
کہا تب شہ نے اسکو ہو کے خفا — ہوئی اس سے زبان پہ جاری جفا
زور رکہتا ہے خود نمائی نہ کر — پڑے پر زور آزمائی نہ کر
یہہ فرمایا یہ قول خوش نہ آیا — بادشہ پر گہڑک کے چلایا

کیا ایسا زمان نے گوشہ گزین | ایک گھڑی پر اسکا قبضہ نہین
نرہی کوئی شے جب اسکے پاس | رہی فضل خدا پر اسکی آس
مرد ہشیار کو ہی دنیا خس | بعد چندے ہی جاے دیگر کس

حکایت ۲۴۴

ایک شوریدہ کسرائے عجم | بولا اے وارث ممالک جم
رہتا جم پر اگر یہہ ملک و تخت | ملتا تجکو کہان یہہ تاج و تخت
گنج قارون بہی تو اگر لے گا | پر رہیگا وہی جو کچہہ دے گا

حکایت ۲۴۵

گیا الپ ارسلان جہان سی جب | تاج شاہی پسر نے پہنا تب
تخت شاہی سے گور مین دی جا | نہ ٹہلنے نہ بیٹہنے کی جا
دوسرے روز بیٹا اسپ سوار | دیکہکر بولا ایک سڑی ہشیار
واہ رے ملک و وقت نشیب | گیا باپ اور بیٹا پا بہ رکیب
ایسی ہوتی ہی گردش دوران | تیز رو بیقرار بد پیمان
عہد دیرینہ پیر جب سر آگے | سر جوان بخت عہد سی بر لاے
نہ لگا دل جہان سے بیگانہ | مثل مطرب مقیم ہر خانہ

کرتا ہے جب یہ بستر جانگاہ | خواجہ ہاتھہ ایک دراز ایک کوتاہ
منہہ سے اسدم نہ کہنے پاتا ہے | اسلئے ہاتھہ سے بتاتا ہے
کر دراز ایک ہاتھہ بہر کرم | دوسرا ہاتھہ ظلم و آز سے کم
کھینچ کاٹتا جو رکھتا ہی اب ہاتہہ | پہر کفن سے نکالیگا کب ہاتہہ
ماہ و خورشید چمکینگے اکثر | تو اٹھائیگا قبر سے نہین سر

حکایت قزل ارسلان کی دانشمند کے ساتھہ

تہا قزل ارسلان کا ایک حصار | سخت الوند سا بلند و وقار
فکر و حاجت کسی سی تہی نہ وہان | رہ تہی پیچیدہ مثل زلف بتان
زیب دہ ایک روضہ مین جیسا | لاجوردی طبق مین ہو بیضا
سے کہتے ہین ایک نیکو جہان | دور سے آیا پیش شاہجہان
تہا جہاندیدہ و حقیقت دان | تہا ہنرمند و واقف کیہان
ہنسکے بولا یہہ قلعہ ہے خرم | پر سمجہتا نہین کہ ہے محکم
نہین یہ کہتے تہے تجہسے پہلے شاہ | رہکے کچہہ دم چلے گئے ناگاہ
دوسرے تیرے بعد آئینگے | سہل تیری آرزو کا کہائینگے
باپ کے عہد سے ذرا کر یاد | دل کو کر بند فکر سے آزاد

یہہ جہان رہتا ہی نہین جاوید / ہے وفا داری کی نہ اس سے امید
کیا سلیمان کا تخت صبح و مسا / نہ اُڑا کرتا تہا بر و سے ہوا
عاقبت دیکہا وہ گیا برباد / اچہا ہے جو گیا بدانش و داد
نیک بختی کی وہ ہی لیگیا گو / رہا اس خلق کا جو راحت جو
کام آیا ہے وہ جو خرچ لیا / نہ جو جوڑا ہے اور نہ خرچ کیا

حکایت روزگار اور دولت کے انقلاب اور تغیر مین

کہتے ہین مصر مین تہا میر اجل / وقت پر اسکے دوڑی فوج اجل
گیا رخ سے جمال دل افروز / خور ہوا زرد پہر آخیر ہی روز
کاٹا دانا طبیبون نے یہ فوت / دیکہی طب مین نہین جو داروی موت
پاتے مین تخت و ملک سارے زوال / رہتا ہی ملک حق تعالی الجلال
جب ہوا اسکی عمر کا دن رات / سنا کہتا تہا زیر لب یہہ بات
مصر مین مجہسا تہا نہ کوئی عزیز / تہا جو حاصل ہی نہ تہا کوئی چیز
جمع کر کر جہان نہ کہایا بار / چہوڑا بیچارہ وار آخر کار
جسنے خود کہایا دوسرون کو دیا / یہہ جہان بہر خویش جمع کیا
جہد کر اسمین تا رہے ہمراہ / جو رہا تجہہ سے حیف ہی جانکاہ

چاہئے پہلے کرنا عذر خطا | مانگنا پیچھے شیخ دین سی دعا
تجہے میری دعا ہو کیا کاری | جب ہی مظلومون کی دعا جاری
سنکے یہہ بات شہریار عجم | ہوا پر خشم و شرمسار نہ کم
بگڑا آخر یہہ اپنے دلمین کہا | کیون بگڑتا ہون کہتا ہی یہہ بجا
حکم فرمایا کہ جو تہے بند | ہوئے آزادگی سے کل خورسند
شیخ نے کرکے تب ادا نماز | سوے داور اٹھائی دست نیاز
کای بلندی دہ سپہر بلند | صلح سے چہوڑ جنگ سے ہوی بند
اب تلک تہے دعامین اسکے ہاتھ | وہ پڑا اٹھہ کہڑا ہوا ایک ساتھہ
گویا شادی سے چاہتا تہا اوڑا | مور سا جب نہ دیکہا اسنے پیا
حکم فرمایا گنج و گوہر و زر | رکہا اس مرد حق کے پیش نظر
بہر باطل نہ کہوئے حق پہان | بولا اس سب سے ہو کی دست افشان
جا سر رشتہ مین نہ بار دگر | نہ لگا لے یہہ رشتہ پہر کہین
گر یکبار رکہہ سنبہل کر پا | تا نہ پہر چہوڑے سے جا پہسل کر پا
سن لے سعدی سی قول ہی یہہ بجا | نہین اٹہتا ہے بار بار پڑا

حکایت (۲۱) دنیا کی نعمت اور ملک کی بیوفائی و ناپائیداری مین

پند خالی غرض سے ہے نافع	تلخ دارو مرض کی ہے دافع

حکایت اسی باب مین

لکھتے ہین ایک بادشاہ کا حال	مرض رعشہ سے تہا دو کی مثال
ضعف تن نے کیا تہا ایسا زار	کمترون پر اپنے کہا تہا خار
شاہ میدانہین گو ہے نام آور	ضعف ہوئے پیادہ سے کمتر
چوم کر ارض ایک ندیم وہان	بولا دایم ہو عمر شاہ جہان
ہے یہان ایک مس مبارک دم	جسکی مانند دوسرا ہے کم
پاس اسکے نہ لیگئے کوئی کام	ایک دم مین جو بن نہ آیا تمام
گر طلب اسکو تا کرے وہ دعا	رحم آتا ہے آسمان سے سدا
حکم کرتے ہی محترم جا کر	لائے اوس پیر نیک کو جا کر
بولا اے پیر کر دعاے بلند	مثل سوزن ہون رشتے سے پابند
سنکے یہہ بات وہ خمیدہ پشت	بولا تندی سے یہہ کلام درشت
دادگر پر ہے مہربانی حق	واد دے دیکہہ قدردانی تو
کیسی ہی میری دعا ہو فایدہ مند	گر ہین مظلوم اسیر چاہ مین بند
خلق پر تو نہ کرے بخشایش	پائے دولت سے کیسے آسایش

دیکھی ابلیس نے نہ نیک بدی ‌‌ ‌ تخم بد سے نہ بر ہو نیک کبھی
پردہ اونکا پہاڑ مت گہہ جنگ ‌ ‌ ہوگا در پردہ تیری گہر مین ننگ
شیر مردونکو جاکے مت للکار ‌ ‌ کودکو نسی جو ہوتی ہے تجھے ہار
نہ سنا کہتے ہین ہوا خون ریز ‌ ‌ حکم داور سے ہووے کسکو گریز
اسی شب ایک نے اُسے جو بخواب ‌ ‌ دیکھکر پوچھا تو سنا یہہ جواب
ایک دم کی سی مجھے صعوبت تھی ‌ ‌ آپکو تا ابد عقوبت کی

حکایت ۵۵

ایک بیٹے کو دیتا تہا یہہ پند ‌ ‌ کہ نگہ رکھہ تو پند دانشمند
زیر دستون پہ ظلم و زور نکر ‌ ‌ ملے گا ایک روز کوئی زبر
نہین بچ رہتا ہے ابجد سے دور ‌ ‌ کریگا جیتا ایک دن مجبور
تہا جو خود ہی مین زور پنجہ ‌ ‌ دل ضعیفون کا مجھسے تہا رنجہ
شست توڑا اور اسنے کہا کر ایک ‌ ‌ زور سمجھا نہ لاغرون پر نیک

گفتار ۲۹ رعیت پروری اور ضعیف نوازی مین

ن نہ غفلت سے سو کہ خواب مدام ‌ ‌ چشم سالار قوم پر ہے حرام
ن ضعیفون کی غمگساری کر ‌ ‌ ڈر زمانہ کی زور داری کر

عزت اک نیکمرد نے نہین کی | باسے حجاج ابن یوسف کی
ایک سرہنگ کو بہ تیز نظر | کہا لا نطع قتل اسے ابھی کر
ہووے حجت مین جب جفا جو تنگ | ہووے آمادہ ستیز و جنگ
ہنسا اور رویا سنکے مرد خدائے | ہوا حیران وہ سنگدل سیرائے
پوچھا تو کیون ہنسا و کیون رویا | ہوا وہ نیک مرد تب گویا
روتا ہون دیکھکر زمان کا حال | کہ بیچارہ رکھتا ہون اطفال
ہنستا ہون دیکھکر مین لطف خدا | موا مظلوم ظلم ورنہ موا
ایک یہہ سنکے بولا سلطان سے | درگذر اس خبیر دہقان سے
ایک خلق اس سے کہتی ہے زنہار | سب کو مارا انچاہیے ایکبار
کر بزرگی و مکرمت پیشہ | اُسکے بچون سے دلمین اندیشہ
ہے مگر اپنے خاندان کا عدو | اور ونکی سی بدی جو کرتا ہی تو
مت سمجھہ جب مین تجھسی دل گھایل | عاقبت خیر ہو تجھے حاصل
نہین مظلوم سویا آہ سے ڈر | اسکے درد دل یگاہ سے ڈر
نہین معلوم درد سے کسی شب | کھینچے گا کوئی پاک دل یارب
ہوا غصہ مین ایسا دست افشان | رہا حجاج حجت حیران

حکایت مردم آزار سرہنگ کی

تہا عسس ایک چہ مین افتادہ ۔ شیر نر جسکے ڈر سے تہا مادہ
کرے بدخواہ بدسوا نہ نظر ۔ جب اگر سے دیکہے خود کو عاجز تر
رات بہر رونے سے نہین سویا ۔ ہوا ایک سنگ مار کر گویا
کسی کی تونے کب سنی نالش ۔ کہ کہتا ہے آج تو جو یہہ خواہش
تخم نیکی کے بوتے ہین ایسے ۔ دیکہہ پہل ایسے ہوتی ہین کیسے
کون دے تیرے ریش کو مرہم ۔ ریش دل تجہہ سے روتی ہین ہر دم
تونے کہودے ہماری راہ مین چاہ ۔ اسلئے چاہ مین پڑا ناگاہ
چاہ دو کہودین بہر خاص و عام ۔ نیک ذات ایک دوسرا بدنام
ایک تا تشنہ کا کرے تر حلق ۔ دوسرا تا کہ گر کے ڈوبے خلق
چشم نیکی نرکہہ جو ہے بدکار ۔ گز سے انگور کا نہ آئیگا بار
اے خزان مین جو تو نے بوئے جو ۔ لیگا گندم کبہی وقت درو
پرورش گز زقوم کی لیکن ۔ مت سمجہہ بار لائیگا کسی دن
نہ رطب کا کبہی لائے پہل ۔ بیج ہو جیسا ویسا آئے پہل

حکایت حجاج بن یوسف اور مرد حق گو کی

بہ چرخ یا ور تہا نیک تہی تقدیر ‌ ‌ کیا ملک عراق کل تسخیر
جا پہا پہر سے مینے قبضہ کرمان ‌ ‌ ہو گیا خود بقبضہ کرمان
چرک غفلت سی صاف گوش ہوش ‌ ‌ کر تو مردون سی ہو وی پند نیوش

گفتار نیکی و بدی اور اوسکے انجام مین

نیک کرتا نہین کبہی بد کام ‌ ‌ بد نہین کرتا ہو کے نیک انجام
کل شر انگیز مین جاتے ہین ‌ ‌ شاد کر دم سے گہر مین جاتے ہین
منتفع تجہ سے گر نہین انسان ‌ ‌ حجر و جوہر ایسے ہین یکسان
بہول کی مینے اے خجستہ خو ‌ ‌ نفع رکہتے ہین سنگ و آہن دو
آدمی ایسا ہی ہوا بہتر ‌ ‌ کہ فضیلت ہو سنگ کو اوسپر
نہین بر آدمی ہی دو سے بہ ‌ ‌ کہ ہے دو آدمی بد سے بہ
دو سے بہ آدمی سے ہے دانشور ‌ ‌ وہ نہین جو ہو دو سا مردم در
نہین جانے جو خواب و خور کی سوا ‌ ‌ ہے فضیلت دواب پر اسے کیا
چلے بے رہ جو بد نصیب اسوار ‌ ‌ اس سے پیدل کری سوا رفتار
تخم بو یا نہ نیک مردی کا ‌ ‌ بار مطلب نہ پایا کر جی کا
مینے ابتک سنا نہین زنہار ‌ ‌ نیکی پایا ہے کوئی بد کردار

چشم آزادین ہی زشت نما — او فتادون کے اٹھہ سی جو گرا
کر گئے کل بزرگ روشن دل — تخت اور تاج عقل سے حاصل
کج نہ چل راست بازونکی جیسے — سچ سنا چاہی سخن تو سعدی سے

صفت جمعیت اوقات درویش اصفی

کہہ نہ شاہی سی کچھہ نہین بڑہکر — ملک درویش کا ہی امین تر
جو سبکبار ہین سبکتر جاتین — حق ہے یہہ سب اچھے کال السیر الآئین
ہے تہیدست کو غم یک نان — بادشاہونکو ہے بقدر جہان
ہو جو حاصل گدا کو نان شام — چین سے سوئی جیسے شاہ شام
شادمانی و غم سر آتے ہین — مرکے یہ دونون سر سے جاتے ہین
خواہ آئے کسی کے سر پر تاج — خواہ آئے کسی کے سر پر باج
خواہ ہو سر فراز کیوان پر — خواہ زندان کا رنج ہو جان پر
جب اجل سر پر انکے لاتی ہی تاخت — نہین کر سکتی ہے انہونکو شناخت

حکایت عابد اور کلہ پوشیدہ کی

کہتے ہین باری بر لب دجلہ — ایک عابد سے بولا ایک کلہ
فر فرماندہی مین رکہتا ہتا — سر پہ تاج شہی مین رکہتا ہتا

پہ چرخ نے کہودی اسکی نسل وتبار — اسپ دشمن نے روندہا اسکا دیار
کیا وفا چاہے توڑا جب پیمان — باج بےکس سے بہاگا جب دہقان
اس سے بعضی نیکی کی ہووی کیا امید — جسکے پیچہے ہو بددعا جاوید
بخت برگشتہ اصل مین جو رہا — نہ کیا نیکون نے جو اسکو کہا
کیا اس نیکمرد سے آخر — نیکمردون نے اسطرح ظاہر
پاوہ پہل جو بنایا ظالم نے — کہا وہ پہل جو نہ کہایا ظالم نے
سست تدبیر تہی گمان بیجا — عدل مین تہا جو ظلم مین دیکہا

حکایت

شاخ پر ایک کاٹتا تہا بن — باغبان بولا دیکہکر یہہ سخن
یہہ بدی کرتا ہی نہین ہمسے — بلکہ کرتا ہے اپنی ہی دم سے
ہی نصیحت نجات تو سنے جو — زور سے ڈال مت ضعیفونکو
لیگا کل داد جاکے خسرو سے — اب جو ہے تیری آگی کم جو سے
جو قیامت کو چاہے ہو بہتر — اپنا دشمن نکر کوئی کہتر
کیونکہ جب جائیگا تیرا یہہ سیر — ہوگا وہ کینہ خواہ دامن گیر
نیچہ تو ناتوانون سے مت کر — کہ اگر ہارا ہوگا نیچا سر

آسمان تہا خوشی سے پر آواز — جیسا بو بکر کی عہد مین شیراز
اے شہ عقلمند نیک تبار — شاخ امید تیری ہو بردار
سن کہ وہ طفل نیکنامی جو — تہا پسندیدہ پے مبارک خو
کل خواص و عوام کا دلدار — سحر و شام حق کا شکر گذار
وہان قارون ہی جاتا تہا تو دلیر — شاد تہا داد گر فقیر سے سیر
عہد مین اوسکے چہپتا تہا نہین خار — خار کیا برگ گل نہین تہا بار
ہوا تائید ملک سے برتر — ہوئے اوسکے مطیع کل سرور
دوسرے نے بڑہانا چاہا تاج — لیا دہقانون سے زیادہ باج
مال تجار پر طمع باندہی — تہا عجز کے جان کو آندہی
نہین تہا وہ غریبونکا بد خواہ — آپ تہا اپنے دشمن جانکاہ
مفت افزونی کا ارادہ کیا — آپ کہایا نہ دوسرونکو دیا
صاحب عقل جانتے ہین خوب — اسکی یہہ چال سے تہے بہت معیوب
سنا بازار گانون سے آخر — ظلم ہے اسکے ملک مین ظاہر
بندگی و ہانکی سب خرید و فروخت — نکلی کہیتی ہوئی رعیت سوخت
ہوا برگشتہ اوس سے جب اقبال — کیا دشمن نے ناگہان پامال

حکایت ۲۱ دو بھائی عادل اور ظالم کی

کہتے ہیں باختر میں تھی اک جا | بھائی دو ایک باپ سے پیدا
پیلتن سرفراز لشکر دار | تیغ زن نیک رای واقف کار
باپ نے دیکھے دونوں مرد جوان | طالب نام روز جنگ یلان
کئے کل مملکت کے حصہ دو | دیا اک اک سر ایک بیٹے کو
کہ مبادا بہم کریں تکرار | کھینچیں شمشیر کین پئی پیکار
گئے کچھ دن پدر تو بعد ازان | کر گیا جان سپرد خالق جان
موت نے کاٹ دی طناب امل | مرگ نے باندہا اسکا دست عمل
ہوا قایم وہ ملک دو شہ پر | حد سے باہر تہا گنج اور لشکر
بہتری کے لئے بحکم نگاہ | دونوں نے کی پسند ایک ایک راہ
ایک نے عدل تا کہ نیک ہو نام | دوسرے نے ستم کہ لے زر عام
ایک نے عاطفت کی اپنی چال | کئے دیگر درم گرا خوش حال
کیا آسودہ لشکر جرار | کہانا بہوکون کے واسطے تیار
ڈالی اچھی عمارتوں کی بنا | خانۂ شب بنائے بہر گدا
کئے پر جیش اور خزانہ تہی | جیسے کرتی ہے خلق وقت خوشی

نہ وہ شاہی رہی نہ وہ کر و فر — نہ وہ بیداد و روستائی پر
دیکھہ ظالم نے کی ہے کیسی خطا — اس جہان سے گناہ لیکے گیا
روز محشر ہی جوش وہ عدل نگاہ — سایۂ عرش مین جو پائے پناہ
کرے جس قوم پر خدا احسان — اُسکو دے نیک و داد گر سلطان
چاہے جس قوم کو کہ ہو ویران — چھوڑے ظالم کے پنجہ مین حیران
نیک مرد اس سے کرتے ہین پرہیز — کہ ہے ظالم خدا کا غصہ تیز
جان اِس سے بزرگی و منت — جاتی ہے ناسپاس کی نعمت
نہین قرآن مین دیکھی یہہ آیت — شُکر سے ہے مزید نعمت
شکر اِس ملک و مال پر جو کیا — ابدی ملک و مال تو نے لیا
جور سے گر کریگا شاہی تو — کریگا شاہی سے گدائی تو
بادشہ کو حرام ہے خوش خواب — جب قوی ہے ضعیف ہو بیتاب
گر نہ حامی کا رائی بہر ہی زیان — گلہ عامی ہے بادشہ گلہ بان
اِس سے گر دیکھین ظلم اور بیداد — گرگ ہے وہ نہ گلہ بان فریاد
کہترون پر جو ظلم کرتا ہے — بدگمان بد اخیر مرتا ہے
بعد اپنے بچا ہے بد گوئی — نیک رہتا نہ بد کہے کوئی

دوست لیجائین جسکے زندان مین — عیش کب اسکو ہووے بستان مین

حکایت ۱۱

ایک شب دود خلق ایسا اُٹھا — شہر بغداد ہا اوس سے جلا
ہوا اسوقت ایک شکر کنان — میری دکان کو نہ پہنچا زیان
اِک جہاندیدہ بولا ای جاہل — تجھے اپنی ہی فکر ہے حاصل
چاہی کل شہر آگ سے جل جاے — ہوا گر بر کنار تیری سرای
کون جز سنگدل شکم کرے تنگ — دوسرے باندہی جب شکم پر سنگ
کیسے منعم کے منہ مین نان جائے — دیکہے جب ہو کا خون جان لبا ئے
نہین رنجور وار صحبت در — کہ ہے رنجور کیطرح مضطر
خوش ہی منزل کو جسکے یار گئے — نہین سوتا ہی جسکے پیچہی رہے
خارکش خر کو گل مین دیکہین جو — بارکش بادشاہونکا دل ہو
خانۂ نیک بختی مین سے ہے جو — قول سعدی ہی بس ہی حرف اسکو
یہہ ہی کافی ہی جو تو دل سی سنے — کاٹے جو بوی تو سمن نہ چنے

نصیحت ۱۲

سنا ہے حال خسروان عجم — تابعون پر کیا جنہون نے ستم

متحیر ہوا کہ تھا خوشحال — صاحب جاہ و دولت و زر و مال
پوچھا اسکو کہ ای ستودہ خصال — کہہ یہہ کیونکر ہوا ہی تیرا حال
بلکہ آب مجھسے ہی تیری عقل کہان — جانکر پوچھتا خطا سے یہان
دیکھتا ہی نہین کہ سختی حال — پہنچی ہے اندنون بحد کمال
نہین آتا ہی جسطرح سی باران — نہین جاتا ہی جسطرح پر افغان
کہا اینی تجھے نہین کچھہ باک — زہر ماری جہان نہین تریاک
تو تو مرتا ہی کوئی ہووی ہلاک — بط کو طوفان سی کچھہ نہین ہی باک
بیچ سے دیکھا تب اوسکی جانب — جیسے عالم سفینہ کی جانب
کہ اگرچہ ہو کوئی کسی ساحل پر — دیکھے جسوقت بحر کے اندر
غرق ہوتے ہوئے کوئی احباب — نہین ممکن نہووی خود بیتاب
دوسرا اپنوائی سے نہین زرد — بینواؤن سی دل ہی خستہ درد
دیکھہ سکتا ہی کب کوئی عاقل — اپنا یا غیر کا بدن گھایل
شکر ہی ریش سی ہون گو امین — دیکھکر ریش کا نپتا ہے تن
عیش اس تندرست کا ہی خراب — پاس جسکے مریض ہو بیتاب
بہو کہا مسکین کو دیکھتا ہون جب — لقمہ ہوتا ہی زہر منہہ مین تب

جیت ہمت سے خصم زورآور ہوتی ہمت ہے زور سے بہتر
لب مظلوم خشک ہین لیکن دانت ظالم کے توڑینگے اکدن
ہووی بانگ دہل سی جب بیدار خواجہ کیا جانی حال چوکیدار
کاروان کو ہی فکر بار خویش نہ خیال حمار پشت ریش
مانا پئے نہین پڑا ہے تو پڑنے کے پاس کیون کہڑے ہو تو
اسیر ایک سرگذشت کہتا ہون سستی ہی اس سی جب چور رہتا ہون

حکایت

قحط ایسا دمشق مین آیا فرق یارون کے عشق مین آیا
ہوا ایسا زمین پہ چرخ بخیل کیئے ترک اپنے کشت و نخیل
ہوئے جاری نہ چشمہای قدیم خشک تہا گل سوائی چشم یتیم
کسی روزن سی اسجگہہ نہ دہوان تہا نکلتا جز آہ بیوہ زنان
ہوئی بے برگ و بے نوا سی درخت ہوئے مقدور والے عاجز سخت
کوہ پر سبزہ کی نمود نہ تہی شاخ کی بوستانین پود نہ تہی
سبزہ و شاخ ٹیڑی نی کہائی آدمی ٹیڑی کام مین لائے
آیا اسوقت ایک میرا دوست باقی تہا جسکے استخوان پر پوست

نہین کہا زیادہ نان سے مجھے
جیسا اورونکو ویسا جان مجھے

سنکے یہہ بات عارف ہشیار
ہو کے آشفتہ بولا اے سالار

تیری ہستی سے خلق کو ہی گزند
نہین مجکو گزند خلق پسند

دوستان خدا کا تو ہی عدو
کیسے جانون کہ میرا دوست ہی تو

دوستی تیری مجہسے ہووی کیا
کہ عدو تجہکو جانتا ہی خدا

گر خدا دوست کا اکہاڑین پوست
دشمن دوست کا نہوگا دوست

کیسے اوس سنگدل کو آتا ہی خواب
جس سے ایک خلق ہوتی ہی بیتاب

ہان جو رکہا ہی عقل وہوش وہنر
رحم و دانش کے ساتھہ کوشش کر

حکایت درویشونکی خاطرداری مین

...ڑی چہوٹون کو دکہا نہ توان
نہین رہنی کا ایک سایہ جہان

...سہ ناتوان ...و نہ تو
جیسے گا پائے گا اگر قابو

...ن کہتا ہون لوگون کو نہ گرا
ہوگا عاجز اگر کبہی تو گرا

...ل دوستان نہ رکہہ درم
رکہہ خزانہ تہی نہ خلق الیم

...ین تو کسی سے دیر نکر
پڑے تجہکو بہی اوس سے کام مگر

...سے ناتوان تحمل کر
ایک دن ہووے گا توانا تر

ایک خدادوست نام مرد حکیم
غار اقصای شام مین تہا مقیم

گر ہے اس غار تیرہ کے اندر
صبر سے اسکے پا قناعت پر

پا بزرگ اسکا رکہتی تہے سیر
وہ کسیکے نجاتا تہا در پر

عارف پاکباز مثل گدا
آپ سے ترک آز چاہیے سدا

ہر زبان نفس تیرا جو کری جاہ
کیون نہ پہر دہ بدہ پہرائی تباہ

رہتا تہا یہ خبر پر جہان
ایک ستمگار مرزبان تہا وہان

جو جہان ناتوان کو پاتا تہا
اپنی سرزوری سے ستاتا تہا

خیرہ کش خلق سوز بے رحمت
اسکی تلخی سے ترش خلقت

لوگ اس ظلم و عار سی بہاگے
نام بد اسکا لے چلے آگے

رہی کچہ لوگ خستہ و مسکین
پس چرخہ سناتے تہی نفرین

جس جگہہ دست ظلم ہووے دراز
لب مردم نہ ہووی خندہ سی باز

پہر دیدار آتا تہا گہ و گہ
پر خدادوست کرتا تہا نہ نگہ

بارے شہ نے کہا کہ ای خوش بخت
نفرۃ مجہسے پہیر مت رخ سخت

ہے سر دوستی مجہے تجہہ سے
کیون ہی پہر دشمنی تجہے مجہہ سے

ما اکشور کا مین نہین سرور
پر فقیرون سی مین نہین کمتر

اپنا غم کہا کہ پیچھے وہ جسدم
پنج روزہ قیام پر نازان
خسروان عجم سے ہی آگاہ
کون ایسا ہی جسکا ملک رہا
کسکو جاوید رہنے کی ہی امید
کسکا رہتا ہی گنج و دولت و مال
...ہتی ہی جس کسی سے خیر روان
...جس کسکا ہے نیک نام رہا
...ن اگر پائیگا درخت سخا
...سخا کل جو ہوویگا دیوان
...ن جسکی زیادہ کوشش پا
...بت زدہ خیانت سے
...اتھہ اپنے دانت سی وہ ضرور
...وم روتا ہی بروقت

آئیگا اپنا آپ کہائیگا غم
ہوکر اپنے چلنے کا سامان
چلتے ہین جو ستمگری کی راہ
نہین رہتا سوای ملک خدا
خود جہان رہنے کا نہین جاوید
ہوتا ہی جلد مرکے پامال
باقی رہتی ہی حشمت اوسکی روان
چاہئے کہنا وہ مدام رہا
کہائیگا بار کامرانی سدا
درجے دیوینگے موافق احسان
وہان اوسکا زیادہ ہی درجا
منہہ چھپاتا ہی وہان خجالت سے
نان نہ سکے جو پاکے گرم تنور
جو نہین تخم بوتا ہی ہر وقت

...کایت ۱۶ بادشاہ ظالم اور زاہد کی

چھوڑ مت اپنا تخت شاہانہ | خلق پاکیزہ رکھہ گدایانہ
صدق و خواہش سے رکھہ میان بستہ | پوچ و دعوی سے رکھہ زبان بستہ
دم نہین رکھہ قدم طریقت مین | بیقدم دم ہے کیا حقیقت مین
رکھتے تھے جو بزرگ نقد صفا | رکھتے تھے ایسا خرقہ زیر قبا

حکایت

ایک شہ روم نے یہہ سنا | عالم پارسا سے رو کے کہا
کہ مرا ملک کل لیا ہے دبا | خصم نے باقی شہر و قلعہ بجا
مینے کوشش بہت سی کی ہر چند | کہ مرے بعد ہو مرا فرزند
لیک دشمن نے پا کے اب قابو | توڑا مردی و جہد کا بازو
اسکی تدبیر کیا ہے کیا درمان | غم سے فرسودہ جسم مین ہی جان
بگڑا دانا کہ سے یہہ رونا کیا | ایسی دانائی پر ہے رونا جا
ملک کی کیا تو فکر اپنی کر | کہ گئی عمر بیشتر بہت
اسقدر بس ہے تا ہی تو جیتا | پیچھے تیری ہے دوسرے کی جا
خواہ نادان ہے خواہ دانشور | فکر اپنی کریگا تو مت کر
لائق رنج سے نہین یہہ جہان | تیغ سے لینا چھوڑتا ہی جہان

قولہ

دوش تھا لطف زندگی حاصل — کہ بغل مین تھا وہ مہ کامل
دیکھا اسکو جو خواب سے مست — کہا اے سرو تیرے آگے پست
خواب نوشین سے یاری نرگس ہو — خندہ زن گل ہو گویا بلبل ہو
فتنۂ روزگار سوتا ہے کیا — اٹھہ ذرا اور شراب دوشین لا
بولا شوریدہ دیکھکر مجھکو — فتنہ کہہ کر تو کہتا ہے مت سو
کوئی اس شہ کے عہد مین نہار — دیکھتا ہے نہ فتنے بیدار

حکایت اتابک مرحوم تکلہ بن زنگی رحمتہ اللہ علیہ کی

لکھتا ہون حال شاہونکا بڑھکر — بیٹھا تکلہ جو تخت زنگی پر
عہد مین اسکے تھا نہ آزردہ — تھا ستم سوزی مین سبق بردہ
بولا تکلہ بہ پیش صاحب دل — عمر میری گئی ہے بیحاصل
جب گذرتے ہین ملک و جاہ و سریر — کون لیجاتا ہے سوای فقیر
بیٹھونگا گوشۂ عبادت مین — پاؤن جو دن رہے ہین طاعت مین
سنکے وہ عقلمند پاک نفس — بولا اے خواجہ زمانہ بس
خدمت خلق کے سوا جادہ — نہین تسبیح و دلق و سجادہ

لوگونکو رنج و غم مین جب دیکھا — نہ تہا آرام اپنا سب زہبا
لوگونکے منہہ مین زہر دیکھے جو — پی سکے کیسے آب شیرین ہو
غربا پر جو اسکو رحم آیا — عوض سیم اسکو بکوایا
سات دن مین لٹا دیا وہ نقد — غربا کو دلا دیا وہ نقد
لگے کرنے اسے ملامت تب — ایسا مشکل ہے ہاتہ آنا اب
سنا کہتا تہا اور بارش دمع — عارضون پر روان تہی مثل شمع
زیب دے شاہ کو نہ زینت خویش — ناتوانی سے خلق ہو جب ریش
میری خاتم ہو بے نگین نہین غم — چاہیے دل ہو خلق کا خرم
راحت خلق و راحت خود پر — جو مقدم رکہے سو ہے بہتر
نہین کرتے پسند دانشور — شادی خونشین غم دیگر
تخت پر شہ جو عیش فرمائے — نہ گدا سونے چین سے پائے
شب کو بیداری ہی رکھے جو کام — خلق آرام سے کرے آرام
شکر ہے ایسی چال و سیدہی راہ — رکہتا ہے میرا شاہ عالیجاہ
اب نہ پارس مین فتنہ کا ہی نشان — جز قد دلبران ماہ وشان
کل جو یہہ شعر بزم مین گائی — دلکو میرے بہت پسند آئی

سعدی آیا ہی تو سخن مین دلیر | فتح کرتا تہہ مین جو ہے شمشیر
کہہ جو کچہہ جانے سچ کہا بہتر | کہ نہ توراشی ہے نہ عشوہ گر
یا یہہ دفتر دہوا ورنخاشں | یا طمہ چہوڑا اور جیا ہے سو

سوال مرا یہہ

ایک ہرلش عراقی نے | تسلیمن لو طاق لے پیچے
تو بہی ہے ملتجی کسی در پر | التجا ملتجی کی پوری کر
سندو نکا درد دل کر دور | تا ہو درد دل سے تو رنجور
ن کی رنجش خاطر | کرے سلطان کو ملک سے باہر
م مین تو سوئے | داد خواہندہ دہوپ مین روئے
سکو داد دیو نگا | تو خدا تجہہ سے داد لیوے گا

ی عریبون پرر نے من

مذ ر | تا ہے ا بزرسا ل
شرنگ | جسکی قیمت مین جوہری تہے
ہرافروز | دُرِ روشن تہا روشنی مین
ہ سال | ہوا بدر جبین خلق ہلال

تیرا یاور ہوا نجستہ سروش ورنہ زہ لاچکا تہا مین تا گوش

سنکے چوپان سے نے شاہ کو یہہ کہا پندر کہئے نہ دوستو لنے چہپا

نہین تدبیر نیک و راے نکو شہ نہ پہچانے دوست و دشمن کو

ہے بزرگی یہی بزرگون کی بہول جائین نہ خوردی خوردونکی

یعنی خوردونکو اپنے پہچانین کون ہے کسطرحکا ہے جانین

مجہے اکثر حضر مین ہے دیکہا پوچہا ہے حال خیل وجای چرا

اب جو الفت سے پہر ہوا آنا خصم جانا نہ دوست پہچانا

مین ہون حیران یکتا یکسے کیئے غور کوئی گر گہوٹا ہزار سے فی الفور

گلہ رکہتا ہون ہوش سی دایم تو بہی رکہہ اپنے گلہ کو دایم

شاہ تدبیر مین شبان سے کم ہے جہان ہی وہان بانسی غم

گفتار بادشاہونکی نظر رعیت کی حقمین واجب ہونے کی

خوابگہ تیری ہے جو کیوان پر گوش کب ہوگا دادخواہون پر

اسطرح سو کہ سن سکے افغان آئے گر کوئی داد کا خواہان

دور مین تیرے جو ستمگر ہے جو ستم کرتا ہے تیری سر ہے

پہاڑتا ہے نہ دامن راہی سنگ گر پرورندہ واہی

نرمی سے جب یار ہاتھ آئے — چاہئے لڑکے خون نہ بہائیے
ہے قسم مردی کی کہ ساری ہین — کم ہے قیمت مین خون بہی جو کہین

حکایت ۹

سنا جمشید شاہ سے نے لکھا — ایک چشمہ کے سنگ پہ یہ تہا
ہمسے اس چشمہ پر کئی و غرن — ہوئے ہین اور گئے بچشم زدن
لیا عالم تمام گرچہ بزور — لیگئے پر نہ اپنے ساتھ بگور
چلتا ہے خصم پر جو تیرا بس — مت ستا اسکو ہے یہ غصہ بس
ہووے سرگشتہ گر دو دشمن گر — اس سے بہتر کہ خون ہو گردن پر

حکایت بادشاہ کی دوست دشمن پہچاننے مین

سنا لشکر سے اپنے روز شکار — ہوا دارا علیحدہ یکبار
گلہ بان ایک آیا آگے دوان — اپنا تعلق سنبہالا شہ نے وہان
رکھہ بیابان مین دشمنوں سے باک — گھر مین ہوتا ہے خارسی گل پاک
ڈر کے چوپان پکارا اے سرور — مین نہ دشمن ہون وار مجہہ پہ نکر
شاہ کی گھوڑی مین چرا تا ہون — اس بیابان مین چرنے لاتا ہون
دل فتہ ٹھکانہ پر آیا — اے نکو دیدہ اسے فرمایا

مرد آزاد مفلسی سے مرے
نہ شکم بہاوی گدا سے بہرے

حکایت رعیت پر شفقت رکہنے مین

رکہتا تہا ایک بادشاہ قبا
ہر دو رو آستر تہا جسمین لگا

ایک بولا کہ اے شہ والا
چین کی دیبا کی قبا سلوا

کہا اتنا ہی ستر و آسایش
اس سے بڑہتا ہی زیب و آرایش

نہین لیتا ہون اسلئے مین باج
کہ کرون زیب و خورش و تخت و تاج

کرون مشکل نہ نان جو زینت تن
نہون مردی سے دافع دشمن

مجہے بہی ہے ہر ایک آرزو ہوا
کل خزانہ مگر نہین ہے مرا

یہہ خزانہ ہے بہر لشکر و جنگ
نہین از بہر زیب و زیور و رنگ

نہین خوشدل ہی شاہ سی جو سپاہ
نہین رکہتی حدود ملک نگاہ

جو خرہ وستا عدو لیجائے
کسلئے شاہ باج وہ بیک کہائے

زور کمزور پر ہے خوب نہین
مور سے دانہ چہینے مرغ کمین

ہے رعیت درخت پالے گر
اس سے حسب مراد کہائے بر

وہ جوانی و بخت سے بر کہائے
زیر دستون کو جو نہ درد کہائے

گری کمزور اپنے پاسے جب
ڈر نہ روئے کہین خدا سے تب

گفتار ضعیفون پہ بخشش کرنے مین

بے شریعت ہی پانی پینا خطا　　ہے شریعت سے ہی خون کرنا روا
دے شریعت کسیکا حکم ہلاک　　ہان کبھی مارنے مین مت رکھہ باک
خاندان مین جو اسکے ہو کوئی　　گر کریگا نہ اس سے نیکوئی
تھا گنہ مرد ظلم پیشہ کا　　ہے گنہ اسکے طفل و زن کا کیا
گو قوی تن ہی اور سپہ یاری　　ملک دشمن کی کر نہ طیاری
وہ حصار بلند پر جائے　　بیگنہ ملک پر ہرگز نہ آئے
رکھہ اسیرون کی حال پر بہی نظر　　ہو کوئی بیگنہ انہون مین اگر
جو مرے تیرے شہر مین تاجر　　مال مت لے خسیسی سے ظاہر
بعد اسکے کہ ملکے روئینگے زار　　کہینگے اسکے رشتہ دار و تبار
ملک غربت مین انتقال کیا　　اور ظالم نے اسکا مال لیا
خوف اس طفل بے پدر سے کر　　اسکے پر درد دلکی آہ سے ڈر
بیشتر نیکنامی صد سال　　ایک بدنامی کرتی ہے پامال
جو پسندیدہ کار ہین خوشنام　　ظلم سے لیتے ہین نہ مال عوام
کل زمین کا ہے بادشاہ مگر　　ہے گدا لیوے مال غیر اگر

عدل سے برسون ملک رانی کی | کیا خوش نامی جاودانی کی
ایسے ہین بادشاہ دین پرور | بازوے دین سے گوے دولت بر
انمین سے اب نہین ہے کوئی ہا | ہے تو بوبکر سعد ہی تنہا
ہے مبارک نہاد و نیک پسند | بیخ امید اوسکی ہو برومند
ہے بہشتی درخت تو اے شاہ | سایہ تیرا ہے ایک سالہ راہ
بخت نیکو سے تہی یہہ دل کو ہوا | سایہ افگن ہو میرے سر پہ ہما
عقل بولی نہ بخت دے گا ہما | بخت چاہے تو اوسکے سایہ مین آ
ایزدا رحم کی نظر کی ہے | اسکے سایہ مین جو جگہہ دی ہے
مین دعاگو ہون اسکا جون بندہ | ایزدا رکہہ یہہ سایہ پائندہ
صاحب حلم و رحم و راے و شکوہ | ہو ہجوم عوام سے نہ ستوہ
سر تحمل سے خالی کبر بہرا | تاج شاہی کو ہے نہ زیب نما
نہین کہتا کہ جنگ مین رکہہ پا | غصہ آئے تو عقل رکہہ بجا
متحمل ہے عقل ہے جسکو | عقل وہ جس کے زیر غصہ ہو
جب کمین سے چلا وہ چشم سیاہ | کرے انصاف و دین و تقوی تباہ
دیو ایسا ندیکہا زیر فلک | بہاگ جاتے ہین جس سے اپنی ملک

میرا رخ بہی تہا ایسا ہی گلفام
چاہیئے بنتا اب کفن میرا
تہی میری زلف ایسی ہی شبرنگ
سے تہے دور سنہ دہان مین در کی جا
اب انہین کر نظر بوقت سخن
کیون نہ پہر دیکہون انکو حسرت سے
گئے مجہسے وہ میرے پیارے دن
یہہ در معنی جب پروئے تمام
کی امیرونکی سمت شہ نے نگہ
سو ہی شاہد نظر ہے اسکو روا
مین تامل اگر نہ فرماتا
تیغ تندی سے جو چلاتا ہے
بات صاحب غرضکی گوش نکر
عزت اسکی زیادہ کرکے سزا
دانا دستورکی وزارت مین

اور بلور سینہ خوبی سے اندام
موہین سینہ تو دوک تن میرا
تہی قبا تن سے بے نازکی سی تنگ
گویا دیوار خشت سیم بہیا
گرا ایک ایک مثل جبر کہن
یاد آتی ہے عمر رفتہ سے مجہے
یون ہین جائینگے یہہ بہی سارے دن
یعنی ممکن نہین کہے وہ کلام
کہ نہین لفظ معنی سے انسیہ
کرے اس شاہدی سے عذر ادا
سخن خصم سے یہہ دکہہ پاتا
وانت سے پشت بد چپاتا ہے
گر کریگا دہنیگا اپنا سر
وہی جنیل خور کو تہی جیسی بجا
ہوا خوش نام خود ولایت مین

ایسا ہی میرا حال ہے لیک | کہتا بدخواہ کینہ سے نہین نیک
اڑا عزت سے میرے جسکا رنگ | جا ہے بہاگا اس سے تا فرسنگ
خشم شہ سے مگر مین ڈرتا نہین | بیگنہ خوف دلمین کرتا نہین
حرف کرتا ہون جب دست ستم | حرف گیرونسے ہے مجھے کیا غم
رفع دیوانیان سے وہ عامل | نہین ڈرتا جو ہوتا ہے بے غل
محتسب پہرتا ہے تو اسکو ہے ڈر | بانٹ جسکے ہین وزن مین کمتر
شاہ اسبات سے ہوا حیران | ہوا فرماندہ نہ دست افشان
کہ گنہ گار ہو سکے نہ ذری | کرکے تقریر خوش گنہ سے بری
تیرے دشمن ہی سے سنا ہے نہین | آنکہہ سے دیکہکر کیا ہے یقین
اتنے مردم یہان کہڑے ہین مگر | ان ہی دو پر ہے جاتی تیری نظر
ہنسا اور بولا وہ فصیح زبان | حق ہے اور حق بچا ہے نہان
اسمین ایک نکتہ ہے سنئے تو اگر | حکم جاری ہو بخت زور آور
نہین دیکہا کہ حسرتہ یہہ گدا | دیکہتے ہین تونگرون کو سدا
دستگاہ جوانی میری گئی | کہیل مین زندگانی میری گئی
انکے دیدار سے ہے صبر محال | کہ ہین سرمایہ دار زیب و جمال

مرد بیار وان اٹھاکر سر
بولا اس کاروان سرای سرور

میرا دامن جو جرم سے ہے پاک
خبث بدخواہ سے نہین کچھ باک

کبھی مجکو نہ گذرا ہے یہہ گمان
کہا کسنے جو ہے نگذرا یہان

کہا شہ نے بگڑکے بکتا ہے کیا
کہنے والا ہے یہہ وزیر کھڑا

مسکرا کر تب اوسنے شہ سے کہا
یہہ کہے آہمین سے ہے تعجب کیا

دیکھے حاسد مجھے جب اپنی جا
کیا کرے ذکر میرا بد کے سوا

مینے سمجھا عدو اسے تب سے
شہ نے تیچے رکہا میرے جب سے

دوست مجکو نہ سمجھے گا بیشک
میری عزت مین جو ہے اسکی ہتک

کہتا ہون اسپر اک حدیث درست
گر سنے شاہ کان دیکے نخست

دیکھا ابلیس خواب مین اکبار
ایک نے سرو قد پری رخسار

پوچھا اوسکو کہ ای نظیر ماہ
حسن سے تیرے ہین نہین آگاہ

سب جگہین جانکر تیری تصویر
کرتے گرمابہ مین ہین بد تحریر

ہنسکے بولا نہین ہون مین ویسا
تو نے دیکھا وہان لکھا جیسا

لیک ہے دست دشمنان مین قلم
چاہین جیسا کرین مجھے وہ رقم

خلد سے دور کی ہے انکی بنا
لکھتے ہین دشمنی سے مجکو برا

پرورش کرنی تہی کرم سے کیون | خون پینا تہا جو ستم سے یون
جب تلک اسکا ہنر ہوا نہ یقین | ہوا ایوان شاہی مین نہ قرین
اب بہی جبتک یقین نہووے گناہ | قول دشمن سے رنج اوسکا نہ چاہ
رکہا یہہ راز شہ نے پوشیدہ | تہا حکیمون سے یہہ نیوشیدہ
راز کا قید خانہ ہے یہہ دل | نکلا تب راز کنا ہے پہر مشکل
کی نظر اُسکے کام مین پنہان | پایا اُسکے تمیز مین نقصان
دیکہا اُسنے جو سوے یک بندہ | کیا بندہ نے زیر لب خندہ
دو کے جب مستغرق ہین جان و ہوش | باتین کرتے ہین گرچہ ہین خاموش
دیدہ دیدار پر جو ہووے دلیر | مثل مستسقی دجلہ سے نہو سیر
سچ ہوا شاہ کا گمان بدی | آسیہ سودا مین آکے کی خفگی
تب بہی با حسن عقل و رای تمام | بولا آہستگی سے اے خوش نام
تجکو دی ہوش تہا یقین کیا | اپنے اسرار پر امین کیا
سمجہا تہا تجکو زیرک و بخرد | نہین جانا تہا ایسا خیرہ و بد
تیرے لائق نہین یہہ عالیجاہ | غلطی میری ہے نہ تیرا گناہ
کیونکہ جب بد گہر کو پالو نہین | کیون نہ رخنہ حرم مین تیغ الو نہین

کون جانے یہہ کون ہے اور کیا
اب یہان چاہتا نہین ہے حیا

سنا ہی بندون سی ہی اوسکو پیار
ہے خیانت پسند بدکردار

رہتے آوارہ ہین سفر کردہ
ملک و دولت کے ہین نہ پروردہ

چاہئے ایسا خیرہ و بدکام
کرے ایوان شاہی کو بدنام

بہول جاتی ہے نعمت شاہی
نہ تباہی سے کرتی آگاہی

شبہہ سے یہہ سخن نہین ہے کہا
نکہا جب تلک یقین نہ تہا

دیکہتا ایک میرا نوکر تہا
ایک بندہ کے ساتہہ ہمبر تہا

کہدیا مین نے اب ہی شہ غافل
کر لے تحقیق جیسے چاہی دل

ایسی بد وجہہ سے بیان کیا
ایسے بد کو نہ روزی دیوی خدا

خوردہ جو بد سگال پاتا ہے
تو بزرگون کا دل جلاتا ہے

خوردہ سے آگ ہوتی ہی روشن
جلتا ہے آگ سے درخت کہن

گرم ایسا ہوا یہہ سنکر شاہ
مثل منجل کی سر سے جوش لئے راہ

چاہتا تہا غضب فقیر کا خون
منع کرتا تہا لیکن اوسکو سکون

پالے کو مارنا نہ مردمی ہے
بعد انصاف ظلم سردی ہے

اپنے پالے ہوئے کو تو نہ ستا
تیر بردار کو نہ تیر لگا

بند تھا اوس سے حرفگیرون کا دم ہاتھ سے حرف بد کیا نہ رقم
ایک جو چوری کا نپایا وجود مثل گندم تڑپ سکے نہ حسود
پایا اس سے جو ملک نے پرتو ہوا دستور کہنہ کو غم نو
اسمین پایا نہین کوئی رخنہ مارتا جس سے اسکو کچھہ طعنہ
بدسگال وامین ہین طشت و مور رخنہ سازی نہین ہے کار زور
شاہ کے رشک مہر تھے دو غلام کھڑی رہتی تھی اسکے پیچھے مدام
دونون پاکیزہ مثل حور و پری مہر و مہ سے تھی تیرے سی بری
دونون یکسان نہ کچھہ تفاوت تھا آئینہ مین دکھاتی تھی ہمتا
اس سخندان فصیح کی تقریر دلو مین دونون کے ہوئی جاگیر
اسکے اخلاق دیکھکر سبکو لگے وہ دونون چاہنے اسکو
ہوا اسکے بھی دلمین میل بشر پر نہ کم بینون کا سا میل بشر
اپنے آرام سے نہوتا خبر انکے چہرہ پہ تا نکرتا نظر
قدر اپنی بلند چاہے اگر سادہ رویون کے روبہ کر نظر
خاص جب ہو نہین غرض بمیان کر حذر کیونکہ رعب مین ہے زیان
اسمین پائی حسود نے کچھہ راہ جا کے شکوہ کیا حضور شاہ

یا تسکین قدوم مین زر و مال | پوچہا اصل اور زاد بوم کا حال
کہی جو سرگذشت پوچہی سب | پایا اورون سے درجہ اقرب
شاہ دل سے ہوا اصلاح پذیر | ایسا زیبا ہے مملکت کا وزیر
پر بتدریج تا کہ یہہ الشان | راسے پر میرے ہون نہ خندہ زنان
چاہیے اول امتحان لینا | پہر بقدر ہنر مکان دینا
سہتا ہے ولیہ جور و غم کے بار | وہ جو نا آزمودہ کرتا ہے کار
لکہے قاضی جو غور کر کے اسجل | ہووے دستار بند و بین نہ خجل
جب تلک تیر ہاتہہ مین ہی سنبہل | نہ کہ جب ہاتہہ سے وہ جائی نکل
مثل یوسف کوئی بفکر و تمیز | سال بہر چاہیے کہ ہووے عزیز
جان لینا کسیکا اصلی حال | تا نگذرے بہت زبان ہی محال
اسکے اخلاق کل جو دیکہے بغور | پایا ذی عقل و پاکدین ہر طور
تہا نکو سیرت اور تیز قیاس | تہا سخن سنج قدر مردم شناس
سب بزرگون سے ہوشمند ہوا | بنا کے اپنا بڑا وزیر کیا
ایسی حکمت سے کار بند ہوا | اُس سے کوئی نہ دردمند ہوا
لایا کل ملک کو قلم کے تلے | نہ کسیکو مگر الم کے تلے

آیا عمان کے بحر سے اک کس | بحر و بر کا سفر کئے از بس
دیکھی تاجیک ترک و روم و عرب | کئے حاصل تمام علم و ادب
عقل آموختہ جہان دیدہ | صحبت اندوختہ زمان دیدہ
تہا قوی صورت عظیم درخت | لیک عاجز بغیر برگ کے سخت
دو سو رقعہ تہے دوختہ در بر | مثل حراق سوختہ اندر
آیا وہ ایک شہر کے اندر | جس جگہہ اک بزرگ تہا سر در
نیک نامی کا تہا خیال اسے | عجز درویش نے کمال اسے
خادمون نے بخوبی نہلوایا | سر و تن ملکے اسکا دہلوایا
عتبۂ شاہی پر رکہا جب سر | دست رکہا ثنا کنان بر بر
پایا دربار شاہی مین جب بار | بولا ہو بخت اور دولت یار
آیا اس ملک مین اک منزل | جہان پایا ستمزدہ کوئی دل
کہین دیکہا نہ کوئی مست شراب | بل خرابات آپ دیکہا خراب
کافی ہے زیب ملک یہہ شہ کو | دکہہ کسیکا نہ دیکہکر خوش ہو
کی سخن کی یہہ گوہر افشانی | بادشہ نے کی آفرین خوانی
حسن گفتار یہہ پسند کیا | پاس اپنے بلا کے فخر دیا

اس جہان مین نہ آکے ایک رہا — لیک وہ جسکا نام نیک رہا

نہ موا جسکے مرئے پر سے بجا — پل سراچاہ سجدہ گاہ خدا

نرہی جسکی یاد کی کچھہ بود — بار لایا نہ اُسکا نخل وجود

خیر و ایثار چھوڑ کے نہ موا — لائق الحمد پڑھنے کے نہ ہوا

چاہتا ہے رہے جہان مین نام — گر بزرگون کے نام کو نہ تمام

رکھتی تھی یہہ ہی کام و ناز و طرب — لگئے آخر کو چھوڑ چھاڑ کے سب

لیگیا ایک نیکنامی ساتھہ — ایک کو آئی زشت کامی ہاتھہ

مت خوشی سے کسیکی سُن ایذا — گر کہے جاے غور دل فرما

عذر خواہون کا عذر سن اکبار — چاہین زنہار اگر تو وے زنہا

گر گنہگار ہو پناہ پذیر — بار اول نہ چاہیئے تعزیر

نہ سنے ایکبار دے جو پند — دوسری بار دے سزائے بند

نکرین پند و پند کار اگر — بیخ بر لا کہ ہے خبیث شجر

گر کسیکے گناہ پر خفگی — آئے تعزیر مین نکر جلدی

سہل ہے لعل توڑنا لیکن — جوڑنا پھر ہے اُسکا ناممکن

گفتار تدبیر ریاست و تاخیر سیاست مین

اور اسی بہی جو اسکی خاطر ہو	دور کر مفسد اور ناظر کو
چاہیے ہو امین کو حق سے ڈر	ڈرنے تجہسے اسے امین مت کر
دیکہکر کر شمار رہ ہشیار	ایک سو مین نہین امانت دار
ہون جو ہم جنس ہم قلم وہ قدیم	ایک جا کرنا چاہیئے نہ مقیم
کیا خبر ہون ہم شریک و یار	ایک ہو دزد ایک پردہ دار
وہ جب یکدگر سی ڈرتے ہین	کاروان امین خوش گزرتی ہین
کرے عہدہ سے جس کسیکو دور	بعد کچہہ دنکے بخشش و کرامور
کام امیدوار کا بر لا	لاکہہ قیدی چہڑانیسے ہے بہلا
کر نویسندہ کو ستون عمل	گر کرے تو ٹوٹے نہ تا طناب اجل
دادگر شاہ اپنے تابعون پر	غصہ ہوتا ہے جون پدر بہ پسر
مار کر گاہ کرتا ہے غمناک	اشک آنکہو سے گاہ کرتا ہی پاک
کرے نرمی بہت تو ہووین دلیر	کرے گرمی بہت تو ہووین سیر
گرمی و نرمی مثل رگ زن بہ	کہ ہے جراح اور مرہم نہ
رہ جوانمرد و نیک خلق و کریم	بر خلق جیسا تجہپہ رحیم
اگلے شاہونکا عہد یاد ہو گر	عہد خود سے لسے مطابق کر

کوئی خدمت گزار پیر ہو جب — بہول مت اُسکے بر ہونکی حق تب
وہ ہی خدمت مین ضعف سے معذور — ہی کرم کا سبب تجہے وہی مقدور

حکایت ۵

سنا خاموش ہو رہا شاپور — کیا خدمت سے خسرو نے جب دور
جب ہوا بینوائی سے مجبور — لکہکے بہیجا یہہ حال شہ کی حضور
عادلا مین نہین رہا نز ہا — خوش رہے تو مگر بفضل خدا
صرف خدمت ہی کی جوانی سب — وقت پیری نے مجہے نکال نہ اب
اوسکو جو ہو وفادی دیا شر — نسا کردے ملک سے باہر
غصہ اوسپر نہووے تو ہے بجا — خوی بد ساعدی نے پیچھے پڑا
زاد بوم اوسکی فارسی جو ہو — بہیج مت اور ملکون مین اُسکو
وہ پہر بہی وہان نہ رہنے دے — یہہ بلا اور کو نہ سہنے دے
کہ کہینگے ہو وہ زمین برباد — جس سے آتے ہین ایسے ادمرد
مرد منعم کو دے عمل جو دے — مرد مفلس کی رہی نہ سلطانیے
کیونکہ مفلس جو سر جہکاتا ہے — کچھ نہ جز نالہ ہاتہ آتا ہے
جب امانت سے روکی مشرف ہاتہ — چاہئی رکہنا ناظر اوسکے ساتہ

عالم ظالم دوست کی خاطر
صبر دل مین کبھی نکر ظاہر

جرم اسکا اکھیڑنا ہے بجا
فربھی کے لئے یہی ہے سزا

ظلم کرنے سے گوسپندون پر
چاہئے پہلے توڑے گرگ کا سر

حکایت ۴

ایک تاجر نے چورونسے مغلوب
جب ہوا تیرونسے کہا کیا خوب

جسجگہه مردی کرتے ہین رہزن
ایک ہے اسجگہه مین مرد و زن

تاجرون کو جو شہ بگاڑتا ہے
اپنی بستی کو خود اجاڑتا ہے

خبر رسم بد جو پائینگے
پھر نہ وہان ہوشمند جائینگے

نیکی ہو نیک نامی چاہئے جو
نیک رکھه ایلچی و تاجر کو

پالتے ہین غریبون کو عظام
ہین جہانمین برنگ خوش نام

بجلد وہ ملک ہوتا ہے برباد
غربا جس سے آتے ہین ناشاد

رہ غریبون کا تو ممد و معین
انکا جلاب نام نیک نہین

نیک کہه تو مسافر و مہمان
انکے آسیب سے ہی رہ ترسان

غیر سے کرتا ہے حذر نیکو
دوست کے بھیس مین نہ دشمن ہو

زاہد اپنے قدمون کی کر قدر
نہین ہوتا ملے ہو دسنے ڈر

کوئی خدمت گزار پیر ہو جب | بھول مت آسکے بر سونکی حق تب
وہ ہی خدمت مین ضعف سے معذور | ہی کرم کا سبب تجھے وہی مقدور

حکایت ۵

سنا خاموش ہو رہا شاپور | کیا خدمت سے خسرو نے جب دور
جب ہوا بینوائی سے مجبور | لکھکے بھیجا یہہ حال شہ کی حضور
عادلا مین نہین رہا نزہا | خوش نہ ہے تو مگر بفضل خدا
صرف خدمت ہی کی جوانی سب | وقت پیری نہ مجھے نکال نہ اب
اوسکو جو ہو فنا دی ویا شر | نستا کر دے ملک سے باہر
غصہ اوسپر نہووے تو ہے بجا | خوی بد سا عدوی نہ پیچھے پڑا
زاد بوم اوسکی فارسی جو ہو | بھیج مت اور ملکون مین اسکو
تو پھر بھی وہان نہ رہنے دے | یہہ بلا اور کو نہ سہنے دے
کہینگے ہو وہ زمین برباد | جس سے آتے ہین ایسے ادمرد
مرد منعم کو دے عمل جو دے | مرد مفلس ڈری نہ سلطا نسنے
کیونکہ مفلس جو سر جھکاتا ہے | کچھہ نہ جز نالہ ہاتھہ آتا ہے
جب امانت سے رو کی مشرف تھا | چاہئی رکھنا ناظر اوسکے ساتھہ

عالم ظلم دوست کی خاطر | صبر دل مین کبھی نکر ظاہر
جرم اسکا اکھیڑنا ہے بجا | فربہی کے لئے یہی ہے سزا
ظلم کرنے سے گو سپیدون پر | چاہیئے پہلے توڑے گرگ کا سر

حکایت ۴

ایک تاجر نے چورونسے مغلوب | جب ہوا تیرونسے کہا کیا خوب
جسجگہہ مردی کرتے ہین رہزن | ایک سے آنجگہہ ہین مرد و زن
تاجرون کو جو شہ بگاڑتا ہے | اپنی بستی کو خود اجاڑتا ہے
خبر رسم بد جو پائینگے | پہر نہ وہان ہوشمند جائینگے
نیکی و نیک نامی چاہیئے جو | نیک رکھہ ایلچی و تاجر کو
پالتے ہین غریبون کو عظام | ہین جہانمین برائے خوش نام
جلد وہ ملک ہوتا ہے برباد | غربا جس سے آتے ہین ناشاد
رہ غریبون کا تو ممد و معین | انسا جلاب نام نیک نہین
نیک کہہ تو مسافر و مہمان | انکے آسیب سی بہی رہ ترسان
غیر سے کرتا ہے حذر نیکو | دوست کے بھیس مین جو دشمن ہو
زاد اپنے قدیمون کی کر قدر | نہین ہوتا پلے ہوؤں سے ڈر

عقل و دانش سے ای پسر مت پہر — تا نہین جائے تجہسے خلقت پہر

لوگ ظالم سے بہاگتے ہین تمام — اُسکو دنیا مین سب کہتے ہین بدنام

ڈالتا ہے جو ظلم کی بنیاد — اپنی بنیاد دیتا ہے برباد

کرتے ہین شیر و تیغ زن نہ تباہ — جیسا کرتی ہے طفل و زن کی آہ

آتش آہ بیوہ سے اکثر — شہر ہوتے ہین سب جلکے خاکستر

کون اس سے ہی خوش نصیب سوا — حکمرانی مین عدل سے جو جیا

اِس جہانسے جو اُسکی غربت ہو — مظہر رحم اُسکی تربت ہو

اچہا ہے جو جہان سے جائے — نعمت نیکی ساتہہ لیجائے

رکہہ خدا ترس کو رعیت پر — کہ ہے معمار ملک وہ بہتر

تیرا بدخواہ ہے وہ بدکردار — اور خلقت کا دشمن خونخوار

فائدہ چاہے تیری خاطر جو — رنج پہنچا کے خلق کی دل کو

سلطنت اوسکو ہے نہین شایان — ہاتہہ سے جسکے لوگ ہین حیران

پالتا ہے جو کوئی ہنرکو کار — دیکہتا ہے نہین بدی زنہار

پالنے والا بد کا ہے ہر آن — آپ ہی اپنے حق مین دشمن جان

مال لیکر نہ چہوڑ دشمن کو — چاہئے جڑ سے توڑ دشمن کو

...ہار خلق کا دل ریش — کرتا ہی کھودتا ہی بیخ خویش
...ہے تجکو راستہ امید ہا — پاپیانہ تو ہی خوف ورجا
...نہین جاہیتا گزند کسان — ڈرتا ہی آئیگا گزند یہان
...ر نہین اسطرح کی تیری خو — نہین راحت کی تیری ملک مین بو
...ر ہی پابند رکہہ خدا سے کام — گر ہی آزاد اوٹہا خوشی کے گام
...ہہ فراخی کا او سجگہہ کیا ڈہنگ — جسجگہہ خلق شہ سے ہو دلتنگ
ڈرپو مستکبر ولاور سے — اس سے بہی جو ڈرے نہ داور سے
خواب مین دیکہے ملک پہر آباد — جو رکہے اہل ملک کو ناشاد
ظلم سے ہی خرابی و بدنام — اس سخن کو سمجہتے ہین عظام
کر رعیت کو ظلم سے نہ تباہ — سلطنت کی لئے ہی پشت وپناہ
بہر خود کر رعایت دہ وار — کرے مزدور خوش زیادہ کار
بدی اس شخص سے بدی گر کی — جسنے نیکی ہی تجہسے اکثر کی

حکایت ۲ خسرو کی شیرویہ کو پند دینے مین

آنکہہ جب وکہینے سے کرلی بند — دیا خسرو نے بیٹے کو یہہ پند
ہر ارادہ مین رکہہ نظر یہہ سدا — کہ رعیت کا ہووی اسمین بہلا

حکایت ۱

عرصہ دو بار سے ایکبار	آیا ایک شخص چیتے پر اسوار
دیکہکر اوسکو ڈر سے گہبرایا	زور پا مین نہ چلنے کا پایا
مسکرا کر کہا نڈر سعدی	یہہ جو دیکہا عجب نکر سعدی
توبہی حکم خدا سے سر نہ پہرا	سب اوٹہا ئینگے سر پہ حکم ترا
شاہ فرمان پذیر داور ہو	داور اوس کا معین و یاور ہو
دوست رکہتا ہے تب نہین ممکن	کہ رکہے دست غیر مین کسی دن
ناروا ہے نہ پہر طریقت سے	گام رکہہ کام لے طبیعت سے
اوسکو ہوویگا پند فائدہ مند	جسکو ہوویگا قول سعدی پسند

حکایت ۲ کسرے کی ہرمز کو پند دینے مین

بولا ہرمز سے اپنے نوشروان	جسم سے اوسکے جاتی تہی جب جان
رہ نگہدار خاطر درویش	نہ گرفتار بند راحت خویش
نہین کرتی پسند عقل بزرگ	خفتہ چوپان ہو گوسپند مین گرگ
جا رعیت کی کر نگہبانی	ہے رعیت سے تیری سلطانی
جڑ رعیت ہے بادشاہ درخت	جڑ ہی سے ای پسر درخت ہی سخت

جا تکلف کی راہ مت سعدی — ہے اگر سچی بات کہہ سچی
تو ہے منزل شناس شہ رہرو — تو ہے حق گوی حق شنو خسرو
کرسی نہہ فلک کو دیتا ہے جا — کیون قزل ارسلان کی زیرپا
کہہ نہ عزت کا عرش پر رکھہ پا — کہہ کہ رکھہ ارض پر رخ الفت کا
رکھہ اطاعت کے آستان پر رو — جادۂ راستان ہے یہہ نیکو
بندہ ہے رکھہ اس آستانے کار — صاحبی کی کلاہ سر سے اوتار
گر کرے بندگی یزدانی — مت نہین یہہ لباس سلطانی
مثل درویش مخلص و صادق — کر صدا آہ و نالہ لائق
کہ خداوند تو تونگر ہے — تو توانا فقیر پرور ہے
فاتح ملک ہون نہ حکم روا — تیری درگاہ کا ہون ایک گدا
کر سکے میرا ست کیا کردار — دست تیرا اگر نہووے یار
طاقت خیر و نیکی بخش مدام — ورنہ کیا خیر و نیکی کا ہو کام
دن کو کرتا ہے بادشاہی جو — گر گدا کی طرح دعا شب کو
ہووین سرکش تیری اطاعت مین — اور تو ہو خدا کی طاعت مین
اچہا بندون کو صاحب حاکم — اچہا صاحب کو بندۂ خادم

جو صدف ہوتی ہے دُر وینے پُر ۔۔ نہین رکھتی ہے قدر یکتا دُر
تو بھی ہے ہمسر دُر یکتا ۔۔ زیب دہ خانۂ ریاست کا
اے خدا رکھہ نگاہ مین اوسکو ۔۔ چشم بد سے پناہ مین اوسکو
اسکو آفاق مین گرامی کر ۔۔ فیض طاعت سے نیک و نامی کر
عدل و تقوی پر اسکو رکھہ قائم ۔۔ دین و دنیا مین کامران دائم
غم بدخواہ ناپسند نہو ۔۔ گردش دہر سے گزند نہو
بر بہشتی درخت سے ایسا ۔۔ نامور سے ہونا جو پیدا
خیر ہرگز نہین ہے پانیکا ۔۔ جو ہے بدخواہ اس گھرانیکا
ہے عجب عقل و دین و عدل و سخا ۔۔ ملک و دولت نثار ہے یہہ سدا

پہلا باب جہانداری کی تدبیر و راے و عدل مین

ہین کرم اسکے حق بعید قیاس ۔۔ کیا کرے شکر یہہ زبان سپاس
اے خدا یہہ شہ محب گدا ۔۔ جسکے سایہ مین خلق خوش ہے سدا
دائما خلق پر رہے خورم ۔۔ فیض طاعت سے زندہ دل ہر دم
بارور اسکا رکھہ درخت امید ۔۔ سبز سر رحم سے رخ اوسکا سفید

ل ہو مجموع و ملک ہو معمور ‏ ‏ ہو پراگندگی حسود دور
ہے تن تیرا مثل دین درست ‏ ‏ دل بدخواہ مثل رائے ہو سست
مرد حق سے تو ہے دل شاد ‏ ‏ دل و دین ملک تیرا ہو آباد
تیرے اوپر ہو رحمت یزدان ‏ ‏ یہی کہتا ہون اور ہے یہ زبان
بس ہے یہہ لطف خالق بیچون ‏ ‏ کہ ہو توفیق خیر روز افزون
سعد زنگی نہ دردمند ہوا ‏ ‏ کہ خلف تجھسا ارجمند ہوا
جا ہے اوس اصل کو یہہ فرع بیان ‏ ‏ جسکا تا ارض مین ہے عرش تک جان
یارب اوس نامور کی تربت پر ‏ ‏ مترشح سحاب رحمت کر
سعد زنگی اگر ہوا نامی ‏ ‏ سعد بوبکر کا خدا حامی

مدح شاہزادہ اسلام سعد بن ابی بکر بن سعد زنگی

نوجوان بختمند و نیک ضمیر ‏ ‏ زور مین ہے جوان و رای مین پیر
صاحب ہمت و خرد پرور ‏ ‏ ہوشمند زمان و زور آور
نیک طالع سے ہے مادر ایام ‏ ‏ رکھتی ہے تجھسا پور نیکو نام
جود مین ہے زیادہ دریا سے ‏ ‏ کم نہین اوج مین ثریا سے
تجھسے امید بہتری زمان ‏ ‏ کہ کہتے ہین سارے سرفراز جہان

سبکو ہے تیرے عہد مین آرام — کیا خبر پیچھے ہو گا کیا انجام
وقت ہے تیرا خوش نصیبی کا — کہ ہوا پیدا اسمین سعدی سا
تا ستاروں سے چرخ ہے معمور — ہے ترا اس کتاب مین مذکور
ہووے جو شاہ نیک نامی جو — سیکھے شاہان ماضی سے یہہ خو
پادشاہانہ رکھتا ہے سیرت — لیگیا اگلے شاہوں سے سبقت
کی سکندر نے سد جو قایم — راہ یاجوج بند کی دایم
سد یاجوج کفر تیرا زر — ہے نہین سد روئے اسکندر
بے زبان ہو اگر کوئی شاعر — ہوا اس امن و داد مین شاکر
ہے عجب بحر جود و کان سخا — تجھسے ہے مستفید خلق خدا
تیرے اوصاف کا حساب نہین — درج ہون اتنی یہہ کتاب نہین
اب سبھون کو اگر کرون املا — کرون دفتر مین دوسرا انشا
چرخ یاور جہان موافق ہو — پاسبان تیرا لطف خالق ہو
مہر رفعت ترا فروزان ہو — نار نکبت سے خصم سوزان ہو
تجھے کچھہ رنج روزگار نہو — دل مین کچھہ فکر سے غبار نہو
غم جو شاہوں کے دلمین ہو ظاہر — ایک عالم ہو منتشر خاطر

ہین کہان ایسے گنج و ملک و سریر　　وقف ہین بہر طفل و برنا و پیر

کوئی آیا نہ دردناک غم　　جسکے دل پر نہین رکہا مرہم

طالب خیر ہے وہ با امید　　پوری کر اسکی اے خدا امید

گوشۂ تاج آسمان سے لگا　　سر تواضع سے سوا ارض جہکا

سرکشون ہی سے ہے تواضع نیک　　ہو گدا اسی ہی عادتون سے نیک

فائدہ کیا اگر ضعیف جہکا　　گر توانا جہکے ہے مرد خدا

ذکر خیر اوسکا ہے جہان مین علم　　جاری ہر جا ہے اوسکا صیت کرم

عاقل و نیک ذات ایسا کم　　ہوا عالم مین جب سے ہے عالم

کوئی اس عہد مین نہین رنجور　　ظلم ظالم سے ہووے جو مجبور

دیکہا ہے آجتک کسینے نہین　　ایسا دستور اور قرینہ کہین

بل فریدون نے بہی نہین دیکہا　　گرچہ رکہتا تہا شوکت زیبا

حق سے ہے اوسکی بارگاہ قوی　　کہ ضعیفون کو ہے پناہ قوی

وہ ہر پر ایسا سایہ گستر ہے　　نہ کسی سے ضعیف کو ڈر ہے

گردش آسمان و جور زمان　　رکہتے ہین آدمی کو نالہ کنان

عہد مین تیرے اے شہ شاہان　　نہ کوئی ہے زمانہ سے نالان

تو بھی جو دیکھے مجھہ مین نقص کلام
کر جہان آفرین کے خلق سی کام

سنو سے ایک بیت ہو پسند اگر
ہے قسم مردمی کی ظرف نگر

ایسی بارس مین سے مری انشا
بے بہا مشک سے ختن مین گیا

مثل بانگ دہل تہا میرا شور
دور سے لیکن اندرون تہا جور

گویا گل بوستان مین لایا ہون
مرچ ہندوستان مین لایا ہون

جون چہوہارا ہے میٹہا اوپر سے
جہیلے تو نکلے گٹہلی اندر سے

مدح اتابک ابو بکر بن سعد زنگی کی

میرے دلکو نہ تہی کچھہ ایسی چاہ
کہ کرون مین کبھی ستایش شاہ

پر کیا نظم اسے بنام فلان
کہ مگر پہر کہین کے اہل ولان

کہ ہوا ہے بلیغ سعدی جو
وقت بو بکر سعد مین تہا سو

کیون نہ اس عہد مین ہون نازان یون
عہد نوشیروان مین سید جون

عادل و دہر دار و حامی دین
ایسا بعد عمر ہوا ہے نہین

ہے سر سروران و تاج جہان
جا ہے جواب کرے غرور جہان

جا ہے جو فتنہ سے پناہ کہین
بجز اس ملک کے پناہ نہین

مثل کعبہ ہے کیا مبارک در
دور سے آئے ہین جہان اکثر

ہوا یہہ قصر زر جو زینت باب — دس رکھے آئین تربیت کے باب
پہلا ہے عدل و انتظام رائے — پاسبانی خلق و خوف خدا ے
رکھی احسان پہ دوسرے کی اساس — تا ہو محسن سے فضل حق کا سپاس
تیسرا باب عشق و مستی و شور — نہ جو کرتے ہین اختیار بزور
ہے تواضع پہ چوتھے کی بنیاد — پانچوان دیتا ہے رضا کی داد
ہے قناعت کی تذکرہ مین چھٹا — تربیت پر ہے ساتوین کی بنا
آٹھوان شکر عافیت کا ہے — دہر مین نحیر عافیت کیا ہے
توبہ و راہ نیک پر ہے نوان — ہے مناجات و ختم پر دسوان
دن مبارک تھا اور سال سعید — اچھی تاریخ تھی میان دو عید
چھہ سو سے تھے زیادہ پچپن و پنج — ہوا معمور جب در و شنے یہہ
اے نکو سیرت و عقیل زمان — عیب جو ہوتے ہین عقیل کہا
پر بنا فی ہوا حریری قبا — درمیان حشو کو ضرور
تو اگر پرنیان سے دل تنگ ہو کہا — لطف کر اور میر احشو
ناز ہو نایہ ہنر ہے کیا — لا یا ہون بھیکہ مانگ
روز امید و بیم سنتا ہون صاف — پاس کان سے بدبھی

ہوا مداح اپنے منہہ سے خدا
آپکی قدر جسرخ سے اعظم
آپ اول ہی سے ہین اصل وجود
کیا کرون آپکی ثنا خوانی
عز لولاک سے ہے بہت تمکین
سعدی سے ہو سکے نہ وصف تمام

جبرئیل آپکے حضور ہے ہمکا
آپ پیدا تہے جب نہ تہا آدم
اور سب شاخین آپکی ہین نمود
برتری سے ہے کم ثنا دانی
مدح کافی ہے طہٰ اور یٰسین
ای نبی آپ پر صلوٰۃ و سلام

سبب نظم کتاب

کیا دنیا مین مینے خوب سفر
متمتع ہوا ہون مین ہر جا
مثل شیرازیان پاک و حلیم
اونکی الفت نے جو نہ تہی باطل
حیف آیا کہ باغون مین آنا
کہا دل سے جو مصر جاتے ہین
گو نہین رکہتا قند شیرین مین
نہین جو قند ظاہرا کہا ئین

عمر کی ہر کسیکے ساتہہ بسر
رہا ہون خوشہ چین خرمن ہا
نہین دیکہے خدا ہوا و نہ رحیم
روم اور شام سے اوٹہایا دل
پہر تہیدست یارون مین جانا
وہانسے تحفہ قند لاتے ہین
یہہ سخن دلپسند شیرین ہین
بلکہ کاغذ مین جسکو لیجاتین

بولے بیت الحرام کے سرور — حامل وحی سے آئیے برتر

کہا آگے نہین ہے میری مجال — تھک گیا تھک گئے ہین میرے پروبال

سر مو بھی اگر اڑون برتر — جلین نور تجلی سے میرے پر

کوئی عصیان مین کب مقید ہو — پیشرو جسکا ایسا سید ہو

کیا پسندیدہ نعت ہووے ادا — السلام ای نبی نیک ورا

روح پر آپکے درود ملک — ہووے جب تک کہ ہو و بود ملک

اور آنپر جو آپکے ہون رفیق — اور جو ہووین پیروان طریق

اون رفیقون مین ابوبکر ایک — اچھے پیر و مرید و مرشد نیک

دوسرے پنجہ پیچ شیطان کے — ہین عمر نامدار کیہان کے

تیسرے زندہ دار شب عثمان — ولے خدمتگذار رب ہر آن

چوتھے دلدل سوار شاہ علی — صاحب ذوالفقار شاہ ولی

پاس آل نبی سے یزدان کر — خاتمہ میرا قول ایمان

خواہ رد کیجے عرض خواہ قبول — نہین چھوڑونگا ذیل آل رسو

کیا ہو درگاہ حق مین ای سرور — آپکی قدر عالی سے

ہون جو تھوڑی گدا گر احسان — آپکے خوان جود پر مہ

وہ جو اس راہ سے ہین برگشتہ
جا کے رہتے ہین سار سرگشتہ

جو کوئی چلتا ہے خلاف رسول
کب پہنچ سکتا ہے بجای قبول

سعدیا مت سمجھ کہ راہ صفا
کوئی لیجائے مصطفیٰ کے سوا

نعت سرور کائنات کی اونپر بہترین صلوات ہووے

ہین ستودہ خصال نیک شیم
ہین نبی ورا شفیع امم

پیشوائی رسل خدا کے امین
مہبط جبرئیل ہادی دین

صاحب محشر و شفیع ورا
صدر دیوان حشر امام ہدیٰ

ہین کلیم اور جسے طور اونکا
نور جتنا ہے عکس نور اونکا

نہ پڑھے تھے کبھی کسی سے پر
کتنے مذہب کی رد کئے دفتر

ہو گئے عاجز جو کھینچی تیغ بیم
کیا معجزے سے ماہ کو دو نیم

شہرہ جو انکی صیت نے پایا
قصر کسریٰ مین زلزلہ آیا

آیتہ لا سے توڑا قامت لات
رہی عزیٰ کی عز نہ ثبات

لات عزیٰ ہی دو گئے نہ تمام
رد کئے کتنے اور اگلے کلام

ایک شب عرش پر فلک سے چڑھے
جاہ و تمکین مین ملک سے بڑھے

تھے قرب مین الیسے گرم کہ
کہ جہان تھے جبرئیل رہے

ہووے حاصل بلاغت سحبان | پر نہ کنہ غوامض سبحان
ہووے اس رہ مین خاص مرکب تاز | رہے لا احصی سکے تک سے باز
ہر جگہہ ہوتے ہین شہ مرکب تاز | بعض جا ہوتے ہین سپر انداز
ہووی سالک جو راز دان اسکا | بند ہو آنا پہر بیان اسکا
اسکو اس بزم مین ملے ساغر | مے بیہوشی جو پیے آکر
سلی اک بار کی ہین دیدہ اگر | جلے ہین فر و سر کے دیدہ ور
گنج قارون کسی نے پایا نہین | پایا تو پاکے الٹا آیا نہین
سو اس بحر خون مین آکر | جب سے کوئی نہین ہوا باہر
جو کیا چاہے اس مین کو طے | کاٹ دے پہلے واں سی کا پے
متامل ہو اپنے دلمین اگر | رفتہ رفتہ صفائی آئے نظر
ہوکے شاید تو ہوئے عشق سے نیست | کری کچھہ حسب وجو عہد الست
یہان تک یا طلب کی لائین تجھے | پہر محبت کے پر اڑائین تجھے
پہر یقین پہاڑے پردہ خیال | رہی باقی کچھہ سوای جلال
آگے اسکے خرد کو ہی نہ توان | رو کے حیرت کہ جاتا ہے تو کہان
جائے یہہ راہ کون لے راعی | راہ ہو لے جو جانے والے داعی

نطفہ کو بخشتا ہے شکل پری
آب پر کسنے کی ہی شکل گری

لعل و فیروزہ صدف سنگ سے لائے
لعل گل شاخ سبز رنگ سے لائے

ابر سے قطرہ ڈالے جاے بیم
صدف سے نطفہ ڈالے سوے شکم

کرے قطرہ سے لولوئی لالا
نطفہ سے سرو ساقد بالا

اس سے اک ذرہ علم ہی نہ نہان
کہ ہی یکسان آ نہان عیان

روزی دیتا ہے بہر مار و مور
گو ہین بے دست و پا و طاقت و زور

اُسنے معدوم کو کیا موجود
کسنے نابود کو بنایا بود

پہر بہی کتم عدم مین لیجاکر
دشت محشر مین ڈالیگا لاکر

جانتے ہین الہیت اُسکی
جانتے ہین نہ ماہیت اُسکی

نہین دیکہا اُسے سوای جلال
لیک پایا نہ منتہای جمال

وہم کیا اُسکی اوج ذات کو جاے
فہم کیا اُسکے ذیل وصف کو پاے

ڈوبی ہین اس بہنور مین کشتی ہزار
ایک تختہ نے بہی نہ پایا کنار

راتون اس دیر گم مین خوار رہا
آگے حیرت نے ایکبار کہا

کہ ہے علم ملک محیط یہان
نہین اُسپر محیط تیرا گمان

ذات اُسکی نہ فہم مین آئے
نہ صفات اُسکی وہم مین آئے

دے سعادت کا ایک کو دیہیم — دے شقاوت کی دوسرے کو گلیم
کرے آتش خلیل پر گلزار — خصم کو نیل مین کرے فی النار
وہ ہے منشور اسکے احسان کا — یہہ ہی اجراے اسکے فرمان کا
پردہ مین دیکھتا ہے جرم تمام — پر ہے نیکی سے پردہ پوش مدام
کھینچے سختی سے حلم کی تلوار — ہون ملک صم وبکم سے لاچار
جو سنائے کرم کی ایک صلا — ہو عزازیل بہی نصیب ربا
اسکے دروازۂ بزرگی پر — ہین بزرگ جہان بزرگی بر
لطف و رحمت سے عاجزونکی قریب — متضرع کی دعوتونکا مجیب
ناشدہ پر ہے اسکا علم بصیر — اور ناگفتہ پر ہے لطف خبیر
قدرتؔ پاسدار ارض و سما — صاحب بارگاہ روز جزا
بری طاعت سے اسکے کسکی پشت — رکہے کون اسکے حرف پر انگشت
خود قدیم انکو لپسند و قدم — کلک قدرت سے نقش بند رحم
شرق سے غرب تک یہہ مہر و ماہ — کیئے سارے ستارگان ہمراہ
فرش گیتی بچھایا پانی پر — چرخ کو رکھا سائبانی پر
جب و لرزہ سے زمین کی جبل — ٹہو کی دامن پر اسکے میخ جبل

کرتا ہی جو کوئی پدر سے ستیز
پدر اُسپر ضرور ہوتا ہے تیز

خویش سے خویش خوش ہوئے اگر
کرے بیگانہ وار اُسکو پدر

بندہ جو بندہ وار دیوے نہ کار
اُسے مالک کبھی نہین کری پیار

تو اگر ہو رفیق پر نہ شفیق
چند فرسنگ بھاگے تجھسے رفیق

کام مین سست لشکری ہووے
اُس سے شاہ نہین بری ہووے

لیک وہ مالک زمین و زمان
نکرے بند جرم پر دربان

قطرہ بحر علم مین دو جہان
جرم پر پردہ پوش حلم عیان

یہہ ادیم زمین ہے سفرۂ عام
خواہ ہو خویش خواہ غیر مدام

وہ جفا پیشہ پر اگر جائے
کون بچکر بہ اس سے گھر جائے

تہمت ضد و غضب کی نہین راہ
طاعت جن و انس کی نہین چاہ

تابع امر اُسکے ہر شے و کس
آدمی و وحش و مرغ و مور و مگس

رکھتا ہی خوان جود یہہ وسعت
کھائے سیمرغ قاف مین قسمت

کارساز و کریم و بندہ نواز
حافظِ جسم و جان و واقف راز

اسکو زیبا ہی کبریا و منی
ملک جسکا بڑا ہی ذات غنی

کسیکو تاج و تخت دیتا ہے
کسی سے تاج و تخت لیتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرتا ہون اس کتاب کا آغاز ‌ نام سے اُسکے جو ہے واقف راز
خالق جان و پاسبان جہان ‌ بخشا جسنے زبان کو زور بیان
صاحب جود و دستگیر کبیر ‌ حاکم جرم بخش و عذر پذیر
اُسکے در سے جو سر پہرا تا ہے ‌ کہین جائے نہ قدر پاتا ہے
سارے گردن فراز ملک کشا ‌ اُسکی درگاہ مین نیاز نما
نہ وہ گردن کشون کو پکڑے شتاب ‌ نہ وہ عذر آورون کو دیوے عذاب
جو کسی پر ہو کار بد سے خفا ‌ آئے تب دلکا آئینہ ہے صفا

لآلی بحر ابهام معانی درخشان لعلهای روشن بیانی

بوستان رنگین و گلستان دلنشین اعنی

اعجاز ترجمه بوستان سعدی

۱۲۸۷ هجری

من تصنیف دیوان جانی بهاری لعل جی صاحب وکیل راج بهرتپور

در مطبع الحاج بخش واقع آگره از طبع تازه جلای وافی یافت

مین نہین جانتا الف بے تے — نہین پہچانتا الف بے سے

میری طاقت کہ کام سعدی کا — کرکے لون آپ نام سعدی کا

یہہ توجہہ سعدی ہی کا فیضان ہے — روح کا اُسکے دلپر احسان ہے

چاہتے ہین کہ جسطرح شیراز — ہند ہو اُنکے فیض سے ممتاز

فائدہ مند سعدی کا ہی کلام — پندو اندرز سے بہرا ہے تمام

عالمون سے امید عفو و عطا — ہے جہان مین دیکہین نقص و خطا

سیر ہے اُسکے دل کو شاد کرین — ہو سکے تو دعا سے یاد کرین

عیب پوشون سے دلمین ڈرتا نہین — عیب جو یو سے عجز کرتا نہین

عاجزی کرنیسے ہی مطلب کیا — اپنی طینت نہ چہوڑینگے اصلا

راضی راضی ہے اعتراضی نہین
اعتراضی کسی سے راضی نہین

اور کرنیل جی سی برک صاحب ۔ فہم کے نیک رائی کے صاحب
انکے ایجنٹ راجپوتانہ ۔ صاحب شوکت ملوکانہ
قدردان عالمونکے صاحب علم ۔ مہربان عاصیونکے صاحب حلم
چشمۂ صاف منت و احسان ۔ روز و شب دلسے شاکر ہان
انکے ہر وقت ہون ممد و معین ۔ بلکہ ہر وقت ہون ممد و معین
صاحب نیک و نیکنامی خواہ ۔ کپتن پولٹ ایسے عالیجاہ
جو ہین اب جاے والٹر صاحب ۔ کارفرماے والٹر صاحب
ہو وین انکی نگاہبان ہر آن ۔ جون تن و چشم کو ید و مژگان
ایسی ہے انکے نام مین برکت ۔ پاتا ہون اپنے کام مین برکت

سبب ترجمہ

ترجمہ بوستان کا کرتا ہون ۔ نام ہندوستان کا کرتا ہون
یعنی شیراز سے بناتا ہون ۔ آپ مین سعدی کو دکھاتا ہون
فیض سعدی سی اتنی ہمت ہے ۔ ورنہ ظاہر ہے جتنی ہمت ہے

جب نصیبہ ہو سکا زور آور — تب ملے ایسا مہربان داور
ایخدا انکو مہربان رکھیو — کامران انکو جاودان رکھیو
کوئین وکٹوریای خوش اقبال — سایۂ لطف ایزد متعال
ملک انگلنڈ و ہند کی مالک — راہ انصاف و عدل کی سالک
باعث بہتری خلق خدا — لایق سروری خلق خدا
زیب افزای تخت سلطانی — قدر افزای تخت سلطانی
ہین ملوک زمانہ فرمان بر — ہے سلوک زمانہ فرمان بر
قدر افزای اہل علم و ہنر — دور فرمای جہل علم و ہنر
رکہین انپر نظر عنایت کی — جیسے فرزند پر رعایت کی
لارڈ میو گورنر جنرل — نائب سلطنت امیر اجل
حاکم حاکمان ہندستان — ناظم ناظمان ہندوستان
نیک حاکم ہین نیک ناظم ہین — نیک ناظم ہین نیک حاکم ہین
مہر ماہ سپہر جود و سخا — نور افزای ماہ و مہر ذرا
حال پر انکی مہربان ہو وین — قدر افزای جاودان ہو وین

مدح جناب مہاراج ادھراج مہاراجہ برجیندر سوائی جسونت سنگھ صاحب بہادر بہادر جنگ دام اقبالہ

اب بھرت پور کے مہاراجہ — ملک مشہور کے مہاراجہ
ایسے جسونت سنگھ نامی ہین — جیسے جسونت سنگھ نامی ہین
تیرے آقا کے یادگار جہان — کیون نہون ایسے نامدار جہان
مہر اقبال ایسا روشن ہے — تیرہ و تار بخت دشمن ہے
جود ذاتی سے یہ ہین دریا دل — عدل ظاہر سے نامور عادل
جاہ جمشید سے زیادہ ہے — نور خورشید سے زیادہ ہے
رستم وقت ایسے ہین ترسان — ہیبت بازو سے ہے لرزان
رعب سے شیر شور کرتے ہین — کمترون پر نہ زور کرتے ہین
رحم دل سے غریب پرور ہین — غربا کے نصیب بہتر ہین
کل رعایا ہے ویسے شکر گذار — خوش گذرتے ہین سب کے لیل و نہار

ہا طفلی مین بیخبر جیسا
تہا جوانی مین بے بصر ویسا

عہد پیری مین ہوش آیا ہے
کس اسیری مین ہوش آیا ہے

کہ بدن مین نہین ہی ہی توان
زور ہے ضعف کا زبان زبان

رات دن نادمانہ روتا ہون
رات دن نادمانہ کہتا ہون

تو ہی جو دستگیری فرمائے
تیرا بندہ نہ تجھسے شرمائے

تیری آگے یہہ بات ہی کیا بات
نام تیرا ہی قاضی الحاجات

بخش سکتا ہی تو جہان کی گناہ
کیون نہ بخشے گا ایک جان کی گناہ

تیرا دریای عفو جاری ہے
شجرہ گناہ گاری ہے

ایکدن اپنے پا سے ٹوٹے گا
ایسا ٹوٹے گا جا سے چہوٹے گا

عفو کر یا نگر ترحم کر
سوی خود کر نظر ترحم کر

دور کر جو ہی دوری حاصل
کر مجھے اپنی نور سی واصل

دور ہی اب حضور سے راضی
دور ہی کب حضور سی راضی

کر مجھے ایسے کام سے راضی
کیا ہی جیسے نام سے راضی

کہ رہون پہر حضور مین حاضر
نہ رہون دار دور مین قاصر

عذر خواہی ابھی سے واجب ہے	چاہیئے کرنی جو مناسب ہے

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

ایخداوندا آفرینندہ	حال خورد و بزرگ بینندہ
مالک مہربان کریم الشان	حاکم جاودان عظیم الشان
بے بدل چارہ ساز ہر بندہ	بے سبب کارساز ہر بندہ
صانعِ بے مثال مصنوعات	حافظ بیہمال مصنوعات
عاصیون کے گناہ بخشندہ	عاجزون کے پناہ بخشندہ
کیا کرون عذر خواہی تیرے حضور	نہین پوشیدہ تجھسے میرے قصور
بجز اسکے کہ تیری خدمت سے	ہوتے ہین مستفید قسمت سے
کیونکہ قسمت مین جو ہوا رقم	اس سے ہوسکتا ہی نہ بیش و نہ کم
لیک تو مہربانی فرمائے	پھر قلم اپنا کام مین لائے
کیا عجب ہے کہ تو ہے غفور و رحیم	مغفرت پائے پُر قصور و اثیم
تجکو آمرزگار کہتے ہین	تجھسے امیدوار رہتے ہین

صرف تبدیل شکل کرتا ہے / پر نہین ہستی سے گذرتا ہے
ہستی ہے پائیند ہستی جان / اور جان کو کبہی نہین ہے زیان
سچّا معلوم دیتا ہی یہہ بیان / غلطی پر مگر ہے تیرا گمان
جو جماد و نبات و حیوان ہین / کل کم و بیش تابع جان ہین
جانین ہین ذرہ ہای نور خدا / امتحاناً گیا ہے دور و جدا
بہیجا ہی اُنکو امتحان کی لئے / نہین بہیجا ہی اِس جہان کی لئے
نہین مالک کو جانتی جب تک / پہرتی ہین خاک چہانتی تب تک
دیکہکر اِس جہان کو بہی بہولی / نہین رکہتی ہین فکر مقبولی
اتنے اجسام مین گذرتی ہین / تو بہی خود مین نہین سدہرتی ہین
اشرف کائنات ہے انسان / مظہر نور ذات ہے انسان
اسمین بہی گر کے جب ہین غافل / ہوونگی ذات حق سی کب واصل
آخرش روز حشر آئیگا / جو نہین دیکہا ہے دکہائیگا
کہائینگی تب یہہ سب پشیمانی / نہ پشیمانی کام سے ہے آنی
ہوکے برہم جو پوچہیگا دادار / ہوونگی یہہ جواب مین لاچار

جیسے اپنی خوراک مین موجود / ہو کی ہوتے ہین آخرش نابود

وہ جو ساکن ہین ظاہرا حیوان / تخم سے یا بذات خود ہین عیان

وہ جو جاندار ہین نہین ظاہر / خواہ ساکن ہین خواہ ہین سیار

ایسی نادر ہی انکی پیدائش / نہین ظاہر ہی انکی پیدائش

بعضے ہین ارض و کان سی پیدا / بعضے ہین اسکی شان سی پیدا

بعضے رہتے ہین آب کے اندر / بعضے رہتے ہین ارض کی تن پر

بعضے رہتے ہین باد مین آباد / بعضے رہتے ہین نار مین دلشاد

ایسی ایسی نمود کرتا ہے / کیا عدم سے وجود کرتا ہے

کون قدرت کو اسکے پہچانے / جو نہ پہچانے کیسے کہہ جانے

راضی یہہ بحر حمد داور ہے / تو نہ اس بحر کا شناور ہے

جو شناور ہین غوطہ کہاتی ہین / پر نہین اسکی تہاہ پاتی ہین

تو نے اتنی شناوری کی ہے / لطف داور نے یاوری کی ہے

آگے جائیگا غوطہ کہائیگا / ہاتہہ آیا ہے سو ہی جائیگا

تیری تقریر سے ہوا معلوم / جو ہی موجود سو ہی نا معدوم

چوتہا یہہ ہی کہ بے چلائی کہین ۔ ایک تل پربہی کوئی چلتا نہین
اور چلتا ہی تو ٹہرتا نہین ۔ جب تلک منع کوئی کرتا نہین
پانچوان یہہ کہ حسب جذبہ خویش ۔ جاذب یکدگر ہین کل کم و بیش
جس سے آتے ہین یہہ بزرگ نظر ۔ چہوٹے چہوٹے ہین گول گول گر
جذب نزدیک سی مرکب ہین ۔ کہ بزرگ اور مختلف سب ہین
ورنہ مفرد ہین اتنے چہوٹے نہین ۔ آنکہہ سے جنکو دیکہہ سکتے کہین
چہٹا یہہ ہے کہ جتنے ہین موجود ۔ پاتے ہین انقسام نامحدود
کتنے ہی حصہ کیجئے لیکن ۔ نیست ہونا ہی اونکا ناممکن
گو فنا سا گہ ہین نہین اوزار ۔ جنسے حل ہو یہہ عقدۂ دشوار
چند اقسام کے ہین یہہ اجسام ۔ چند اقسام کے ہین یہہ اقسام
ایک سے ایک قسم کی ہین تمام ۔ نظر آتے ہین مختلف سے مدام
جسم کو جسم سے ہی پیدایش ۔ قسم کو قسم سی ہی افزایش
وہ جو سایر ہین ظاہر اجاندار ۔ نر و مادہ ہین بعضے انسان وار
بعضے ایسے ہین آپ سے پیدا ۔ نہ ہین ما سے نہ باپ سے پیدا

جیسے اپنی خوراک میں موجود — ہو گئی ہوتے ہیں آخرش نابود
وہ جو ساکن ہیں ظاہرا حیوان — تخم سے یا بذات خود ہیں عیان
وہ جو جاندار ہیں نہیں ظاہر — خواہ ساکن ہیں خواہ ہیں سیار
ایسی نادر ہے اُنکی پیدائش — نہیں ظاہر ہے اُنکی پیدائش
بعضے ہیں ارض و کان سے پیدا — بعضے ہیں اُسکی شان سے پیدا
بعضے رہتے ہیں آب کے اندر — بعضے رہتے ہیں ارض کی تن پر
بعضے رہتے ہیں باد میں آباد — بعضے رہتے ہیں نار میں دلشاد
ایسی ایسی نمود کرتا ہے — کیا عدم سے وجود کرتا ہے
کون قدرت کو اُسکے پہچانے — جو نہ پہچانے کیسے کہہ جانے
راضی یہہ بحر حمد داور ہے — تو نہ اِس بحر کا شناور ہے
جو شناور ہیں غوطہ کہاتی ہیں — پر نہیں اُسکی تہاہ پاتی ہیں
تو نے اتنی شناوری کی ہے — لطف داور نے یاوری کی ہے
آگے جائیگا غوطہ کہائیگا — ہاتہہ آیا ہے سو بہی جائیگا
تیری تقریر سے ہوا معلوم — جو ہے موجود سو ہے نا معدوم

چوتہا یہہ ہی کہ بے چلائی کہین
ایک تل پر بہی کوئی چلتا نہین

اور چلتا ہی تو ٹہرتا نہین
جب تلک منع کوئی کرتا نہین

پانچوان یہہ کہ حسب جذبہ خویش
جاذب یکدگر ہین کل کم و بیش

جس سے آتے ہین یہہ بزرگ نظر
چہوٹے چہوٹے ہین گول گول مگر

جذب نزدیک سی مرکب ہین
کہ بزرگ اور مختلف سب ہین

ورنہ مفرد ہین اتنے چہوٹے نہین
آنکہہ سے جنکو دیکہہ سکیے کہین

چہٹا یہہ ہے کہ جتنے ہین موجود
پاتے ہین انقسام نامحدود

کتنے ہی حصہ کیجے لیکن
نیست ہونا ہی اونکا ناممکن

گو قیاسا کہ ہین نہین اوزار
جنسے حل ہو یہہ عقدۂ دشوار

چند اقسام کے ہین یہہ اجسام
چند اقسام کے ہین یہہ اقسام

ایک سے ایک قسم کی ہین تمام
نظر آتے ہین مختلف سے مدام

جسم کو جسم سے ہی پیدائش
قسم کو قسم سی ہی افزائش

جیسا ہر مین ظاہر اجاندار
نر و مادہ ہین بعضے انسان و لر

بعضے ایسے ہین آب سے پیدا
نہ ہین ماسے نہ باپ سے پیدا

واحد و لاشریک و لا ثانی | اور فانی ہین وہ ہی لافانی
پہلے پیدا کیے عناصر چار | مختلف خاک و باد و آب و نار
اونکی ترکیب سے کیے ظاہر | جو ہین موجود ساکن اور سایر
سارے جاندار ہین نہین بیجان | آشکارا کوئی کوئی پنہان
کہا کے جاندار جیتے ہین جاندار | نہین جاندار جو نہین جانخوار
تو ہی جان جو ہی قدرت یزدان | نہین پاتے کہین کبھی نقصان
بل عناصر ہی مثل جان دایم | کسی حالت مین رہتے ہین قایم
یعنی تبدیل شکل کرتے ہین | پر نہین ہستی سے گذرتے ہین
اسلیئے جان ہے عنصر اعظم | اور عنصر مین اس سے ہے مستحکم
یعنی جوہر ہے جان عرض موجود | جان سے موجود ہے غرض موجود
جتنی موجود سے نکلتی ہی جان | بی وجودی ہی اتنی اسکی عیان
خاص ہین چہہ خواص انکی لیئے | کہ ہین مخصوص خاص انکے لئے
ان خواصون مین شکل اول ہے | جو ہے موجود تو متشکل ہے
۲ دوسرا عرض و طول و علو سدا | کہ ہین موجود کے لیئے یہہ بجا
۳ تیسرا یہہ کہ ایک ایک کی جا | پا نہین سکتا بے ہٹائے ذرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

ہے عیان ہر کہین نہان جیسا — ہے نہان ہر کہین عیان جیسا
دیکہتا ہے وہ ظاہر و باطن — ایک ہے اُسکو رات ہو یا دن
کچہہ نہین اُسکے نور سے خالی — چاہیے چشم دیکہنے والی
آپ ہی خالق جزو کل ہے — آپ ہی رازق جزو کل ہے
گہہ بناتا ہے گہہ بگاڑتا ہے — گہہ بساتا ہے گہہ اوجاڑتا ہے
اپنی قدرت سے آپ ہی قادر — اپنی قدرت سے آپ ہی نادر

بیمن خدای سخن آفرین و بعون جلا بخش لالی مضامین

بوستان رنگین گلستان و نسرین یعنی ترجمه بوستان سعدی شیرازی استاد ماضی المسمی به

سنه ۱۲۸۷ هجری

دلارام راضی

از تصنیف دیوان جانی بهاری لال جی صاحب وکیل راجه جیپور حسب فرمایش دولتخواه صاحب ممدوح

در مطبع ایجاد کشن آگره باهتمام منشی کشن لعل نو بطبع آراسته گردید

(58) Dilaram Rag.

صفحہ	سطر	مصرع	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	مصرع	غلط	صحیح
۲۶۸	۶	۲	ذرہ ذرہ بہرلگا	ذرہ ذرہ ترا بہرلگا	۲۷۹	۱			
۲۶۹	۴	۱	بدرو	بدررو	۲۸۱	۰			
۲۷۰	۰	۱	بہرتی	بہرنی	۲۸۶				
ایضاً	۸	۱	آمارہ	اُمّارہ	ایضاً				
۲۷۳	۱۶	۱	ڈرتا	دانا	۲۸۸				
۲۷۴	۶	۲	سمجہا	سمجہے	۲۸۹				
۲۷۶	۱۳	۲	عیب	رعب	ایضاً				
۲۷۷	۹	۱	ہوتا	ہونا	۲۹۲	۱۵	۱	خوش حال	خوشحال
ایضاً	۱۱	۱	نصیحت	فضیحت	۲۹۵	۱۵	۲	کے	کے ہین
۲۷۸	۳	۱	غفلت	خجلت	•	•	•	•	•

...ن جلا بخش لآلی مضامین

...بوستان سعدی شیرازی استاد ماضی المسمے بہ

...راضی

از تصنیف دیوان جانی بہاری لال جی صاحب شکیل راج بھوپر حسب فرمایش دیوان صاحب ممدوح

در مطبع اپیچا کشن آگرہ باہتمام منشی کشن لعل بزیور طبع آراستہ گردید

صفحہ	سطر	مصرع	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	مصرع	غلط	صحیح
۲۶۸	۶	۲	ذرہ ذرہ بہر لگا	ذرہ ذرہ ترا بہر لگا	۲۷۹	۸	۲	گر	کہ
۲۶۹	۴	۱	بدرو	بدررو	۲۸۰	۱۵	۲	جو	تو
۲۷۰	۷	۱	بہرتی	بہرنی	۲۸۶	۲	۱	گدا	گناہ
ایضاً	۸	۱	آمارہ	اَمّارہ	ایضاً	۱۴	۲	کم	گم
۲۷۳	۱۲	۱	ڈرتا	دانا	۲۸۸	۹	۱	ہووے رو	ہووے جورد
۲۷۴	۴	۲	سمجہا	سمجہے	۲۸۹	۱۲	۱	بیناہی	بینائی
۲۷۶	۱۲	۲	عیب	رعب	ایضاً	۱۶	۰	۰	بندے جو صفت سے ہیں برابر صاحبون پر قلم جلال اون
۲۷۷	۹	۱	ہوتا	ہونا	۲۹۲	۱۵	۱	خوش خال	خوشحال
ایضاً	۱۱	۱	نصیحت	فضیحت	۲۹۵	۱۵	۲	کے	کے ہین
۲۷۸	۳	۱	غفلت	خجلت	۰	۰	۰	۰	۰

صفحہ	سطر	مصرعہ	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	مصرعہ	غلط	صحیح
۲۵۱	۴	۱	پۂ	پر	۲۵۶	۹	۲	روپے	روسئے
ایضاً	۷	۲	خدمت	قسمت	ایضاً	۱۲	۱	ڈرتا ہے	دانا ہے
۲۵۲	۳	۲	پہونچتی	پہنچتی	ایضاً	۱۴	۲	طاقت پر	طاقت ور
ایضاً	۱۳	۱	بار	یار	۲۵۷	۵	۱	رنبور	زنبور
ایضاً	۱۴	۲	جمادی	جماد	۲۵۸	۱۳	۱	تب	جب
۲۵۳	۶	۱	پیرودیر	پیر دیر	۲۵۹	۷	۲	گئی	کئی
ایضاً	۹	۱	ہووے	ہوا	۲۶۲	۱۲	۲	برف	برق
ایضاً	۱۰	۱	سنیزہ	ستیزہ	۲۶۳	۱۲	۲	پیاری	باری
۲۵۴	۳	۲	بہلا	پہلا	ایضاً	۱۵	۲	بارکر	مارکر
ایضاً	۷	۲	اُسکا	اِسکا	۲۶۵	۳	۲	بہرتی	پہرتی
ایضاً	۱۰	۱	کہ ہاتی	نہاتی	۲۶۶	۵	۱	زرو طاقت	زور و طاقت
۲۵۵	۲	۱	رنگبار	زنگبار	۲۶۷	۶	۱	بہرئی	پہرئی
ایضاً	۷	۱	کیا	کہا	ایضاً	۸	۱	خوب	چوب
۲۵۶	۹	۲	پختہ	بجنبہ	۲۶۷	۱۴	۱	کیا	گیا

صفحہ	سطر	مصرعہ	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	مصرعہ	غلط	صحیح
۲۲۷	۶	۲	رای دیوانہ	رای ودیوانہ	۲۴۲	۱۱	۰	۰	بیوقوفی ہی کو تو یعنی ہے اسکی مدت میں نکتہ چینی
۲۲۸	۲	۲	بد	بیر	۲۴۳	۲	۱	مین	ہین
ایضاً	۱۰	۲	مین	ہین	ایضاً	۹	۱	جوہے	جوہین
ایضاً	۱۲	۱	سیلے	پہ	۲۴۴	۱	۲	جاناتہا	جاتاتہا
ایضاً	۱۴	۲	نا	تا	ایضاً	۱۳	۱	بوئی تمام	بوی وطعام
۲۲۹	۲	۱	بدخوئی	بدجوہئے	۲۴۵	۱۴	۱	پندقران	پندوقرآن
ایضاً	۵	۲	اَثب	آپ	۲۴۶	۴	۲	یائی صحیت	پائی صیحت
ایضاً	۷	۲	چرم	جرم	ایضاً	۵	۱	تیرتا	تیزپا
ایضاً	۱۲	۰	۰	دیکھتا ہے زاہد اپنی نکتہ لغز دیکھکر ایک عیب کہاتا ہے فخر	ایضاً	ایضاً	۱	یاست یا	باست ہا
۲۳۰	۱	۱	کرسکین	کرسکون	۲۴۷	۹	۲	کیا	کی
ایضاً	۴	۱	جہدکوشش	جہدوکوشش	۲۴۸	۶	۲	روتاہو	روناسو
ایضاً	ایضاً	۲	ایضاً	ایضاً	۲۴۹	۵	۲	زامد	زاہد
۲۳۳	۳	۲	کہانیگی	کہانیگے	ایضاً	۱۳	۲	تہی	ہے
ایضاً	۸	۱	بنوش	نیوشش	۲۵۰	۹	۲	ایک کی بولی	ایک بولاکر

صفحہ	سطر	مصرعہ	غلط	صحیح
۲۲۵	۴	۱ اور ۲	قدر مکان	قدر و مکان
۲۲۶	۳	۱	خوشی ہے لایق	خوشیِ لایق
ایضاً	ایضاً	۲	آرام و جان	آرام جان
ایضاً	۵	۱	پارسائی	پارسا ہے
ایضاً	۸	۱	خوش روئی	خوش روے
ایضاً	ایضاً	۲	بدروئی	بدروے
ایضاً	۱۳	۲	جنکی	جسکی
۲۲۷	۳	۲	بچھی	بجی
ایضاً	ایضاً	ایضاً	کہتون کا	گیہون کا
۲۲۸	۵	۱	چور	جور
ایضاً	ایضاً	۲	کہا	کیا
ایضاً	۱۴	۱	جانتا	چاہتا
۲۲۹	۳	۲	وعدۂ بیم	وعدہ و بیم
ایضاً	۱۳	ایضاً	جلاتا ہے	چلاتا ہے
۲۳۰	۹	ایضاً	کیا	گیا
۲۳۱	۴	ایضاً	پڑہیگی	پڑیگی
ایضاً	۶	ایضاً	سسی بدتر	سے سبسے بہتر
۲۳۲	۱۳	۲	سےپے	پہ
ایضاً	ایضاً	۲	قفضل	قفل
۲۳۳	۱	۲	سوزش	شورش
ایضاً	۱۳	۲	خورد بالغ	خورد و بالغ
۲۳۴	۳	۱	برسر	پرسر
ایضاً	۴	۲	تار	نار
ایضاً	۸	۱	نازان	تازان
ایضاً	۱۲	۲	نا	تا
۲۳۵	۲	۱	سبد	بیند
۲۳۶	۱	۱	بریاوہ	پریاوہ
۲۳۷	۱	۱	گو	بدگو

نمبر صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح	نمبر صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
۲۰۹	۲	۱	طور ہے	تور ہے	۲۱۴	۷	۱	چنگ	جنگ
ایضاً	۴	۲	سا	سی	ایضاً	۹	۱	خوشتین وار	خوشتین دار
ایضاً	۶	۱	نربار	ہربار	ایضاً	۱۰	۲	لے	سپے
ایضاً	۸	۱	یک	بک	۲۱۷	۱۲	۲	مت	بہر
۲۱۰	۴	۱	نگش	تگش	۲۱۸	۵	۲	پڑیگی	بڑیگی
۲۱۱	۳	۲	بلا آی	بلالای	ایضاً	۷	۱	درزی	دزدی
ایضاً	۶	۱	دورنزدیک	دوروںزدیک	۲۲۰	۱۱	۱	غل وپا	غل پا
۲۱۲	۹	۲	پہاڑا سکے	پہاڑا اسکے	ایضاً	۱۲	۱	وہ	دہ
ایضاً	۱۱	۱	رکہنا	رکہتا	ایضاً	۱۳	۱	وہ	دہ
ایضاً	۱۲	۱	پوچ بیہودہ	پوچ وبیہودہ	ایضاً	ایضاً	۲	رحیم	برحیم
ایضاً	۱۳	۱	ایک جیبی زبان	آگ جو بی زبان	۲۳۱	۱	۲	نر نیکو	بہ نیکو
۲۱۳	۱	۱	کبتا	کہتا	ایضاً	۱۴	۱	مرغر	مرغز
ایضاً	۲	۲	آمیز گار اہل	آمیز گار واہل	۲۳۴	۴	۲	پیر	پدر
ایضاً	۷	۱	توری	توجی	۲۳۶	۸	۲	دلم	دام

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
۱۹۷	۴	۳	شاہ درویش	شاہ و درویش	۲۰۳	۵	۱	بہلا	بلا
ایضاً	۹	۲	تنیچے	تن پیچہے	ایضاً	۸	۱	سلاب	سیلاب
ایضاً	۱۵	۱	ابروی وقار	آبروی و وقار	ایضاً	۹	۲	شب و روز	شب روز
۱۹۸	۳	۱	دست دراز	دستِ آز	۲۰۴	۵	۲	یہہ بہی سہے	یہہ بہی اسے
ایضاً	۱۳	۲	زور	روز	ایضاً	۶	۱	تبا	بنا
۱۹۹	۸	۱	بارو بار	باربار	۲۰۵	۳	۱	آب دیا	جواب دیا
ایضاً	۱۱	۱	بندی زنجیر	بند و زنجیر	ایضاً	۹	۱	زمین دولت	زمین و دولت
ایضاً	ایضاً	ایضاً	ہین	ہے	ایضاً	۱۰	۲	کر	گر
ایضاً	ایضاً	۲	بوجی	پوجی	۲۰۶	۱۰	۲	موسے	موسے اسے
۲۰۰	۲	۲	خون	خوان	ایضاً	۱۱	۱	زار	زاد
۲۰۱	۸	۱	آستین	آستینین	۲۰۷	۱۴	۲	گوی چوگان	گوی و چوگان
ایضاً	۱۰	۲	گہروہ	گہر ہے وہ	۲۰۸	۳	۱	نقش	نفس
ایضاً	ایضاً	ایضاً	نان پیاز	نان و پیاز	ایضاً	۸	۱	خر	حُر
۲۰۲	۱۵	۲	سمین	ثمین	ایضاً	۱۵	۱	سے	ہے

صفحہ	سطر	مصرع	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	مصرع	غلط	صحیح
۱۷۳	۶	۲	اُوسکو	اِسکو	۱۸۴	۴	۲	سکہی	سکئے
۱۷۴	۴	۱	نہ سہیکا	نہ سہیگا	ایضاً	۱۴	۲	سر	تر
۱۷۵	۴	۲	سمجہی	سمجہتی	۱۸۵	۱۰	۲	خونین	خونی
ایضاً	۸	۱	مین	ہین	۱۸۷	۱۴	۲	دولت بلند	دولت وبلند
۱۷۸	۴	۲	پایہ	پایہ	۱۸۸	۱۳	۲	آبگین	انگبین
ایضاً	۱۵	۲	مرتے	مرنے	۱۹۱	۱	۱	کر	گر
۱۸۰	۴	۲	یادہے	یادکر	ایضاً	۴	۱	دلق زنار	دلق وزنار
ایضاً	۷	۱	کہانیگی	کہائیگی	۱۹۴	۸	۲	بڑی سے آوے	پڑی سے آئے
ایضاً	ایضاً	۲	اڑانیگی	اڑائیگی	ایضاً	۹	ایضاً	آب	آپ
۱۸۱	۱	۲	تامات	طامات	۱۹۶	۱	۱	آدمی خوسے	آدمی خوئی
ایضاً	۷	۱	لطف وداور	لطف داور	ایضاً	ایضاً	۲	ملک خونی	ملک خوئی
ایضاً	۱۱	۲	مارختجر	مارو خنجر	ایضاً	۷	۲	حکمتاً	حکمتہ
۱۸۲	۶	۲	خودسر	خودوسر	ایضاً	۸	۱	چشم شکم	چشم وشکم
ایضاً	۱۲	۲	دکیہا	ایسا	ایضاً	۱۱	۲	خوردنسی	خوردن سے

صفحہ	سطر	مصرع	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	مصرع	غلط	صحیح
۱۲۰	۱۴	۱	ہین	ہون	۱۵۷	۴	۱	شکرخند	شکرخندہ
۱۲۵	۲	۲	جاہے	چاہیے	۱۵۹	۴	۱	بےعزت	بےغیرت
ایضاً	۷	۲	شاہ وگدا	شاہ گدا	ایضاً	۱۰	۲	چیہ	چہ
۱۲۸	۱۳	۱	سپلے	پہ	۱۶۱	۱۱	۲	مرتا	مرنا
۱۲۹	۱۵	۱	محبت	محب	ایضاً	۱۴	۱	کرتی	کرنی
۱۳۴	۱۱	۲	باپ	آپ	۱۶۲	۱	۲	سپلے	پہر
۱۳۷	۴	۱	پیکر	بنکر	۱۶۳	۶	۲	کرتا	کرنا
۱۴۰	۸	۲	رکہتا	رکہنا	ایضاً	۸	۱	سبہی	سئی
۱۴۵	۶	۲	اوپر	روپر	۱۶۴	۶	۲	جوستائی	جو بدستائی
ایضاً	۸	۱	خودبین	خودبِین	۱۶۵	۱۵	۱	جسے جی	جیتے جی
۱۴۶	۹	۲	اسی	اِسی	۱۶۶	ایضاً	۱	کہالے	کیالے
۱۵۳	۴	۱	سپلے	پہ	۱۶۹	۶	۱	بہیجا چاہیے	پہنچا چاہیے
ایضاً	۱۲	۱	دیتی ہے	دیتی ہے	ایضاً	۱۴	۲	زرا	ذرا
۱۵۵	۶	۲	جنگ	چنگ	۱۷۰	۳	۱	توسن	توجوسن

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
۷۹	۱۵	۱	دشمن	بہمن
۸۰	۵	۱	نہوکی	نہوگی
باب دوم				
۸۱	۲	۲	جائینگی	جایگی
ایضاً	۵	۱	غمخوارکی	غمخوارگی
۸۳	۹	۲	بہی	تہی
ایضاً	۱۱	۲	مردی	مردمی
۸۴	۱۳	۲	جن پر	جنس
۸۵	۳	۱	دل برلش	دل پریشں
ایضاً	۱۰	۱	اُس	اِس
ایضاً	۱۳	۱	سیح	سیج
۸۸	۱۳	۲	قدم پے	قدم پہ
ایضاً	۱۵	۱	دلبرلش	دلبریش
۸۹	۱۳	۱	اِسیکو	اُسیکو
۹۱	۱۵	۲	پکڑی	پگڑی
۹۲	۷	۲	دیتا	دینا
ایضاً	۱۴	۱	نیک ہین	نیک بین
۹۳	۶	۲	انکار	للکارا
ایضاً	۹	۲	بیہ ظلم	یہ ظلم
۹۵	۳	۲	تہلہ	تہیلہ
۹۶	۲	۲	پر	باہر
۹۹	۱۱	۲	بےجود وبےثمر	بےجود وبےثمر
۱۰۰	۱۴	۲	ہوئی	ہووے
۱۰۱	۳	۲	اُس	اِس
ایضاً	۷	۲	مہنہ	مہینہ
۱۰۳	۱۵	۱	نظیر	نذیر
۲۷	۱۲	۲	بیشیک اُس	بیشک اِس
۱۰۹	۶	۲	سبکا	سوکا
۱۲۰	۱۲	۱	سرکی مجکو خبر	مجکو سرکی خبر

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
۱۲۰	۱۴	۱	ہین	ہون	۱۵۷	۴	۱	شکرخند	شکرخندہ
۱۲۵	۲	۲	جاہیے	چاہیے	۱۵۹	۴	۱	بےعزت	بےغیرت
ایضاً	۷	۲	شاہ وگدا	شاہ گدا	ایضاً	۱۰	۲	چھہ	چہرہ
۱۲۸	۱۳	۱	سپلے	پہ	۱۶۱	۱۱	۲	مرتا	مرنا
۱۲۹	۱۵	۱	محبت	محب	ایضاً	۱۴	۱	کرتی	کرنی
۱۳۴	۱۱	۲	باپ	آپ	۱۶۲	۱	۲	لیے	پر
۱۳۷	۴	۱	بیکر	بنکر	۱۶۳	۶	۲	کرتا	کرنا
۱۴۰	۸	۲	رکھتا	رکھنا	ایضاً	۸	۱	سبھی	سبی
۱۴۵	۶	۲	اوپر	روپر	۱۶۴	۶	۲	جوستائی	جوبدستائی
ایضاً	۸	۱	خودبین	خودُبین	۱۶۵	۱۵	۱	جسے جی	جیتے جی
۱۴۶	۹	۲	اُسی	اِسی	۱۶۶	ایضاً	۱	کہالے	کیالے
۱۵۳	۴	۱	سپلے	پہ	۱۶۹	۶	۱	بہیجا چاہیے	پہنچا چاہیے
ایضاً	۱۲	۱	دیتی ہے	دبتی ہے	ایضاً	۱۴	۲	زرا	ذرا
۱۵۵	۶	۲	جبنگ	چنگ	۱۷۰	۳	۱	توسن	توجوشن

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
۷۹	۱۵	۱	دشمن	بہمن
۸۰	۵	۱	نہوکی	نہوگی
باب دوم				
۸۱	۲	۲	جائینگی	جایگی
ایضاً	۵	۱	غمخوارکی	غمخوارگی
۸۳	۹	۲	بہی	تہی
ایضاً	۱۱	۲	مردی	مردمی
۸۴	۱۳	۲	جن پر	جنس
۸۵	۳	۱	دل برلیش	دل پریش
ایضاً	۱۰	۱	اُس	اِس
ایضاً	۱۳	۱	سیج	سیج
۸۸	۱۳	۲	قدم سے	قدم پہ
ایضاً	۱۵	۱	دلبرلش	دلبرلیش
۸۹	۱۳	۱	اِسیکو	اُسیکو

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
۹۱	۱۵	۲	پکڑی	پگڑی
۹۲	۷	۲	دیتا	دینا
ایضاً	۱۴	۱	نیک ہین	نیک بین
۹۳	۶	۲	انکار	للکارا
ایضاً	۹	۲	یہہ ظلم	یہ ظلم
۹۵	۳	۲	تہلہ	تہیلہ
۹۶	۲	۲	پر	پہر
۹۸	۱۱	۲	بےجودوبےثمر	بےجودوبےثمر
۱۰۰	۱۴	۲	ہوئی	ہووے
۱۰۱	۳	۲	اُس	اِس
ایضاً	۷	۲	مہنہ	مہینہ
۱۰۳	۱۵	۱	نظیر	نذیر
۱۰۷	۱۳	۲	بیشک اُس	بیشک اِس
۱۰۹	۶	۲	سبکا	سوکا
۱۱۲	۱۳	۱	سرکی مجکو خبر	مجکو سرکی خبر

صفحہ	سطر	مصرع	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	مصرع	غلط	صحیح
۱۲۰	۱۴	۱	ہین	ہون	۱۵۷	۴	۱	شکرخند	شکرخندہ
۱۲۵	۲	۲	چاہیے	چاہیے	۱۵۹	۴	۱	بےعزت	بےغیرت
ایضاً	۷	۲	شاہ وگدا	شاہ گدا	ایضاً	۱۰	۲	چہیہ	چیہ
۱۲۸	۱۳	۱	سپلے	پہ	۱۶۱	۱۱	۲	مرتا	مرنا
۱۲۹	۱۵	۱	محبت	محب	ایضاً	۱۴	۱	کرتی	کرنی
۱۳۴	۱۱	۲	باپ	آپ	۱۶۲	۱	۲	سلیے	پیر
۱۳۷	۴	۱	پیکر	بنکر	۱۶۳	۶	۲	کرتا	کرنا
۱۴۰	۸	۲	رکہتا	رکہنا	ایضاً	۸	۱	سبہی	سئی
۱۴۵	۶	۲	اوپر	روبپر	۱۶۴	۶	۲	چہوستائی	جوبدستائی
ایضاً	۸	۱	خودبین	خودبین	۱۶۵	۱۵	۱	جسے جی	جیتے جی
۱۴۶	۹	۲	اسی	اِسی	۱۶۶	ایضاً	۱	کہالے	کیالے
۱۵۳	۴	۱	سپلے	پہ	۱۶۹	۶	۱	بہیجا چاہیے	پہنچا چاہیے
ایضاً	۱۲	۱	دیتی ہے	دبتی ہے	ایضاً	۱۴	۲	زرا	ذرا
۱۵۵	۶	۲	جنگ	چنگ	۱۷۰	۳	۱	توشن	توجوشن

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
۷۹	۱۵	۱	دشمن	بہمن
۸۰	۵	۱	نہوکی	نہوگی

باب دوم

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
۸۱	۲	۲	جائینگی	جایگی
ایضاً	۵	۱	غمخوارکی	غمخوارگی
۸۳	۹	۲	بہی	تہی
ایضاً	۱۱	۲	مردی	مردمی
۸۴	۱۳	۲	جن پر	جنس
۸۵	۳	۱	دل بریش	دل پریش
ایضاً	۱۰	۱	اُس	اِس
ایضاً	۱۳	۱	سچ	سیج
۸۸	۱۳	۲	قدم سے	قدم پہ
ایضاً	۱۵	۱	دلبرلش	دلبریش
۸۹	۱۳	۱	اِسیکو	اُسیکو

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
۹۱	۱۵	۲	پکڑی	پگڑی
۹۲	۷	۲	دیتا	دینا
ایضاً	۱۴	۱	نیک بین	نیک بین
۹۳	۶	۲	انکار	للکارا
ایضاً	۹	۲	یہہ ظلم	بہ ظلم
۹۵	۳	۲	تہلہ	تہیلہ
۹۶	۲	۲	پر	پہر
۹۸	۱۱	۲	بےجود وبے ثمر	بےجود وبے ثمر
۱۰۰	۱۴	۲	ہوئی	ہووے
۱۰۱	۳	۲	اُس	اِس
ایضاً	۷	۲	مہنہ	مہینہ
۱۰۳	۱۵	۱	نظیر	نذیر
۱۰۷	۱۲	۲	بیشیک اُس	بیشک اِس
۱۰۹	۶	۲	سکا	سوکا
۱۱۲	۱۲	۱	سرکی مجکو خبر	مجکو سرکی خبر

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
۵۹	۱۰	۲	شاہجہان	شاہ زمان	۶۷	۴	۱	کہتا	کہنا
۶۰	۶	۱	شفقت	صحبت	۶۸	۱۳	۱	روتا	روتا
۶۱	۹	۱	بہاگا	پہیکا	ایضاً	ایضاً	۲	ہونا	ہوتا
ایضاً	۱۴	۲	آزمانی	آزمائی	۶۹	۱۳	۲	رہین ہین	رہینگی
ایضاً	۱۵	۲	گہڑک سکے	گہرک سکے	۷۰	۷	۱	کہتا	کہنا
۶۲	۱	۱	کلام	کام	ایضاً	ایضاً	۲	اِسکا	اُسکا
ایضاً	۳	۱	خطاب	جواب	۷۲	۶	۱	جنگ	چنگ
ایضاً	۱۱	۲	اُس سے	اِس سے	۷۳	۱۱	۲	یارو سنے تو دور	یا ورو سنے دور
۶۳	۷	۱	گہرہی اُسکی	اُسکی گہرہی	ایضاً	۱۴	۲	اُس سے	اِس سے
۶۴	۲	۲	خورزی	خوابہی	۷۴	۴	۱	مست	اسپ
ایضاً	۹	۱	بہی	سہے	۷۶	۵	۲	جنگ	چنگ
۶۵	۸	۲	لیسند	پسند	۷۸	۳	۲	پائین	پایین
۶۶	۱۰	۲	خالی	عیانی	ایضاً	۴	۲	کہ	کر
ایضاً	۱۵	۲	آزرہ	آزردہ	۷۹	۱	۲	کیسہ پہ	کیسہ بر

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
۴۱	۱۴	۲	بروقت	بروقت
۴۲	۲	۱	گرگٹ ہے	گڑہی
ایضاً	۶	۱	پر	بیر
ایضاً	۱۲	۱	گہ وگہ	گہ گہ
۴۳	۱۶	۱	مرور	مروڑ
۴۴	۹	۲	اِسنے	اُسنے
ایضاً	۱۰	۲	گل	کل
ایضاً	۱۳	۲	پود	بود
۴۵	۳	۲	یہان	عیان
ایضاً	۱۱	۱	دوسرا	رومیرا
ایضاً	۱۴	۱	اِس	اُس
۴۶	۷	۲	باندہی	باندہین
ایضاً	۹	۱	صحبت در	صیحت ور
۴۷	۶	۱	اِس سے	اُس سے

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
۴۷	۷	۱	اِس سے	اُس سے
ایضاً	۱۳	۱	اِس سے	اُس سے
۴۹	۱۳	۱	سے	نے
۵۰	۱	۲	روندا	روندا
ایضاً	۲	۲	سے	لے
۵۱	۵	۱	بڑبکر	بڑہکر
ایضاً	۱۲	۲	ہے	ہین
۵۲	۱۳	۲	یار	بار
۵۴	۲	۱	تبر	تیز
ایضاً	۵	۲	تب	یون
۵۵	۱۵	۲	کر	پر
۵۶	۵	۲	ہوئی	ہوسے
۵۷	۱۳	۱	گریکبار	گرایکبار
۵۹	۳	۱	درراز	دراز

صفحہ	سطر	مصرعہ	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	مصرعہ	غلط	صحیح
۲۵	۱۲	۱	ہوا	سوا	۳۶	۶	۱	حصر	حضر
۲۷	۵	۱	بھولجاتی	بھولجانی	ایضاً	۹	۲	دایم	قایم
ایضاً	ایضاً	۲	کرتی	کرنی	ایضاً	۱۰	۲	زبانسی	زبالسنی
ایضاً	۸	۱	غافل	تغافل	ایضاً	۱۲	۲	خواہون	خواہان
۳۱	۳	۲	سیے	پہ	۳۷	۱۲	۲	ایگ	ایک
ایضاً	۱۲	۲	بد	ید	۳۸	۱	۲	سب	تب
۳۲	۱	۲	کیا	گیا	ایضاً	۲	۲	ہو	سو
ایضاً	۶	۲	سیے	پہ	ایضاً	۹	۱	راحت خلق وراحت	راحت خلق راحت
ایضاً	۷	۲	اُسکے	اِسکے	ایضاً	۱۴	۲	ماہ وشنوان	ماہ وشان
ایضاً	۱۴	۱	چلاوے چشم سیاہ	چلائے چشم سیاہ	۳۹	۳	۱	ماری نرگس ہو	مارے نرگس دہو
۳۳	۹	۲	سی	سے	ایضاً	۶	۲	کہہ کر	کہکر
۳۴	۵	۲	پڑہتا ہے	بڑہتا ہے	ایضاً	۹	۱	بڑہکر	پڑہکر
ایضاً	۶	۲	زیب وخویش	زیب خویش	۴۰	۱۵	۲	چھورتا	چھوڑتا
۳۶	۲	۱	چوبان	چوپان	۴۱	۱۰	۲	دیوینگے	دینگے

غلطنامہ دیباچہ مترجم

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
۳	۹	۲	مین	ہین
۴	۱	۲	پر	بہر
۸	۱	۲	جیسا	ویسا
ایضاً	۱۴	ایضاً	دار و دور	دار دور
۱۰	۱۴	۲	ماہ ومہر ذرا	ماہ مہر ورا

غلطنامہ دیباچہ ترجمہ بوستان

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
۵	۹	۱	اِس سے	اُس سے
ایضاً	ایضاً	۲	نہان عیان	نہان وعیان
۸	۶	۲	جب تک	تب تک
ایضاً	۱۳	۱	کیجے	کیجو
۱۰	۱	۱	زینت باب	زینت یاب
ایضاً	۲	۱	انتظام راسے	انتظام وراسے
۱۱	۳	۲	جور	جَور
۱۱	۱۳	۱	جہان	مہان
ایضاً	۱۴	۱	جاہے	چاہے
۱۲	۵	۲	نیک	ایک
۱۳	۱۱	۱	اب	ان
۱۴	۶	۱	ہوا	موا
۱۸	۷	۲	اِس	اُس
ایضاً	۱۲	۱	بدی	بدہے
۱۹	۱۲	۲	حیران	نالان
۲۰	۹	۱	چاہیئے	چاہے
ایضاً	۱۴	۱	کرتا	کرنا
ایضاً	۱۵	۲	ڈر	غدر
۲۱	۸	۱	یاشر	باشر
ایضاً	۹	۲	عدوئی	عدوہے
۲۲	۱۰	۲	پدر پہ پسر	پسر پہ پدر

صحیحت نامہ

اغلاط

کتاب دلارام راضی

یعنی

ترجمہ بوستان سعدی شیرازی

واضح ہو کہ یہہ کتاب مطبع ایجاد کشن آگرہ مین چھپی ہے اسلئے کاپیان اسکی مترجم کے ملاحظہ مین نہین گذرین کہ مترجم کو وہ آبو پر رہتا ہی اب جو کتاب چھپ کر آئی اور اول سے آخر تک دیکھی گئی تو اکثر جا سہو سے غلطیان معلوم ہوئین اسلئے یہہ صحیحت نامہ چھپوا کر ابتدا مین شامل کیا جاتا ہے اور ناظرین سے یہہ امید ہے کہ جہان انکو غلطی یا اشتباہ اس کتاب مین واقع ہو خیال تکلیف نہ فرما کر صحیحت نامہ ملاحظہ کرین اور غلطی و اشتباہ کو رفع فرماوین فقط